

نوائے افغان جہاد

محرم ۱۴۳۲ھ دسمبر 2010ء

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ

ہم لڑ تو افغانستان میں رہے ہیں

لیکن ہماری نظریں بیت المقدس پر ہیں

عامل شام اور سپہ سالار جیش اسلام حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح کی طرف سے اہل حمص کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے واسطے ہیں جو تمام جہانوں کے پروردگار ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت کاملہ ہو
اُن کے نبی اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ امابعد
اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تمہارے اکثر ممالک کو ہمارے ہاتھ سے فتح کرادیا ہے۔ اس شہر کی
بڑائی، کثرت، آبادی، مضبوطی، کھانے پینے کی افراط، آدمیوں کی کثرت اور تمہارے بڑے ڈیل ڈول کے جسم تمہیں کہیں
دھوکے میں نہ ڈال دیں۔ لڑائی کے وقت تمہارے اس شہر کی مثال ایسی ہے جیسے کہ وسطِ لشکر میں ہم نے پتھر پر دیگ رکھ کر
اُس میں گوشت ڈال دیا ہو اور تمام لشکر اُس کے گرداگرد اس لیے جمع ہوگیا ہے کہ اب پک چکے تو ہم کھانا شروع
کردیں۔ اسی جلدی کے سبب کوئی مصالحہ لایا ہے، کوئی آگ، کسی نے جلدی جلدی بکری کی ران اور شانہ بنا کر اُس میں
ڈال دیا ہے۔ ایسی صورت میں تم خود ہی سمجھ سکتے ہو کہ وہ کتنی جلدی پک کر تیار ہوجائے گی۔ میں تمہیں ایسے دین کی طرف
بلاتا ہوں جسے ہمارے رب العزت نے ہمارے لیے پسند فرمایا ہے اور ایسی شریعت کی طرف تمہیں دعوت دیتا ہوں جسے
ہمارے نبی کریم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس لائے ہیں۔ ہم نے اُسے سنا اور اطاعت کی۔ اگر تم اُسے قبول
کرو تو جو کچھ ہمارے لیے وہ وہ تمہارے واسطے بھی ہوگا اور جو ہم پر مقرر ہے وہ تم پر بھی ہوجائے گا، ہم چند ایسے آدمیوں کو جو
تمہیں اُس کے احکام کی تعلیم دیں گے تمہارے پاس چھوڑ کر یہاں سے پہلے کی طرح چلے جائیں گے۔ لیکن اگر تم اسلام
لانے سے انکار کرو گے تو جزیہ دینے کا اقرار کرنا پڑے گا اور اگر اس سے بھی روگردانی کی جائے گی تو پھر تمہیں لڑائی کے لیے
تیار ہوجانا چاہیے تاکہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے اور تمہارے مابین فیصلہ کردیں اور وہ سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے
ہیں''۔

(فتوح الشام)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر ۳، شمارہ نمبر ۱۱

محرم ۱۴۳۲ھ دسمبر 2010ء

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے جہاد کے لیے کچھ مال خرچ کیا مگر خود جہاد میں نہیں گیا اس کو ایک درہم پر سات سو درہم کے برابر ثواب ملے گا اور جس نے خود جہاد بھی کیا اور اس میں اپنا مال بھی خرچ کیا تو اس کے ایک درہم کا ثواب سات لاکھ درہم کے برابر ہوگا۔ (ابن ماجہ)





اس شمارے میں

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

قیمت فی شمارہ: ۱۵ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع، نظام کفر اور اس کے پیروؤں کے زیرِ تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

اداریہ

خونِ صحابہ ہی سے چودہ صدیوں کی پھلواری ہے

اسلام کا وہ پودا جو آج محض اللہ ہی کی نصرت سے ہرے بھرے تناور درخت کی صورت میں ہمارے سامنے ہے اس کی آبیاری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنے مبارک خون سے کی، اسی لیے تو آج اس کی جڑیں اس قدر مضبوط ہیں کہ کفر وطاغوت کے جھکڑوں اور طوفانوں میں بھی پوری آب وتاب کے ساتھ اپنی بنیادوں پر کھڑا ہے'' اور یہ کھیتی اپنے کاشت کرنے والوں کے دلوں کو خوش کر رہی ہے اور کفار کے دلوں کے لیے غیظ وغضب کا سامان ہے'' کی کیفیت پیش کر رہا ہے۔ طائف کے ریگستانوں اور اُحد کی وادیوں میں اس کائنات کے سب سے مقدس ومحترم خون نے اسلام کی بنیادوں کو استحکام بخشا۔

اسلامی کیلنڈر کے پہلے ماہ محرم سے بارہویں ماہ ذوالحجہ تک پوری داستان ہی خون کی داستان ہے۔ یکم محرم کو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مبارک خون نے شجرِ اسلام کو سیراب کیا، دس محرم کو 'حسینی قافلہ' سر کٹوا کر سرفراز ہوا، ہر ماہ اور ہر دن اسی داستان کا امین ہے بقول استاد المجاہدین عبداللہ عزام شہیدؒ'' قرنِ اول کی پوری نسل اسلام کے لیے کٹ گئی اور اسلام کی بنیادوں میں اُن کی ہڈیاں، اینٹوں کی جگہ اور اُن کا خون، گارے کی جگہ استعمال ہوئے۔

یہ ملتِ احمد مرسل ہے اک ذوقِ شہادت کی وارث
اس گھر نے ہمیشہ مَردوں کو سولی کے لیے تیار کیا

اسلام اور کفر میں بنیادی امتیاز ہی یہ ہے کہ اسلام میں اپنے آپ کو اللہ کے راستے میں قربان کرنے والا مطلوبِ حقیقی پا جاتا ہے اور وہ ہمیشہ کے لیے کامیاب ٹھہرتا ہے، دین والوں کی نظر میں اس کا خاندان عزت والا ٹھہرتا ہے، مجاہدین اس خون سے جذبہ حاصل کرتے ہیں اور اس خون کا ایک ایک قطرہ کئی مردہ دلوں کو جلا بخش کر معرکۂ حق وباطل میں برسرِ پیکار کرنے کا اعزاز پاتا ہے۔ جبکہ کفر میں جان گنوانے والا رہتی دنیا کے لیے 'خسر الدنیا والاخرۃ' کی تصویر بن جاتا ہے کیونکہ وہ اس عارضی زندگی کے لیے ہی تو سب کچھ کر رہا تھا جب یہ ہی نہ رہی تو سب کچھ لٹ گیا ، وہ پیچھے رہ جانے والوں کے لیے نشانِ عبرت قرار پاتا ہے، اُس کی صف میں شامل سپاہی فرار اور جان بچانے کی راہیں تلاش کرتے ہیں۔ جبکہ اللہ کی راہ میں شہید ہونے والا تو مخلص اور بے لوث ہوتا ہے اور عملاً یہ کہہ رہا ہوتا ہے کہ

مجھے خاک میں ملا کے مری خاک بھی اُڑا دو
جو تجھ پہ مٹ چکا ہے اُسے کیا غرض نشاں سے

اس کے برعکس کفار تو قتل ہونے کو نقصان اور ناکامی قرار دیتے ہیں، حقیقت میں بھی یہ اُن کے لیے ناکامی ہی ہے۔ ایک صلیبی مفکر کے الفاظ میں'' دنیا میں ہر چیز کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے کہ ٹیکنالوجی کے مقابلے میں ٹیکنالوجی اور انسان کے مقابلے میں انسان' لیکن اُس انسان کا مقابلہ کرنا ناممکن ہے جو خود مرنے کی آرزو اور چاہت رکھتا ہو''۔

آج کا عالم کفر بھرپور ٹیکنالوجی سے مسلح ہو کر اسلام کو مٹانے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے صلیبیوں کے سابقہ سردار بش کے بقول'' دنیا کے نوّے ممالک دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ہمارے ساتھ ہیں'' تاریخ انسانی کا سب سے بڑا کفری اتحاد صلیب کے غلبے اور اسلام کو ختم کرنے کے لیے وجود میں آ چکا ہے۔ اس میں صلیبی بھی اور مسلم معاشروں کے مرتد حکمران اپنی افواج اور نظاموں سمیت مکمل طور پر صلیبیوں کے پرچم تلے کھڑے ہیں۔ دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ اس 'صلیبی جنگ' میں ان کے معاون ومددگار ہیں۔ اس سب کے باوجود صرف اور صرف اللہ کی مدد اور نصرت کے سہارے مٹھی بھر مجاہدین پوری امت مسلمہ کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ طُرفہ تماشہ یہ ہے کہ یہ مخلصین طاغوت کے سامنے سینہ سپر بھی ہیں اور اپنوں کے دشنام بھی سہہ رہے ہیں لیکن ایک ایسی طاقت وقوت کے سہارے کھڑے ہیں جو اگر ساتھ ہو تو ساری کائنات مل کر بھی بال بیکا نہیں کر سکتی۔ یہ بات 'قادرِ مطلق' پر ایمان رکھنے والے ہی سمجھ سکتے ہیں وگرنہ عقل کے پیروکار اور ٹیکنالوجی کے بت کے پجاری تو اکیسویں صدی میں ایسی باتوں کو 'دیوانے کی بڑ' ہی قرار دیتے ہیں۔ کوئی قدردان ہوتا تو آج ان نوجوانوں کے پاؤں دھو دھو پیتا۔ ان ماؤں کو سلام کرتا جو امت کو آج بھی ایسے بچے جن کر دیتی ہیں کہ جو ایمان اور توحید کی شمعیں روشن کرنے کے لیے قحط الرجال کے اس دور میں اپنا خون پیش کریں!!! پورا جہان ان کے مقابلے پر ہے، ٹیکنالوجی کا زور لگ گیا ہے۔ دنیا کا کوئی سہارا ان 'پہاڑوں کی چٹانوں پر' نشیمن ڈال رکھنے والے وسائل سے تہی دامن شیرون کے حق میں باقی نہیں رہا مگر یہ اللہ کا سہارا لے کھڑے ہیں!!! پوری دنیا ہل جانے کو ہے مگر یہ ہلنے کا نام نہیں لیتے!!! چند ناتواں بازو ہی تو ہیں کہ جن کے دم سے پوری امت آج بھی فخر سے سر اونچا رکھ سکتی ہے! مگر ان کو 'قدردانوں' کی کیا طلب!؟ ان کی قدر رہو تو عرش پر!!! امت مسلمہ کے ایک ایک فرد کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس معرکے کو اچھی طرح سمجھ لے جو پورا عالمِ طاغوت 'دہشت گردی کے خلاف جنگ' (صلیبی جنگ) کے عنوان سے ہمارے خلاف لڑ رہا ہے اور جس میں دفاعِ امت کے لیے بہت کم لوگ ابھی شریک ہیں بلکہ بہت کم لوگ اس سے حقیقی طور پر واقف ہیں جبکہ یہ معرکہ فیصلہ کن موڑ پر پہنچ رہا ہے۔

(آخری قسط)

امید اور خوف

امام عبدالرحمٰن ابن جوزیؒ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا خوف

بیان کیا گیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی زبان کو پکڑ کر کہتے'' یہ ہے جس نے مجھے ہلاکتوں میں ڈالا'' اور کہتے'' کاش میں ایک درخت ہوتا جو کاٹا جاتا، پھر جلایا جاتا!''۔اسی طرح طلحہ اور ابوالدرداا اور ابوذر رضی اللہ عنہم نے بھی کہا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قرآن کی آیتیں سنتے اور بیمار ہو جاتے۔لوگ کئی دن تک ان کی بیمار پرسی کو آتے۔آپ نے ایک دن زمین سے تنکا اٹھایا اور کہا:'' اے کاش! میں یہ تنکا ہوتا اے کاش! میں کوئی قابل تذکرہ چیز نہ ہوتا۔اے کاش! میری ماں مجھے نہ جنتی۔'' رونے کی وجہ سے آپ کے چہرے پر دو سیاہ لکیریں پڑ گئی تھیں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا:'' میں چاہتا ہوں کہ جب مر جاؤں تو دوبارہ نہ اٹھایا جاؤں۔''

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے کہا:'' کاش! میں ایک مینڈھا ہوتا، میرے گھر والے مجھے ذبح کر دیتے اور میرا گوشت کھا لیتے۔''

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا:'' اے کاش! میں راکھ ہوتا، جسے ہوائیں اُڑا کرلے جاتیں۔''

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا:'' کاش! میرے پاس کوئی ہو جو میرے مال کی نگرانی کرے اور میں اپنا دروازہ بند کرلوں اور کوئی میرے پاس نہ آئے، یہاں تک کہ میں اللہ سے جا ملوں۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے رخساروں پر آنسو جاری ہونے کی لکیریں اس طرح تھیں جیسے پرانا تسمہ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا:'' اے کاش! میں بھولی بسری ہوئی چیز ہوتی۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا:'' خدا کی قسم! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو دیکھا ہے آج اُن کی طرح کا کوئی آدمی نہیں ہے۔وہ پریشان، بال غبار آلودہ، صبح کرتے، ان کی حالت ایسی ہوتی جیسے لٹا ہوا قافلہ، ان کی آنکھوں کے درمیان ایسے نشانات پڑے ہوتے جیسے بکریوں کے گھٹنوں پر، وہ رات اللہ کے سامنے سجدے اور قیام میں گزارتے۔اللہ کی کتاب پڑھتے، کبھی کھڑے ہوتے کبھی سجدہ کرتے۔پھر صبح ہوتی اور اللہ کا تذکرہ ہوتا تو اسی طرح کانپتے جیسے آندھی میں درخت اور اُن کی آنکھیں بہتیں، یہاں تک کہ ان کے کپڑے بھیگ جاتے۔خدا کی قسم! اب تو گویا قوم غافل ہو کر سوگئی ہے۔''

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ جب وضو کرتے تو رنگ زرد ہو جاتا۔لوگ پوچھتے کیا بات ہے؟ تو کہتے:'' کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں کس کے سامنے جا رہا ہوں؟''

تابعین اور بعد کے لوگوں کا خوف

حضرت ہرم بن حیان رحمہ اللہ نے کہا:'' خدا کی قسم! میں پسند کرتا ہوں کہ کاش میں کوئی درخت ہوتا جسے کوئی اونٹنی کھا جاتی، پھر مینگنی کی شکل میں مجھے پھینک دیتی اور میں قیامت کے دن حساب سے بچ جاتا۔میں اس بڑی مصیبت سے ڈرتا ہوں۔''

حضرت محمد بن واسع رحمہ اللہ رات کا اکثر حصّہ روتے ہوئے گزارتے۔خاموش نہ ہوتے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز، جب موت کا تذکرہ ہوتا تو پرندے کی طرح پھڑ پھڑاتے اور روتے، یہاں تک کہ ان کے آنسوؤں کی ڈاڑھی پر بہتے۔آپ ایک رات روئے تو گھر والے بھی رونے لگے۔جب آنسو تھمے تو آپ کی بیوی فاطمہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! میرے ماں باپ قربان، آپ کیوں روئے؟ تو کہا:'' مجھے خیال آ گیا کہ لوگ اللہ کے دربار سے پھر کر جنت کو جا رہے ہیں اور کچھ دوزخ کو۔'' پھر آپ چیخے اور بے ہوش ہو گئے۔

جب خلیفہ منصور نے بیت المقدس کا ارادہ کیا، تو آپ ایک راہب کے پاس ٹھہرے، جس کے پاس حضرت عمر بن عبدالعزیز ٹھہرا کرتے تھے۔اس سے کہا:'' مجھے عمر بن عبدالعزیز کی کوئی عجیب بات بتاؤ جو تم نے دیکھی ہو۔''

راہب نے کہا:'' ایک رات وہ میرے اس کمرے کی چھت پر رہے۔چھت پر سنگ مرمر کی سلیں لگی ہوئی تھیں۔پرنالے سے پانی کے قطرے گرنے لگے۔میں نے جا کر دیکھا تو آپ سجدے میں تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔''

ہم سے بیان کیا گیا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ اور حضرت فتح موصلی رحمہ اللہ خون کے آنسو روتے۔

حضرت ابراہیم بن عیسٰی یشکری نے کہا:'' میں بحرین میں ایک آدمی کے پاس گیا جو لوگوں سے الگ تھلگ رہتا تھا، میں نے اس سے آخرت کا تذکرہ کیا۔اس نے بھی موت کا تذکرہ کیا اور پھر وہ چیخنے لگا، یہاں تک کہ اس کی جان نکل گئی۔''

حضرت مسمع نے کہا:'' میں عبدالواحد بن زید کے پاس گیا۔وہ وعظ کہہ رہے تھے، اُس دن اُن کی مجلس میں چار آدمی فوت ہو گئے۔''

یزید بن مرشد رحمہ اللہ بہت روتے اور کہتے'' خدا کی قسم! اگر مجھ سے اللہ تعالیٰ یہ کہتے کہ میں تمہیں اس حمام میں قید کر دوں گا تو میرا حق تھا کہ میں ہمیشہ روتا رہتا۔پھر میں کیسے نہ روؤں کہ اللہ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ اگر میں اس کی نافرمانی کروں گا تو وہ مجھے آگ میں قید کرے گا۔''

(بقیہ صفحہ ۷ پر)

صلیبی اتحاد بھی سوویت یونین کی طرح نابود ہونے کو ہے!!!

عیدالاضحیٰ کے مبارک موقع پر امیرالمومنین ملا محمد عمر حفظہ اللہ کا پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله والله اکبر الله اکبر ولله الحمد

الحمدلله نحمده ونستعینه ونستغفره ونستهدیه ونعوذبالله من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یهده الله فلا مضل له ومن یضلل فلن تجد له ولیا مرشداً واشهدان لا اله الا الله وحده لا شریک له واشهد ان محمداًعبده ورسوله اما بعد:

افغانستان کی ستم زدہ مجاہد ملت ، دنیا کے طول وعرض میں بسنے والے مؤمن خاندانوں، قرب وجوار کے مسلمان قوموں اور مجموعی طور پر امت مسلمہ کو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خوشی، ایثار، اور قربانی کا یہ عظیم دن سب کو مبارک ہو، اللہ تعالی تمام مسلمانوں کی عبادات اور قربانیوں کو قبول فرمائیں، بیت اللہ شریف میں موجود حجاج کرام اور دنیا کے کونے کونے میں راہ حق کے مجاہدین اور ان کی نصرت کرنے والوں کی تکالیف اور مشکلات کو اللہ تعالی اپنے بارگاہ میں قبول ومنظور اور امت مسلمہ پر اپنی مہربانی، نجات اور نصرت کے نزول کا سبب بنادیں، عیدالاضحیٰ کی مناسبت سے افغانستان اور عالمی حالات کے تناظر میں چند اہم حقائق کی جانب آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔

افغانستان کے اندورنی حالات :

اللہ تعالی کی خاص مدد ونصرت اور مجاہدین کی مخلصانہ کوششوں کی برکت سے اب صلیبی دشمن کی شکست وریخت کے لمحات قریب آ چکے ہیں، اور میدان کارزار میں شکست خوردہ دشمن کے پاس میڈیا میں بڑھکیں مارنے کے سوا کچھ نہیں، وہ میڈیا میں اپنی کامیابی کی باتیں کرتا ہے، لیکن حقیقت وہ ہے جس کا ہم اور آپ مشاہدہ کررہے ہیں، دشمن روز بروز سرزمین افغانستان کے ہر علاقے میں پسپائی اور محاصرے کی حالت میں ہے اور آئے دن شدید جانی و مالی نقصانات سے دوچار ہورہا ہے۔ اسی دباؤ کا اثر ہے کہ دشمن مسلسل 'مذکرات اور امن' کی پرفریب جھوٹی افواہوں کا بازار گرم رکھے ہوئے ہے تاکہ وہ اس طریقے سے اپنے اوپر سے فوجی دباؤ کو کم کرسکے۔ چونکہ دشمن نے طاقت کے بل بوتے پر ہم پر چڑھائی کرتے ہوئے جنگ مسلط کی ہے اس لیے ہماری نجات کا واحد راستہ جہاد فی سبیل اللہ میں ہے، یہ مجاہد قوم کبھی بھی جہاد کی راہ میں تھکاوٹ کو محسوس نہیں کرے گی، کیونکہ جہاد الٰہی فریضہ اور عظیم عبادت ہے جو تھکاوٹ کا باعث نہیں بن سکتا، اور یہ انتہائی فخر کی بات ہے کہ مجاہدین دین، عزت، اور اپنی سرزمین کے دفاع کی خاطر جانوں کا نذرانہ پیش کررہے ہیں اور دشمن کو اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ وہ خفیہ سازشوں کے ذریعے ان کے مابین اختلافات کی دراڑیں ڈال سکے۔ دشمن قومی لشکر (ملیشیا) بنا کر یہ چاہتا ہے کہ وہ اس طریقے سے اپنے آپ کو مجاہدین کے حملوں سے بچا کر افغان عوام کو بطور ڈھال استعمال کرلے گا، اس قسم کی سازش کو نا کام بنانے کے لیے خصوصی توجہ دی جارہی ہے اور اس ضمن میں اچھے نتائج حاصل کیے گئے، ساتھ ساتھ بعض ملکی اور غیر ملکی دشمنوں کی جانب سے افغانستان کی لسانی ونسلی بنیادوں پر تقسیم کی باتیں بھی ہورہی ہے ان کو معلوم ہوجانا چاہیے کہ افغانستان کے غیور مسلمان اور امارت اسلامیہ کفار اور اُن کے حواریوں کے کسی ایسے منصوبے کو کسی صورت کامیاب نہیں ہونے دیں گے، ان شاءاللہ۔

کابل کی کٹھ پتلی حکومت کے متعلق:

کرزئی کی کٹھ پتلی حکومت کی موجودگی میں عوام کی حالت روز بروز خراب تر ہوتی جارہی ہے، عوامی مشکلات میں اضافہ ہورہا ہے، بھوک، فقروفاقہ، گھربار کا نہ ہونا، عامۃ المسلمین کی ہلاکتیں، مختلف النوع امراض کا پھیلاؤ، نوجوانوں کی بے راہ روی اور اسی طرح جمہوریت کے عنوان سے جنم لینے والے کفریہ نظام کی وجہ سے ہر فرد مشکلات ومصائب کا شکار ہے۔ 'اوپن مارکیٹ سسٹم' کی آڑ میں اشیائے خوردونوش سمیت تمام اجناس کی مارکیٹ چند اعلیٰ حکومتی ذخیرہ اندوزوں کے ہاتھ میں ہے، جو اشیا کی قیمتیں خود مقرر کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے ہم سب دیکھ رہے ہیں کہ لاچار خاندان گداگری اور بھیک مانگنے پر مجبُور ہوچکے ہیں، کرپشن اپنی آخری حد کو پہنچ چکی ہے۔ یہ صرف ہمارا کہنا نہیں بلکہ اس حکومت کے موسسین اور آقا بھی اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ ان کی اپنی کٹھ پتلی انتظامیہ پوری دنیا میں بدعنوانی اور کرپشن میں دوسرے نمبر پر ہے۔ یہ اس لیے کہ حکمرانوں کو ان کے بیرونی آقا لے کر آئے ہیں، انہیں افغانستان کے مستقبل سے کوئی ہمدردی نہیں ان کا کام اپنی جیبوں کے بھرنے اور عوام کو لوٹنے کے سوا اور کچھ نہیں۔ ان کٹھ پتلی حکمرانوں کی اکثریت مغربی شہریت کی حامل ہے، ان کو افغانستان اپنا ملک نہیں لگتا۔ امریکی چاہتے ہیں کہ افغان مسلمانوں کے سروں پر اپنے چند زرخرید مغرب زدہ ایجنٹوں کو مسلط رکھیں جو آخری حد تک کٹھ پتلی، بے اختیار اور ان کے تعاون پر قائم ہو تاکہ اسی طریقے سے افغانستان میں اپنی موجودگی کی راہ ہموار کرسکے اور اپنے قبضے کو مزید طول دے سکے۔ افغان مسلمان قوم کے ناگفتہ بہ اور امتحانی حالات کو دیکھتے ہوئے اس مفسد حکومت کے ساتھ وابستہ ہر افغان فرد کا یہ دینی فریضہ ہے کہ قابض افواج کے ساتھ تعاون سے دست بردار ہوجائے، اپنا گھر تباہ کرانے میں اپنے دین کے دشمنوں کے ساتھ تعاون نہ کریں۔ کیونکہ اس قسم کے فاسد صلیبیوں کی چاکری کرنے والی، اور اپنے مسلمانوں کے ساتھ غداری کی مرتکب کٹھ پتلی حکومت میں کام کرنے کا کوئی اخلاقی اور دینی جواز نہیں بنتا۔ اور اگر دشمن کے خلاف میدان جہاد میں کھڑے ہونے کی طاقت نہیں رکھتے تو کم ازکم ان سے تعاون نہ کرتے ہوئے اپنا دینی اور قومی فریضہ پورا کریں

اور اس بات سے اپنے آپ کو بچائے کہ کل اپنے قیامت کے بڑے دن اللہ تعالی کے حضور شرمندہ ہو جائے، ہماری گزشتہ کاوشوں اور جہد پیہم کی وجہ سے کٹھ پتلی نظام کو خیر باد کہنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے اور یہ ایک اچھا اقدام ہے، ہم نے اپنے تمام مجاہدین کو کہہ دیا ہے کہ اس طرح کے لوگوں کی بہت زیادہ عزت افزائی کی جائے۔

امریکیوں کی جانب سے مذاکرات کے افواہوں کے بابت:

امارت اسلامیہ افغانستان کے اس جاری بحران کے حوالے سے اپنے واضح موقف پر قائم ہے، اور افغانستان کے مسئلے کا حل بیرونی افواج کے انخلا اور شرعی نظام کے نفاذ میں سمجھتی ہے، کفار کی افواج، جنہوں نے افغانستان پر ظالمانہ فوجی جارحیت کے نتیجے میں قبضہ کیا ہے، اپنی دوہری پالیسی کی بنیاد پر ایک جانب فوجی کارروائیوں کی توسیع کر رہی ہیں اور دوسری جانب مذاکرات کے بے بنیاد اور کھوکھلے نعروں سے لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ انہوں نے مذکرات اور امارت اسلامیہ کے موقف میں نرمی کی جن خبروں کو پھیلایا ہے اور اسی طرح انہوں نے امارت اسلامیہ کے راہنماوں سے ملاقاتوں کی جو باتیں کی ہیں، یہ سب جھوٹے اور لغو پروپیگنڈے کے سوا اور کچھ نہیں۔ دشمن اس کوشش میں ہے کہ اس طرح کے علامتی اعلانات کے بل بوتے پر افغانستان میں وہ اپنی ناکامی چھپالے اور اپنے عوام کو جھوٹی امیدوں میں رکھئے، افغانستان کے مسلمانوں اور دنیا کے انصاف پسند افراد کو چاہیے کہ امارت اسلامیہ کی قیادت اور متعین ترجمانوں کے علاوہ امارت اسلامیہ کے موقف کے حوالے سے کسی بھی قسم کی خبروں اور نعروں پر یقین نہ کریں، کیونکہ اس قسم کی خبریں دشمن ممالک کی انٹیلی جنس ایجنسیوں کے ذریعے فراہم کی جاتی ہیں اور پھر انہی اداروں سے وابستہ میڈیا ان خبروں کو انتہائی غیر ذمہ داری اور پورے شد و مد کے ساتھ نشر کرتا ہے اور اس سے ان کا ہدف یہ ہے کہ عسکری میدان میں شکست کی تلافی پروپیگنڈے کے میدان میں پوری کی جائے، لیکن مجاہدین کبھی بھی اس طرح کے سازشوں کا شکار نہیں ہو سکتے ہیں۔

کابل میں مقیم ایسے افراد جنہوں نے سوویت یونین کے خلاف جہاد میں حصّہ لیا، اُن کو بھی یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ امریکی قابضین نے جیسا کہ امن کونسل کے عنوان تلے آپ جیسے لوگوں سے مجاہدین کے خلاف فائدہ اُٹھایا اور وہ ہمیشہ اس بات کی کوشش میں ہوں گے کہ کابل کی کٹھ پتلی حکومت کے سائے میں آپ لوگوں کی موجودگی کو اپنے ناجائز اہداف کے حصول کے لیے استعمال کریں، ہمیں یہ سمجھ نہیں آتی کہ ان کے ساتھ آپ لوگوں کا تعاون کس مشترک ہدف کے لیے ہے؟ کیا اس حکومت میں آپ لوگوں کے اُس پرانے جہاد کے اہداف کی جھلک نظر آ رہی ہے؟ کیا آپ کا چودہ سالہ جہاد اس لیے تھا کہ روسیوں کے بجائے امریکی افغانستان کو قبضہ کر لیں؟ اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس تکلیف دہ حالات سے اپنے آپ کو نجات دلاسکو اور ایک باہمت افغان مسلمان کی طرح زندگی گذار سکو تو پھر عزت اور بلندی کا ایک ہی راستہ جہاد مقدس اور آزادی کا حصول ہے، آؤ قابض افواج کے خلاف مخلصانہ مزاحمت کی بنا پر اپنی چند سالہ غلطیوں کا ازلہ کردو، اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ سب کے سب میدان کارزار کا رخ کرلو، بلکہ ہر ایک اپنی خداداد اصلاحتوں کے مطابق اس مزاحمت کی حمایت اور دفاع کے لیے کام کریں، امارت اسلامیہ مستقبل کے افغانستان کے لیے، بہترین انتظامی نظام، پائیدار امن، اسلامی عدالت، تعلیم و تعلم، معاشی بدحالی کے خاتمے، قومی یک جہتی، اور ایسی خارجہ پالیسی تاکہ ملک کو دوسروں کے نقصان سے محفوظ کرنے کے حوالے سے ایک جامع پالیسی رکھتی ہے۔

ملک کی عسکری حالت کے بارے میں:

مستقبل میں ہمارے عسکری پروگرامات ملک کی موسمی اور جغرفیائی حالات کے تناظر میں مجاہدین کو دیے گئے پلان کے مطابق آگے کی جانب گامزن ہیں، اور اس سے ہمارا ہدف یہ ہے کہ ہم دشمن کو ایک ایسی تکلیف دہ اور تھکا دینے والی جنگ میں الجھادیں، تاکہ اس کو بھی سابق سوویت یونین کی طرح چور چور کردیں اور پھر ایک فیصلہ کن حملے کے ذریعے ایسا بکھر جائے کہ اس میں دوبارہ قیام کی طاقت باقی نہ رہے، اور اسی کی خاطر ہم نے طویل المیعاد اور قلیل المدت کے منصوبے وضع کیے ہیں اور اس کے اچھے نتائج کے لیے پر امید ہیں، ہماری ایک فوجی حکمت عملی یہ ہے کہ عسکری کارروائیوں میں بتدریج اضافہ کر کے اس کا دائرہ کار پورے ملک میں پھیلادیں، تاکہ دشمن کو ان کے غاروں سے نکال باہر کیا جاسکے اور پھر ان کو ماہرانہ حملوں کے ذریعے خوب کُچل ڈالیں، ہمارا یہ تجربہ مرجا، قندھار اور دیگر علاقوں میں انتہائی کامیاب رہا ہے، اس ضمن مجاہدین سب سے پہلے اپنی جہادی کارروائیوں کی طرف مزید متوجہ ہو جائیں اور جو منصوبے ان کو دیے گئے ہیں ان کے مطابق اپنی جہادی کاروائیاں جاری رکھیں، اپنی تمام توانائیاں صرف کریں تاکہ شکست اور زوال کی پگڈنڈی پر کھڑا دشمن اس سرزمین سے بھاگنے پر مجبُور ہو جائے۔

اپنی تمام یومیہ مصروفیات میں اللہ تعالی کے ساتھ رابطہ قائم اور برقرار رکھیں، اللہ تعالی کو ہی تمام اشیا کا خالق اور متصرف سمجھو اور اپنی کامیابیوں کو اللہ تعالی کی خصوصی فضل اور مدد کا ثمرہ سمجھو، اپنی عبادات میں اضافہ کرو، جہاد کے دوران ان تمام مسنون دعاؤں اور اذکار کو پورا وقت دو، جو اطمینان اور سکون کا باعث بنتے ہیں اور اسی طرح کا احساس مجاہدین میں توکل، اخلاص، خضوع اور اللہ تعالی کی رضا کے حصول کا مادہ مزید قوی کرتا ہے کیونکہ یہ مومن کے وہ اوصاف ہیں جو سخت حالات میں اللہ تعالی کے فضل اور نصرت کے نزول کا سبب بنتے ہیں، اور اسی طرح

> چونکہ دشمن نے طاقت کے بل بوتے پر ہم پر چڑھائی کرتے ہوئے جنگ مسلط کی ہے اس لیے ہماری نجات کا واحد راستہ جہاد فی سبیل اللہ میں ہے، یہ مجاہد قوم کبھی بھی جہاد کی راہ میں تھکاوٹ کو محسوس نہیں کرے گی، کیونکہ جہاد الٰہی فریضہ اور عظیم عبادت ہے جو تھکاوٹ کا باعث نہیں بن سکتا

جہاد کی اس مقدس راہ میں جہاد کے اسلامی اصول اور اخلاق کو ایک لمحے کے لیے بھی اپنے اذہان سے مت نکلنے دینا، نیز مقدور بھر جہادی موضوعات کا احادیث مبارکہ اور فقہ میں مطالعہ کرو، عام شہریوں کے جان و مال کی حفاظت کا بہت خیال رکھا جائے، خدانخواستہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کے جہادی اعمال عام لوگوں کے نقصان کا باعث بنیں، کیونکہ جو چیزیں اسلامی تعلیمات میں جائز نہیں ان کے لیے ہماری عسکری پالیسی میں کوئی جگہ نہیں، آپس میں الفت ومحبت رکھو اور سخت حالات میں ایک دوسروں کی دست گیری کیا کرو، اپنے عوام کے قریب اور رابطے میں رہا کرو، علاقائی عمائدین باثر افراد کے ساتھ صلاح مشورہ کیا کرو، ان کے اچھے مشوروں کو سن کر ان کو عملی جامہ پہناو۔

نوجوانوں کے نام:

نوجوانو! علمی اور عملی کے طور پر آپ کو مستقبل میں اس امت کی قیادت کرنا ہے، ہمارا دشمن اس بات کی بھرپور کوشش میں لگا ہوا ہے کہ اس مسلمان نوجوان نسل کو صلیبی اقوام کی ثقافت اور عقائد کے زیر اثر رکھے، تاکہ ہماری تاریخ، ہماری دینی اقدار اور ہمارا مستقبل خطرے سے دوچار ہو جائے۔ اس کام کے لیے ہمارا دینی اور تاریخی دشمن انتہائی ماہرانہ اور پیچیدہ انداز میں پروپیگنڈے میں مصروف ہے اور اس مقصد کے لیے وسائل کو بے دریغ استعمال کر رہا ہے تاکہ ہماری نوجوان نسل کو اسلامی تشخص سے آہستہ آہستہ دور کر دے۔ نوجوان نسل کے طور پر آپ کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ اسلام دشمن اقدامات کے خلاف ہر قسم کی صلاحتیں 'زبان، قلم کو بروئے کار لاتے ہوئے جہد مسلسل کریں! اور اپنے تاریخی اور دینی دشمن کو کامیاب نہ ہونے دیں! آپ کو یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ ہمارا مکار دشمن چند افغان حلقوں کو خفیہ طور پر بڑے پیمانے پر پیسے اور سہولیات اس لیے فراہم کر رہا ہے تاکہ افغانستان میں علاقائی اور لسانی جھگڑے کو گرم رکھا جائے۔ اور اس سے مستقبل میں افغانستان کے جہادی تشخص کو نقصان پہنچ سکے۔ اسی طریقے سے وہ افغانوں سے اپنا انتقام بھی لے سکتے ہیں، آپ جیسے علمی نوجوان ہمیشہ کے لیے اس قسم کی منفی حرکتوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھیں اور اپنی تمام تر توجہ اسلامی تعلیمات کی ترویج اور افغانستان میں جہادی تحریک کی مضبوطی کی طرف مبذول کر دیں، کیونکہ مسلمان کی عزت اسلام اور اسلامی وحدت میں ہے۔

امارت اسلامیہ آپ کی اپنی صف اور مورچہ ہے، آپ کے تعاون زبانی اور قلمی جہاد پر امارت کو فخر ہے اور اسلامی امارت دل کی گہرائی سے آپ لوگوں کی قدر کرتی ہے اور یہ تحریک جہاد آپ کے علمی اور عملی کوششوں سے مزید تیز ہو سکتی ہے۔

اسلامی دنیا کے عوام اور حکومتوں کے نام:

عالمی اسلامی خاندان کے ایک فرد کے طور پر امارت اسلامیہ افغانستان کی نمائندگی کرتے ہوئے عید الاضحیٰ کی مناسبت سے اسلامی دنیا کی حکومتوں اور عوام کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ عقیدے کے مضبوط اور حقیقی رشتے کی بنیاد اور تعلّق کی اساس پر آپ نے مقبوضہ افغانستان کے مسئلے اور افغان عوام کی حالت کو نظر انداز نہ کیا ہوگا۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ملت افغان نے ہمیشہ اسلام اور اسلامی دنیا کی خاطر اہم کردار ادا کیا ہے، اور اس راہ میں تاریخ کے مختلف ادوار میں بے شمار قربانیاں دی ہیں، اسلامی دنیا پر حملہ کرنے والے چنگیزی، برطانوی اور کیمونسٹ استعمار کے خلاف آہنی دیوار ثابت ہوئے ہیں اور اسلامی دنیا کو نجات دلائی ہے۔ آج ایک بار پھر یہ قوم صرف اپنے مضبوط عقیدے کے پاداش میں ایک بڑی آزمائش اور مسلط کردہ جنگ میں گرفتار ہے، ہر روز اس قوم کے مرد و زن قابض افواج کی بمباری کی وجہ سے شہید ہو رہے ہیں اور ان کے بچے یتیم ہو رہے ہیں۔ اسی طرح دشمن کی عسکری کارروائیوں اور بمباریوں کے نتیجے میں غریب افراد ملک اور بیرون ملک ہجرت کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ طویل جنگ کی وجہ سے عوام عمومی طور پر فقر و فاقہ کا سامنا کر رہے ہیں، جیسا کہ افغان عوام نے یہ تمام تکالیف قرآنی حاکمیت کی خاطر برداشت کی ہیں تو دنیا بھر کے مسلمانوں کو ان کی اس دردناک حالت کا اندازہ کر لینا چاہیے، برابری کی بنیاد پر ایک صحیح مسلمان کے طور پر ان کے ساتھ معاملہ کرنا چاہیے اور اپنی استطاعت کے مطابق اسلامی اخوت کا حق ادا کرنا چاہیئے اور اسی طرح اسلامی دنیا کے ممالک 'افغانستان، عراق اور فلسطین کے مسائل سے پہلو تہی نہ کریں اور اپنی خارجہ پالیسی میں اس کے لیے مثبت کوششوں سے دریغ نہ کریں، وہ ان ممالک کی مشکلات کو اپنا مسئلہ سمجھیں اور ان کے حل کے لیے مثبت راہ تلاش کریں۔

امریکی اور یورپین عوام اور اراکین پارلیمنٹ کے نام:

افغانستان ایک آزاد اسلامی ملک ہے جو علاقائی اور عالمی سطح پر قابل فخر تاریخ رکھتا ہے اور اس کے عوام آزادی پسند ہیں، اور یہ قوم کبھی بھی کسی کی آزادی کے لیے خطرہ نہیں بنی اور تاریخی ادوار میں بھی کسی کو اپنی آزادی سلب کرنے کی اجازت بھی نہیں دی ہے، اب جب کہ تمہارے فوجیوں نے کچھ استعماری اہداف کے حصول کی خاطر اس سرزمین پر قبضہ کیا ہوا ہے، تو اب یہ افغان عوام کا دینی اور انسانی فریضہ ہے کہ وہ تمہارے فوجیوں کا مقابلہ کریں، تم خود اس بات کو سمجھو کہ اگر تمہارے ممالک پر کوئی اس طرح حملہ کر دے کیا تم خاموش رہو گے؟ کیا تم سمجھتے ہو کہ ہماری قوم اپنے ملک میں جاری قبضے اور مداخلت کی اجازت دے دے؟ اور قابض کے آگے خاموش تماشائی بن جائے؟ اور اپنی عزت و ناموس، دینی اقدار اور ملک کی حیثیت اور آزادی کی خاطر کوئی ردعمل نہ دکھائے؟ انصاف کی صورت میں یہ بات حقیقت ہے کہ تم بھی ہمیں قابض افواج کے خلاف مزاحمت کو مزید تیز تر کرنے کا حق دو گے۔

افغانوں نے اپنے محدود وسائل لیکن عزم مصمم اور اپنے دین کی حقانیت پر بھروسہ کرتے ہوئے گزشتہ نو سال میں تمہاری فوجی اور سیاسی قیادت کو بتا دیا کہ وہ اپنے قبضے کو اس قوم سے نہیں منوا سکتے ہیں، فوجیوں کے اضافے سے بھی کوئی تبدیلی نہیں آئی اور نہ آئے گی ان شاء اللہ! بلکہ تمہارے فوجیوں کی ہلاکتوں میں اضافہ ہوا ہے، لیکن اس حقیقت کے باوجود تمہارے سیاسی اور عسکری قائدین اپنی ہٹ دھرمی اور ناکام سیاست کو مزید طول دے رہے ہیں۔ اس حوالے سے سب سے پہلے تم لوگ اپنے لیے حقائق کو واضح کرتے ہوئے ان کا گہرائی کے ساتھ مطالعہ کرو اور اس پہلو پر خوب غور اور فکر کرو کہ دنیا کی حکومتیں اور اس کے عوام کب تک تمہاری استبدادی سیاست اور اقوام کو غلام بنانے کی سیاست کو برداشت کر سکتے

ہیں؟ اگر تم اس جنگ کی تھکاوٹ سے باہر آنا چاہتے ہو تو جلد از جلد اسے ختم کرنے کے اقدامات کرو۔ اگر جنگ طویل ہو جاتی ہے تو تمہارے فوجیوں کی ہلاکتوں میں اضافہ اور اقتصادی بوجھ دوگنا ہو جانے کے سوا کوئی دوسرا نتیجہ برآمد نہیں ہوگا۔ تمہیں یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ یہ افغانوں کا ملک ہے اور افغان اپنا ملک کبھی بھی نہیں چھوڑ سکتے، یہاں پر بیرونی افواج جتنی بھی مدت کے لیے قیام کریں گے، ان کے خلاف مزاحمت جاری رہے گی۔ اس حوالے سے اگر تم تاریخی واقعات کا مشاہدہ کرو تو تمہیں سیکھنے کو بہت کچھ مل جائے گا لہٰذا بہتر یہ ہے کہ تم اس خطے کو چھوڑ کر جنگ کی آگ پر پانی ڈال دو، افغانستان میں صلیبی افواج کی موجودگی خود بخود جنگ کے اضافے اور اس کی شدت کا سبب بن رہی ہے اور اس کا انجام تم لوگوں کے لیے بے پناہ مالی اور جانی نقصان پر منتج ہوگا۔

افغانستان کے پڑوسیوں اور علاقائی ممالک کے نام:

افغانستان ایک آزاد اور مستقل ملک کے طور پر اپنی شناخت حاصل کرنے کی خاطر ایک شدید جنگ کرنے پر مجبور ہوا ہے، استعماری طاقتیں جس میں سر فہرست امریکہ ہے، وہ چاہتے ہیں کہ ہمارے تاریخی اور آزاد ملک کو مختلف حیلوں بہانوں سے خطے میں اپنے فوجی اڈے میں تبدیل کردیں، جس کے لیے اُس نے چند دیگر ممالک کو بھی دوستی کے لیے ابھارا ہے اور اقوام متحدہ کے عالمی ادارہ کو بھی ایک نجی ادارے کے طور پر ہمیشہ سے امریکہ کے حق میں فیصلے کرنے پر آمادہ کیا ہوا ہے، ہم آپ سے یہ کہتے ہیں استعماری عناصر کے پروپیگنڈوں کے بجائے اصل حقائق سے اپنے آپ کو باخبر رکھیں!

ہمارے مظلوم ملک کی آزادی کی خاطر آپ اپنی اخلاقی ذمہ داریاں پوری کریں۔ امریکی حکام اپنی دوہری سیاست اور پروپیگنڈے کے ذریعے چاہتے ہیں کہ اسلام اور وطن کی آزادی کی خاطر ہماری برحق دفاع ومزاحمت کو دنیا کے لیے مضر ثابت کرکے اسے غلط رنگ دے، باوجود کہ اس حوالے سے ان کے پاس کوئی مستند اور موثق دلائل اور شواہد بھی نہیں۔

گزارش:

آخر میں تمام مسلمانوں سے گزارش کرتا ہوں کہ قربانی اور ایثار کے ان دنوں میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں مجاہدین، قیدیوں، شہدا اور مہاجرین کے خاندان اور اولاد کو یاد رکھیں، کیونکہ انہوں نے دین مبین اسلام اور امارت اسلامی کے دفاع کی خاطر قربانیاں دی ہیں، ان کے یتیموں اور ورثا کو یاد رکھا جائے اور اپنی اولاد کی طرح ان کی بھی ہر طریقے سے سرپرستی کی جائے اور خاص طور پر عید کی خوشیوں میں ان کو بھی اپنے ساتھ شریک کیا جائے، عید الاضحیٰ ایک بار پھر مبارک ہو اور اللہ تعالیٰ آپ کو غموں سے محفوظ رکھیں۔

والسلام

خادم اسلام

امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد

پیر ۹ ذی القعدہ ۱۴۳۱ھ

☆☆☆☆☆

بقیہ: امید اور خوف

حضرت سری سقطی رحمہ اللہ نے کہا: ''میں ہر روز آئینہ میں اپنا چہرہ اس خوف سے دیکھتا ہوں کہ میرا چہرہ سیاہ نہ ہو گیا ہو۔''

تو یہ تھا ملائکہ، انبیاء، عبادت گزاروں اور اولیا کا خوف! ہمیں تو اُن سے بھی زیادہ ڈرنا چاہیے کیوں کہ ہمارے درجات کم اور گناہ زیادہ ہیں۔

ڈر گناہوں کی کثرت سے نہیں بلکہ دل کی صفائی اور کمالِ معرفت سے آتا ہے۔ ہم اگر بے خوف ہیں، تو جہالت کے غلبے اور دل کی قساوت کی وجہ سے، صاف دل کو تھوڑا سا خوف بھی حرکت میں لاتا ہے اور سخت دل پر کوئی وعظ اثر نہیں کرتا۔

ایک بزرگ نے فرمایا: ''میں نے ایک راہب سے کہا مجھے کچھ نصیحت کرو۔ تو اُس نے کہا: ''اگر تم سے ہو سکے تو اس آدمی کی طرح ہو جاؤ جس کو درندوں اور سانپ بچھوؤں نے گھیر لیا ہو اور وہ ڈر رہا ہو کہ اگر ذرا بھی غفلت کی تو درندے اس کو پھاڑ دیں گے، یا بھول گیا تو سانپ بچھو اسے ڈس لیں گے۔''

میں نے کہا: ''کچھ اور فرمائیے، تو کہا: ''پیاسے کو وہی کافی ہے جو آسانی سے مل جائے۔''

اس راہب نے ایسے شخص کی مثال دی ہے جسے درندوں اور حشرات الارض نے گھیر لیا ہو۔ یہ مثال مومن کے حق میں بالکل صحیح ہے۔ جو آدمی نورِ بصیرت سے اپنے اندر دیکھے گا اسے درندوں اور کیڑے مکوڑوں سے بھرا ہوا پائے گا۔ جیسے غضب، کینہ، حسد، تکبر، عُجب اور ریا وغیرہ۔ اگر یہ غفلت کرے گا تو یہ سب اس کو نوچیں گے اور پھاڑ کھائیں گے۔ ہاں! دنیا میں ان کے مشاہدے سے حجاب ہے۔ جب پردہ اُٹھ جائے گا اور اسے قبر میں رکھا جائے گا، تو یہ سانپ اور بچھو واضح طور پر دیکھے گا جو اس کو ڈسیں گے۔

جو آدمی موت سے پہلے ان پر غالب آنا یا ان کو مارنا چاہے وہ ایسا ضرور کرے، ورنہ اپنے نفس کو ان سے ڈسوانے کے لیے تیار کر لے اور یہ جان لے کہ وہ صرف ظاہری جسم ہی کو نہ ڈسیں گے، بلکہ دل (روح) کو بھی ڈسیں گے۔

☆☆☆☆☆

ہم اللہ سبحانہ کے فضل وکرم سے پچھلے تیس سالوں سے اپنے ہتھیار کندھوں پر اٹھائے شرق وغرب میں باطل کفری قوتوں کے خلاف برسر پیکار ہیں اور الحمد للہ اس سارے عرصے میں ہمارے ساتھیوں میں ایک بھی خودکشی کا واقعہ پیش نہیں آیا۔ یہ تمہارے لیے ہمارے نظریے کی سچائی اور ہمارے مقصد کی حقانیت کی دلیل ہے۔ ہم ان شاء اللہ اپنی ارض مقدس کو آزاد کرانے کے راستے پر رواں دواں ہیں، صبر ہمارا ہتھیار ہے اور ہم اپنے اللہ سے نصرت طلب کرتے ہیں اور ہم کبھی مسجدِ اقصیٰ کو تنہا نہیں چھوڑیں گے کیوں کہ فلسطین ہمیں اپنی جانوں سے بڑھ کر عزیز ہے سو تم جتنا چاہو جنگ کو طول دو لیکن خدا کی قسم ہم اس پر ذرا بھر بھی سمجھوتہ نہیں کریں گے۔ (شیخ اسامہ بن لادن حفظہ

امن چاہتے ہو تو جنگ سے کنارہ کشی اختیار کر لو!

شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ اور شیخ ابو مصعب عبد الودود حفظہ اللہ کے فرانسیسی عوام کے لیے پیغامات

شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ کا بیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جو رحمٰن اور رحیم ہے۔

حق کے اتباع کرنے والے پر رحمتیں ہوں۔

میری اس تقریر کا موضوع تمہارے سروں پر منڈلاتے خطرات اور تمہارے بچوں کے اغوا کی وجوہات ہیں، جو ظلم و ستم تم ہماری امت پر ڈھا رہے ہو اس کے جواب میں ہم نے تمہارے ماہرین جو کہ تمہارے ہی ایجنٹوں کی حفاظت میں تھے' کو نائیجریا میں اغوا کیا۔

تم بتاؤ! بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ تم ہماری زمینوں پر قبضے میں حصّہ لو اور ہمارے بچوں اور خواتین کی قتل و غارت میں امریکیوں کی مدد کرو اور پھر اس کے باوجود امن و سکون کی زندگی گزارنے کی خواہش کرو؟

اور اگر تم متکبرانہ انداز اختیار کرتے ہوئے مسلمان خواتین کو حجاب جیسے فرض سے بزور روکنا اپنا حق سمجھو تو کیا ہمارا یہ حق نہیں کہ ہم تمہارے حملہ آور مردوں کے گلے کاٹیں اور ان کو اپنے علاقوں سے نکال باہر کریں؟

ظاہر ہے کہ انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ تم قتل کرو گے تو قتل کیے بھی جاؤ گے، تم اغوا کرو گے تو اغوا کیے بھی جاؤ گے، تم ہمارے امن و سکون کو برباد کرو گے تو ہم بھی تمہیں سکون و چین سے نہیں رہنے دیں گے اور بلاشبہ جس نے جھگڑے میں پہل کی اس نے ایک بڑی ناانصافی کی۔

تمہارے لیے اپنے تحفظ کو یقینی بنانے کا طریقہ یہی ہے کہ تم اپنے تمام برے کرتوتوں، جن کی وجہ سے امت مسلمہ مصائب کا شکار ہے' کو ترک کر دو اور اہم ترین چیز یہ ہے کہ تم بش کی بھڑکائی ہوئی اُس ظالمانہ جنگ سے کنارہ کر لو جو افغانستان میں جاری ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ تم اپنی بلاواسطہ اور بلواسطہ سب لڑائیوں سے دست بردار ہو جاؤ اور امریکہ کی حالت زار پر غور کرو۔ اس ظالمانہ جنگ کی وجہ سے وہ ہر اہم شعبے میں دیوالیہ ہونے کے قریب ہے۔

اللہ نے چاہا تو امریکہ عنقریب شکست خوردگی کو گلے لگائے بحر اوقیانوس کے اُس پار واپس ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ

اور خوش قسمت ہے وہ جو دوسروں سے سبق سیکھے اور رحمتیں ہوں اس پر جو حق کا اتباع کرے۔

☆☆☆☆☆

فرانسیسی مغویوں کی رہائی کے لیے مجاہدین کے مطالبات

شیخ ابو مصعب عبد الودود

امیر تنظیم القاعدہ مغربِ اسلامی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ! تعریف اس اللہ کی جس نے اپنے بندے کی نصرت کی اور اپنی فوج کو عزت بخشی اور احزاب کو اکیلے ہی شکست دی۔ امّا بعد:

میں اپنے اس مختصر خطاب میں فرانسیسی عوام کو عمومی طور پر اور حکومت فرانس کو خصوصی طور پر متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ کی توفیق سے صحرائے کبریٰ میں ہمارے ایک متحرک گروہ کو سات غیر ملکیوں کو اغوا کیے ہوئے دو ماہ گزر گئے، جن میں سے پانچ فرانسیسی باشندے بھی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تم نے ہمارے باوقار شیخ اور امیر' اسد الاسلام ابو عبد اللہ اسامہ بن لادن (اللہ ان کی حفاظت کرے) کا خطاب جو فرانسیسی عوام کو بھیجا گیا تھا، تو سنا ہی ہو گا جو ان مغوی افراد کے بارے میں تھا۔ اس خطاب میں انہوں نے پوری وضاحت سے ہماری تم سے لڑائی کے تمام زاویوں کو بیان کیا اور ہماری جنگی حکمت عملی کو واضح کیا اور وہ یہ کہ تم کبھی بھی اللہ کی اس زمین پر امن سے نہیں رہ سکو گے' جب تک کہ ہم فلسطین، افغانستان، عراق، صومال، مغرب اسلامی اور دیگر علاقوں میں امن نہ پالیں اور جب تک تم ہمارے معاملات میں دخل اندازی اور ہماری امّت پر اپنے مظالم بند نہ کر دو۔

اسی لیے اگر تم مغوی فرانسیسی باشندوں کی سلامتی چاہتے ہیں تو تمہیں افغانستان سے اپنی فوج نکالنے میں جلدی کرنی پڑے گی اور وہ بھی ایک محدود ٹائم ٹیبل کے مطابق جس کا تمہیں کھلے عام اعلان بھی کرنا ہو گا اور یاد رکھو کہ اگر تم انکار کرو گے تو تمہیں اپنی عوام کے سامنے اس کی ذمہ داری قبول کرنا ہو گی۔

ہم آخر میں تمہیں یہ بات کہنا چاہتے ہیں کہ مستقبل میں اس معاملے میں کوئی بھی بات چیت ہمارے شیخ اسامہ بن لادن (اللہ ان کی حفاظت کرے) کے سوا اور کسی سے نہیں ہو گی اور وہ بھی اُن کی شرائط کے مطابق!!!! اور یہ کہ آخر میں جس نے خبردار کیا اس کے لیے یہی عذر کافی ہے اور جس نے ہدایت پائی اس پر سلامتی ہو۔

☆☆☆☆☆

تم جو کر سکتے ہو کر گزرو......امتِ مسلمہ تمہیں چھوڑنے والی نہیں!!!

بہن عافیہ صدیقی کو امریکہ کی طرف سے سنائی جانے والی سزا پر شیخ ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ کا بیان

پوری دنیا میں بسنے والے میرے مسلمان بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اما بعد! امریکی محکمۂ انصاف نے ہماری بہن عافیہ صدیقی کو اسّی سال سے زائد عرصے کے لیے قید کی سزا سنائی ہے۔ اس حوالے سے میرے دو پیغامات ہیں۔ پہلا امریکہ کے نام اور دوسرا اہلِ پاکستان کے نام۔

امریکہ کے نام میرا پیغام یہ ہے کہ:

تم جتنے فیصلے کر سکتے ہو کر لو! یہ فیصلے تمہارے اپنے ہی خلاف جائیں گے، جتنا ظلم کر سکتے ہو کر لو! یہ ظلم تمہاری اپنی ہی جانوں پر ہوگا۔ اور جتنی سرکشی دکھا سکتے ہو دکھا لو! اس کا وبال خود تم ہی کو بھگتنا ہوگا۔ ربِ کائنات کی قسم! ہم تم سے تب تک لڑتے رہیں گے جب تک کہ قیامت برپا نہ ہو جائے، یا پھر تم اپنے جرائم سے باز نہ آجاؤ!

تم جسے چاہو قید کر لو! جسے......چاہو قتل کر دو......! جس پر چاہو بارود کی بارش برسا دو......! اور جتنا تکبر کر سکتے ہو کر گزرو......! امتِ مسلمہ تمہیں چھوڑنے والی نہیں......! بمباری کا بدلہ بمباری ہوگی......! قتل کا بدلہ قتل ہوگا......! تباہی کے بدلے تباہی ہوگی......! اور سرکشی کا بدلہ اتنی ہی شدت سے لیا جائے گا......!

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلاَ تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لاَ يُحِبِّ الْمُعْتَدِينَ O وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُم مِّنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَلاَ تُقَاتِلُوهُمْ عِندَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّى يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ فَإِن قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ كَذَلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ O فَإِنِ انتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ • وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ فَإِنِ انتَهَوا فَلاَ عُدْوَانَ إِلاَّ عَلَى الظَّالِمِينَ O

''اور جو لوگ تم سے لڑتے ہیں تم بھی اللہ کی راہ میں اُن سے قتال کرو! مگر زیادتی نہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ اور ان کافروں کو جہاں پاؤ قتل کر دو! اور جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا ہے وہاں سے تم بھی اُن کو نکال دو! اور فتنہ قتل سے کہیں بڑھ کر ہے اور جب تک وہ تم سے مسجد حرام کے پاس نہ لڑیں تم بھی وہاں اُن سے مت لڑنا۔ ہاں اگر وہ تم سے لڑیں تو تم اُن کو قتل کر ڈالو! کافروں کی سزا یہی ہے۔ پھر اگر وہ باز آجائیں تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور اُن سے اُس وقت تک لڑتے رہنا جب تک کہ فتنہ ختم ہو جائے اور دین اللہ ہی کے لیے ہو جائے! اور اگر وہ باز آجائیں تو ظالموں کے سوا کسی پر زیادتی نہیں''۔(البقرۃ: ۱۹۰-۱۹۳)

اہلِ پاکستان کے نام اپنے پیغام میں مَیں صرف چند کلمات پر اکتفا کروں گا۔ کیونکہ اب وقت عمل کا ہے باتوں کا نہیں!

اے مسلمانانِ پاکستان! تمہاری حکومت اور فوجی قیادت نے نہ تو تمہاری کوئی عزت و ناموس باقی رہنے دی ہے اور نہ ہی کوئی قدر و قیمت! امریکہ اور صلیبی لشکر تمہاری سرزمین پر قابض ہیں، تمہارے اپنوں کو قتل کر رہے ہیں، تمہاری بستیوں کی بستیاں تباہ کر رہے ہیں، اور تمہاری عورتوں تک کو قید کر رہے ہیں، بھلا اس سے بڑھ کر بھی ذلت کی کوئی انتہا ہو سکتی ہے؟ اور کیا اس سے بڑھ کر بھی آزمائش کی کوئی گھڑی آنا ابھی باقی ہے؟ اے پاکستان کے آزاد اور غیور مسلمانو! اے صدق و حمیت کے پاسبانو! اے حق کے پاسدارو! اے اسلام کے شہسوارو! راستہ کھلا اور طریقِ کار واضح ہے۔ چنانچہ جس شخص کے دل میں بھی عافیہ صدیقی اور دیگر مسلمان بہنوں کی رہائی اور ان پر ظلم کرنے والوں کو کیفرِ کردار تک پہنچانے کی کوئی خواہش اور چنگاری موجود ہے، تو اسے چاہیے کہ قافلۂ جہاد میں شامل ہو کر مجاہدین کا ساتھ دے! کیونکہ جہاد کے بغیر نہ تو کوئی عزت ہے اور نہ ہی وقار!

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالآخِرَةِ وَمَن يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلْ أَو يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْراً عَظِيماًO وَمَا لَكُمْ لاَ تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاء وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَـذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيّاً وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيراًOالَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاء الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفاًO

''سو جو لوگ آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی کو بیچنا چاہتے ہیں اُن کو چاہیے کہ اللہ کی راہ میں قتال کریں اور جو شخص اللہ کی راہ میں قتال کرے پھر شہید ہو جائے یا غلبہ پائے تو ہم عنقریب اُس کو بڑا ثواب دیں گے۔ اور تم کو کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں اور اُن بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو دعائیں کیا کرتے ہیں کہ اے اللہ! ہمیں اس شہر سے، جس کے رہنے والے ظالم ہیں، نکال کر کہیں اور لے جا اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا اور اپنی ہی طرف سے کسی کو ہمارا مددگار مقرر فرما۔ جو تو مومن ہیں وہ تو اللہ کے لیے لڑتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ طاغوت کے لیے لڑتے ہیں سو تم شیطان کے مددگاروں سے لڑو اور ڈرو مت کیونکہ شیطان کا داؤ انتہائی کمزور ہوتا ہے''۔(النساء: ۷۴-۷۶)

یہ کلمات ایسے شخص کے لیے کافی ہیں جس کے دل میں غیرت و حمیت کی کوئی رمق باقی ہو......اور ویسے بھی عمل کے بغیر خالی دعووں سے کیا حاصل؟

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم

توحید حاکمیت اور شریعت محمدی میں باہمی تعلّق

شیخ ابوعمرو عبدالحکیم حسان فک اللہ اسرہ

یہ بات بداھتاً دین سے ثابت ہے کہ دین اسلام میں داخل ہونے کا صحیح راستہ یہی ہے کہ اللہ پر ایمان کے ساتھ ساتھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا جائے۔اس لیے کہ لا الہ الا اللہ کی گواہی اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک محمد رسول اللہ کی گواہی نہ دی جائے۔اسی لیے جس نے شہادتین کا اقرار نہیں کیا یا دونوں میں سے ایک کا نہیں کیا ایک کا کرلیا تو وہ مسلمان نہیں ہے سوائے اس صورت کے کہ وہ اس اقرار کی قدرت نہ رکھتا ہو مثلاً گونگا ہو یا تلفظ کی ادائیگی (بوجہ عربی حروف سے ناواقفیت) نہ کرسکتا ہو۔جو علماء کہتے ہیں کہ صرف لا الہ الا اللہ کی گواہی سے مسلمان ہوجاتا ہے وہ اس لیے کہتے ہیں کہ یہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت پر دلالت کرتا ہے اسی لیے امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اہل سنت محدثین،فقہاء اور متکلمین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ مومن جس پر اہل قبلہ ہونے کا حکم لگتا ہو اور جس کے بارے میں یہ کہا جاسکتا ہو کہ وہ ہمیشہ جہنّم میں نہیں رہے گا اس سے مراد صرف وہ مومن ہے جس نے دل سے اسلام کا پختہ عقیدہ رکھا ایسا عقیدہ جو شکوک سے پاک ہو اور اس نے شہادتین کا اقرار بھی کیا ہو۔اگر ان دونوں میں سے صرف ایک پر اکتفا کرچکا ہو تو وہ سرے سے اہل قبلہ ہی نہیں ہے۔البتہ جو آدمی زبان کی خرابی کی وجہ سے شہادتین کا اقرار نہ کرسکتا ہو یا موت جلد آجانے کی وجہ سے اس کو موقع نہ مل سکا ہو یا کسی اور وجہ سے اقرار نہیں کرسکا تو (وہ مستثنیٰ ہے) وہ مومن شمار ہوگا اور اگر کوئی شخص لا الہ الا اللہ پر ہی اکتفا کرتا ہے اور محمد رسول اللہ کا اقرار نہیں کرتا تو ہمارے اور علما کے مذہب میں مشہور قول یہی ہے کہ ایسا شخص مسلمان نہیں ہے۔ہمارے کچھ ساتھی کہتے ہیں کہ مسلمان تو ہے البتہ اس سے مطالبہ کیا جائے گا کہ وہ محمد رسول اللہ کی شہادت بھی دے اگر اس نے انکار کردیا تو مرتد ہے اس کی دلیل حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث سے لی جاتی ہے جس میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

> مجھے حکم ملا ہے کہ لوگوں سے اس وقت تک قتال کرتا رہوں جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہ کہہ دیں جب یہ کہہ دیں تو مجھ سے اپنا مال اور اپنی جان بچالیں گے مگر اس کے حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ پر ہے (بخاری۔مسم۔نسائی)۔

جمہور کے نزدیک یہ حدیث شہادتین کے اقرار پر محمول ہے (یعنی صرف لا الہ کے ذکر سے پورا کلمہ شہادت مراد ہے) ایک کے ذکر سے دوسرے کا ذکر ضروری نہیں ہوتا اس لیے کہ دونوں باہم مربوط و مشہور ہیں (شرح مسلم للنووی: ۱/۱۴۹)۔محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی و رسول ہونے پر رضامندی کی حقیقت یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی خبروں کی تصدیق کی جائے،انہیں قبول کیا جائے،ان کے آگے سرِتسلیم خم کیا جائے اور ان کی لائی ہوئی شریعت وہدایت سے ہی فیصلے کرائے جائیں۔اب جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت و احکام کو قبول نہ کرے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی رہنمائی کے بجائے کہیں اور سے رہنمائی لیتا ہے یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو پسند نہیں کرتا یا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق فیصلے نہیں کرتا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر ہے ان پر ایمان لانے والا شمار نہیں ہوگا۔امام ابن قیم رحمہ اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا مطلب بیان کرتے ہوئے کہا ہے: اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ ان کی مکمل اطاعت کی جائے،انہیں اس طرح تسلیم کیا جائے کہ اپنی جان سے بھی زیادہ انہیں اہمیّت دی جائے،ہدایت صرف انہی کے دیے ہوئے کلمات (احکام) سے لی جائے،فیصلہ صرف انہی کی طرف لیجایا جائے اور ان کے حکم کے خلاف کوئی فیصلہ نہ کیا جائے۔ان کے علاوہ کسی کے حکم کو پسند نہ کیا جائے نہ رب کے اسماء میں نہ صفات وافعال میں نہ دیگر امور مثلاً ایمان کے حقائق و،متعلّقات میں نہ احکام ظاہری و باطنی میں نہ ان معاملات میں کسی اور کے حکم کو لیا جائے صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو ہی اپنایا جائے (مدارج السالكين شرح منازل السائرين لابن قيم رحمه الله: ۱۱۸/۲)۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو اپنانے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے ایمان کے صحیح ہونے کے لیے شرط ہونے کی دلیل یہ بھی ہے کہ اللہ نے قسم کھا کر فرمایا ہے کہ جب تک کوئی شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو فیصلہ کرنے والا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو ہر معاملے میں فیصلہ کن نہ مان لے وہ مومن نہیں ہوسکتا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو ہر معاملے میں فیصلہ کن نہ مان لے وہ مومن نہیں ہوسکتا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے اور شریعت سے اپنے دل میں تنگی بھی محسوس نہ کرے بلکہ اسے دل وجان سے تسلیم بھی کرے:

> فَلاَ وَ رَبِّکَ لاَ یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لاَ یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔(نساء:۶۵)
>
> تیرے رب کی قسم یہ لوگ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوسکتے جب تک اپنے اختلافی معاملات میں آپ کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں اور پھر آپ کے فیصلے سے یہ اپنے دل میں تنگی محسوس نہ کریں اسے مکمل طور پر تسلیم کرلیں۔

ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ نے اپنی مقدس ذات کی قسم کھا کر کہا ہے کہ کوئی آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام امور میں فیصلہ کرنے والا نہ مان لے جو فیصلہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کردیں وہی حق ہے اس کی ظاہری و باطنی طور پر اتباع کرنا ضروری ہے اسی لیے اللہ نے فرمایا ہے:

> ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا

تَسْلِیْمًا۔(نساء:۶۵)

اپنے دلوں میں تنگی محسوس نہ کریں اور اس فیصلے کو مکمل طور پر تسلیم کرلیں۔

یعنی جب آپ کو فیصلہ کرنے والا مان لیں اور ظاہری کے ساتھ ساتھ باطنی طور پر بھی آپ کی اطاعت کرلیں تو اپنے دلوں میں آپ کے فیصلے سے تنگی محسوس نہ کریں اور اسے بغیر کسی رکاوٹ وتردد کے قبول کرلیں کسی قسم کی مخالفت نہ کریں۔جیسا کہ حدیث میں آتا ہے:

لایؤمن احدکم حتی یکون هواه تبعا لما جئت به۔

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کی خواہشات میری لائی ہوئی شریعت کے مطابق نہ ہوجائیں۔

(تفسیر ابن کثیر: ۱/۷۸۷۔بیهقی۔طبرانی۔ابن ابی عاصم فی السنة۔ابن بطی فی الأبانة۔قاسم بن عساکر فی طرق الاربعین سب نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے الفاظ بیہقی کے ہیں)

شیخ محمد بن ابراہیم آل شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ نے ان لوگوں کے ایمان کی نفی کی ہے جو اپنے امور میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فیصلہ کرنے والا تسلیم نہیں کرتے اور یہ نفی تاکیداً کی ہے کہ قسم کھا کر حرف نفی ذکر کیا ہے۔

فَلاَ وَ رَبِّکَ لاَ یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لاَ یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔(نساء:۶۵)

تیرے رب کی قسم یہ لوگ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوسکتے جب تک اپنے اختلافی معاملات میں آپ کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں اور پھر آپ کے فیصلے سے یہ اپنے دل میں تنگی محسوس نہ کریں اسے مکمل طور پر تسلیم کرلیں۔

اللہ نے صرف اسی بات کو کافی نہیں سمجھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فیصلہ کرنے والا تسلیم کرلیں بلکہ یہ بھی ضروری قرار دیا کہ دل میں اس فیصلے سے تنگی محسوس نہ کریں: ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ بلکہ اسے شرح صدر کے ساتھ بغیر کسی ترشی وتنگی کے قبول کریں۔ پھر ان دونوں باتوں پر بھی اکتفا نہیں کیا بلکہ تسلیم کرنا اور ان کے حکم کو تسلیم کرنا ضروری ولازمی قرار دیا ہے۔تسلیم کرنے کا مطلب ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی اطاعت اس طرح کرنا کہ دل ہر قسم کی دیگر اطاعتوں سے خالی ہو اور اس حق کو مکمل طور پر اپنا لیا جائے۔اسی لیے اللہ نے اس کے لیے تاکیدی الفاظ استعمال کیے ہیں کہ تسلیم کرنا نہیں بلکہ مکمل ومطلق تسلیم کرنا مراد ہے(رسالہ تحکیم القوانین لمحمد بن ابراهیم آل شیخ رحمہ اللہ:۸/۶)۔

شیخ احمد شاکر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں: مسلمانو! اپنے تمام ممالک میں نظر دوڑا کر دیکھو لو تمہارے استعماری دشمنوں نے تمہارے ساتھ کیا کیا ہے کہ مسلمانوں پر ایسے قوانین مسلط کردیے ہیں جو گمراہی، بداخلاقی اور بے ادبی پھیلانے کا سبب ہیں، یہ قوانین ہیں انگریز کے قوانین جن کی بنیاد کسی شریعت و دین پر نہیں ہے بلکہ ان اصولوں پر ان کی بنیاد ہے جو ایسے کافر نے وضع کیے تھے جس نے اپنے وقت کے نبی جناب عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے سے انکار کیا تھا اور اپنی بت پرستی پر ہی برقرار رہا اور فسق وفجور کا مرتکب بنا رہا۔اس آدمی کا نام گوڈ ستنیان تھا جو ان قوانین کا موجد ہے۔مصر کے ایک نام نہاد مسلمان نے جو مصر کے اہم ترین لوگوں میں شمار ہوتا تھا' اس فاسق فاجر گوستنیان کے بنائے ہوئے قوانین کا عربی میں ترجمہ کیا اسے گوستنیان کا مدونہ قرار دیا اور امام دار الہجرۃ امام مالک رحمہ اللہ کی کتاب جو کہ قرآن وسنت کے دلائل پر مبنی فقہی مسائل سے متعلق تھی اس کا مذاق اڑایا ہے، اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ یہ آدمی کتنا جھوٹا ہے۔بلکہ بے شرم وجاہل ہے مسلمانوں پر ایسے دشمنان اسلام نے جو قوانین مسلط کیے ہوئے ہیں وہ دراصل ایک علیحدہ دین ہے جو دین اسلام کے متبادل کے طور پر مسلمانوں کو تھما دیا گیا ہے ان دشمنوں نے مسلمانوں پر (قوانین کے نام پر) اس دین کی اطاعت واجب قرار دیدی ہے اور اس کی محبت اور تقدس ان کے دلوں میں بٹھا دیا ہے مسلمانوں کو اس کے تحفظ کا پابند کردیا گیا ہے اسی لیے تو اکثر تحریری وزبانی طور پر لوگوں سے اس قانون کے احترام کا تذکرہ ہوتا رہتا ہے مثلاً عدالت کا احترام یا (توہین عدالت کا قانون) حالانکہ اس طرح کے تقدیسی الفاظ شریعت اسلامی کے لیے استعمال نہیں کرتے نہ ہی مسلمان فقہا کی آرا کے لیے ایسے الفاظ ادا کرتے ہیں بلکہ شریعت یا اقوالِ فقہا کو تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ جمود کا شکار ہیں، رجعت پسند ہیں یا کہتے ہیں کہ ان باتوں کا اب دور گزر چکا ہے جیسا کہ آج کل بہت سے رسائل وجرائد میں ہم دیکھتے ہیں کہ یہ بت پرست کے پیروکار کن کن الفاظ والقاب سے شریعت اسلامی کا تذکرہ کرتے ہیں؟ اس کے علاوہ یہ لوگ ان انگریزی قوانین کو فقہ وشریعت قرار دیتے ہیں حالانکہ یہ لفظ صرف شریعت اسلامیہ کے لیے مستعمل ہیں اس سے بھی بڑھ کر ان کی جرأت اب یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ یہ لوگ ان خود ساختہ قوانین کا موازنہ شریعت اسلامیہ سے کرنے لگے ہیں۔یہ جو نیا قانون اور قواعد وضوابط ہیں جن سے مسلمان اپنے فیصلے کرواتے ہیں اور اکثر مسلم ممالک میں رائج ہیں اگر کبھی ان کے کچھ قوانین شریعت اسلامی کے ساتھ موافقت بھی رکھتے ہوں تو پھر بھی یہ قانون باطل ہے اس کو اپنانا (شریعت سے) بغاوت ہے۔اس لیے کہ ان میں سے جو قانون شریعت کے مطابق اگر آ بھی جائے تو وہ اتفاقاً ایسا ہوتا ہے با قاعدہ شریعت کی اتباع کرتے ہوئے نہیں بنایا گیا ہوتا ہے نہ ہی اللہ کے حکم کی پیروی کرتے ہوئے یا اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہوئے بنایا ہوا ہوتا ہے۔لہٰذا خود ساختہ قانون چاہے شریعت کے موافق یا مخالف ہو دونوں صورتوں میں گمراہی ہے اور اس کی پیروی کرنے والا جہنم میں جائے گا کسی مسلمان کے لیے اس کی اطاعت واتباع اور اس پر راضی ہونا جائز نہیں ہے(عمدة التفسیر مختصر ابن کثیر لاحمد شاکر رحمہ اللہ ۳/۲۱۴-۲۱۵)۔

یہ تمام گزشتہ تفصیلات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ جو شخص اللہ ورسول کے پاس فیصلہ نہیں لے جاتا یا اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے اور حکم کو پسند نہیں کرتا بلکہ کسی اور کے حکم کے مطابق فیصلہ کرتا ہے تو یہ شخص نہ اللہ کو رب مانتا ہے نہ اسلام کو دین مانتا ہے نہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول مانتا ہے یہ مومن نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆

(قسط اول)

جمہوریت......ایک دینِ جدید

شیخ ابو یحییٰ اللیبی

ہر مسلمان جو اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہے، اور ان جملوں کے حقیقی معانی سے آگاہ ہے، اسے مکمل طور پر اس بات کا ادراک ہوگا کہ دین اسلام فی ذاتہٖ ایک مکمل دین ہے، اس میں کوئی کمی یا نقص نہیں کہ جس کی تکمیل کی جائے، اور یہ ایسا دین ہے جو زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیے ہوئے ہے، اس کے دامن میں انسانیت کی فلاح و بہبود کا تمام سامان موجود ہے لہٰذا اسے کسی دوسرے نظریے کے ساتھ خلط ملط کرنے کا نہ تو کوئی جواز ہے اور نہ ضرورت۔

یہ دین عقائد کے اعتبار سے بھی کامل ہے اور احکامات کے لحاظ سے بھی مکمل اسی طرح عبادات، معاملات، سیاسیات، عدل وانصاف، اخلاقیات اور اقدار......غرض ہر معاملے میں مکمل اور واضح ہے اور اپنے تمام ضابطوں اور ان کے حصول وتنفیذ کے لیے یہ کسی خارجی معاون کا محتاج نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا۔ (المائدہ : ۳)

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا، اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور اسلام کو تمہارے لیے بطور دین پسند کر لیا''۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

''انی قد تركت فيكم ما ان اعتصمتم به فلن تضلوا أبداً، كتاب الله و سنة نبيه''۔ (الحديث رواه الحاكم)

'یقیناً میں تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم اس سے چمٹے رہو تو کبھی گمراہ نہ ہوگے، اللہ کی کتاب اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت'۔

اور یہ دینِ اسلام کے مکمل ہونے کا ثبوت ہے جس کی بنا پر ہر اختلاف کی صورت میں کتاب وسنت کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا گیا ہے، کیونکہ اگر کسی اور چیز کی ضرورت ہوتی اور کتاب وسنت کامل نہ ہوتے تو پھر ان کی طرف رجوع کرنے کا حکم بے معنی اور لغو ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا''(النسآء: ۵۹)

''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور اولوالأمر (صاحبان اختیار) کی جو تم میں سے ہوں، البتہ جب کسی چیز میں تمہارے درمیان اختلاف وتنازع پیدا ہو جائے تو اسے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو، یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر اور انجام کے اعتبار سے زیادہ اچھا ہے''۔

علمائے کرام بیان فرماتے ہیں اللہ کی طرف لوٹانے کا معنی اس کی کتاب کی طرف لوٹانا ہے، اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹانے کا مطلب ان کی سنت کی طرف رجوع کرنا ہے۔ اور اللہ کا فرمان ہے:

''وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰه''(الشوری: ۱۰)

''اور تم جس چیز میں اختلاف کرتے ہو اس کا فیصلہ اللہ کی طرف سے ہوگا''۔

لہٰذا شریعتِ اسلامی سے ہٹ کر جس چیز کی بھی اتباع کی جائے وہ خواہشاتِ نفس کی اتباع ہی کہلائے گی، خواہ اُسے کوئی خوب صورت نام دے کر اس میں کیسی ہی خوبیاں کیوں نہ گنوائی جائیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ'' (الجاثيه: ۱۸)

''پھر ہم نے تمہیں دین کے کھلے راستے پر (قائم) کر دیا تو اسی (راستے) پر چلو اور نادانوں کی خواہشات کے پیچھے نہ چلنا''۔

اور فرمایا:

''فَلِذٰلِكَ فَادْعُ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ هُم'' (الشوری: ۱۵)

''تو (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اسی (دین) کی طرف (لوگوں کو) بلاتے رہنا اور جیسا تمہیں حکم ہوا ہے (اسی پر) قائم رہنا اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا''۔

''وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ اَنْتُمْ بَرِيْٓــُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْن''(یونس: ۴۱)

''تو اگر یہ آپ کی تکذیب کریں تو کہہ دیجیے کہ میرے لیے میرا عمل اور تمہارے لیے تمہارا عمل ہے، تم میرے عمل سے بری اور میں تمہارے عمل سے بری ولاتعلق ہوں''۔

راہِ حق صرف ایک ہے، جو انتہائی واضح اور ثابت شدہ ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے بطور دین پسند فرمایا ہے، اور اس کے سوا کوئی راہ بھی عنداللہ مقبول نہیں ہے، اور اس واحد راہ کا نام......دین اسلام ہے۔ اس کے برعکس گمراہی وخواہشات کی بہت سی راہیں اور طریقے ہیں۔ جن کی پیداوار اور نوعیت ہر گزرتے دن کے ساتھ بڑھتی اور پھیلتی جا رہی ہے، لیکن دین اسلام کے سوا تمام راہیں یکسر غلط و باطل ہیں، خواہ وہ کسی بھی نام یا بہروپ کے ساتھ سامنے آئیں۔ باطل بہر حال باطل ہی کہلاتا ہے خواہ اس کا نام حق ہی کیوں نہ رکھ دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

'' وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْن''(الانعام: ۱۵۳)

''اور (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ! ان سے کہہ دیجیے) کہ یقیناً میرا راستہ سیدھا راستہ ہے، پس تم اس کی پیروی کرو اور اس کے سوا دیگر راستوں کی پیروی مت کرو کہ وہ تمہیں اس راہ (حق) سے ہٹا دیں گے، اللہ تعالیٰ تمہیں اس بات کی وصیّت کرتا ہے تا کہ تم متقی بن جاؤ''۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے ایک لکیر کھینچی اور پھر فرمایا:

''یہ اللہ کا راستہ ہے''۔ پھر اس کے دائیں بائیں کچھ لکیریں کھینچیں اور فرمایا:

''یہ مختلف راستے ہیں جن میں سے ہر ایک پر شیطان بیٹھا ہے جو لوگوں کو ان کی طرف دعوت دے رہا ہے''۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

'' وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْن''۔(مسند احمد)

جب تک امت مسلمہ نے اس راہ حق کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائے رکھا اور عملی طور پر اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی میں اسے مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھا، تب تک آسمانوں سے مدد اور نصرت اترتی رہی، خلافت و تمکن حاصل ہوئے، اور دشمنوں پر اس کی ہیبت بیٹھی رہی۔ مگر اس کے برعکس امت نے جب بھی حق سے منہ موڑا تو اللہ کی نصرت اور خلافت و تمکین کا استحقاق بھی کھو دیا۔ اگر کسی کو اس بات میں شک ہو تو شریعت کا مطالعہ کر کے یہ حقیقت معلوم کر سکتا ہے۔ اور اس پر بھی تسلی نہ ہو تو امتِ مسلمہ کی سابقہ تاریخ اور موجودہ حالتِ زار کا مشاہدہ کرنے کے بعد تو کچھ تذبذب بھی باقی نہیں رہتا۔

ہر مسلمان کے پیشِ نظر یہ بات رہنی چاہیے کہ اس حوالے سے ادنیٰ سا اضطراب اور اس حقیقت کے فہم اور علم میں تھوڑا سا تذبذب بھی گمراہی در گمراہی کا باعث بن سکتا ہے۔ ایک قدم پر انحراف کا نتیجہ ہر اگلے قدم پر ایک اور انحراف کی صورت میں نظر آتا ہے۔ ایک بگاڑ سے مزید بگاڑ پیدا ہوتے ہیں، ایک فتنے سے دوسرا فتنہ جنم لیتا ہے، اور پھر گمراہی کا یہ سلسلہ تھمنے کا نام نہیں لیتا۔

اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں راہِ ہدایت اور ہدایت یافتہ لوگوں کی سنت کو تھامنے کا حکم دیا ہے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نت نئی گمراہیوں اور بدعات سے دور رہنے کا حکم بھی دیا ہے۔ حدیث میں آتا ہے:

''فانه من یعش منکم فسیریٰ اختلافاً کثیراً فعلیکم بسنتي و سنة الخلفآء الراشدین المهدیین تمسکوا بها و عضوا علیها بالنواجذ وایاکم و محدثات الأمور فأن کل محدثة بدعة و کل بدعة ضلالة''(مسند احمد، ابو دائود)

''جو تم میں سے زندہ رہا وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا۔ تو اس وقت تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت (طریقے) کو تھام لینا اور اس کو اپنی داڑھوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑ لینا۔ اور دین میں نئی باتوں سے خود کو بچا لینا۔ کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو اپنے دل کی گہرائیوں میں بسا لے!

''فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِیْٓ اُوْحِیَ اِلَیْكَ اِنَّكَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم''(الزخرف۔۴۳)

''پس تم اس بات کو مضبوطی سے تھام لو جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے، پھر یقیناً تم صراط مستقیم پر ہو گئے''۔

مومن کو چاہیے کہ اسی صراطِ مستقیم کو اپنے لیے صد افتخار سمجھے، اسی کی طرف لوگوں کو دعوت دے، اسی کے لیے ہر قسم کی قربانی دے اور اس کے نشر کے لیے ہر قسم کی تکلیف و صعوبت برداشت کرے۔ اس کے ماسوا کی طرف ادنیٰ سے التفات سے بھی بچے۔ خواہ اس کے ثبوت کے لیے کیسی ہی ملمع ساز دلیلیں کیوں نہ ہوں۔ کیونکہ ترکِ حق کے بعد تو صرف باطل ہی باقی بچتا ہے۔ باطل کی طرف بلانے والوں کی خوش رنگ باتوں اور جمہوری دلدل میں ڈوبتے لوگوں کی کثرت دیکھ کر کسی فتنے کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔ نہ ہی اس بات کو خاطر میں لائیں کہ کتنے ممالک، انجمنیں اور تنظیمیں اس باطل کے نفاذ و ترویج کے لیے کوشاں ہیں۔ باطل باطل ہی ہے چاہے کوئی بھی اس کی طرف بلائے یا اس کی تابعداری کی دعوت دے۔ اور کوئی مانے نہ مانے، حق تو حق ہی ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ''(البقرہ :۱۳۷)

''تو اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم ایمان لے آئے ہو تو ہدایت یاب ہو جائیں اور اگر منہ پھیر لیں تو (جان لو کہ) وہ گمراہی میں ہیں۔ سو ان کے مقابلے میں تمہیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہت سننے والا اور جاننے والا ہے۔''

اور فرمایا:

''وَاَنِ احْكُمْ بَیْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ یَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَیْكَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّصِیْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ وَاِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْن''(المائدہ: ۴۹)

''اور ان کے درمیان اللہ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلہ کیجیے، اور ان کی خواہشات کی پیروی مت کیجیے اور محتاط رہیے کہ یہ آپ کو اللہ کی طرف سے نازل کردہ کسی حکم سے بہکا نہ دیں، پھر اگر یہ روگردانی کریں تو جان لیجیے کہ اللہ ان کے بعض گناہوں کی وجہ سے ان کو مصیبت میں ڈالنا چاہتا ہے، اور یقیناً بہت سے لوگ نافرمان ہیں''۔

اور جس نے اس حقیقت کا ادراک کر لیا اور خالی الذہن ہو کر خالص شرعی نکتہ نگاہ سے اِسے سمجھ لیا اور خواہشات کی لپیٹ میں آنے سے بچ رہا تو اس کے لیے نت نئے نظریات اور سیاسی و انتظامی افکار کو صحیح تناظر میں سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ اس کے لیے ممکن ہے کہ بغیر کسی تردد یا تحیّر کے ان پر درست حکم لگا سکے۔ تا کہ جسے ہلاک ہونا ہو وہ واضح دلیل کی روشنی میں ہلاک ہو اور جو زندہ رہے وہ دلیل کی برکت سے زندہ رہے۔

(بقیہ صفحہ ۱۷ پر)

کرسمس کیک کاٹنے کا جرم.........اسلام کی نظر میں

رب نواز فاروقی

اسلام اپنے ماننے والوں کو غیرت وحمیت کا ایسا خوگر بناتا ہے کہ وہ اپنے دین کے سوا کسی سے مرعوب نہ ہوں۔ کیونکہ اس کائنات میں صرف اور صرف اسلام ہی 'الدین' اور 'الحق' ہے اور اس کے ماسوا سب کچھ باطل اور جھوٹ ہے۔

اسلام جہاں خیر وشر اور کامیابی وناکامی کے اپنے معیار اور پیمانے مقرر کرتا ہے وہیں محبت اور دوستی، نفرت اور دشمنی کے لیے اپنے معیار کا تعیّن کرتا ہے اور اس کا اصرار ہے کہ محبت اور دوستی کے تمام تر رشتے صرف مسلمانوں کے ساتھ استوار کیے جانے چاہئیں۔ ان کی زبان کوئی بھی ہو اور وہ دنیا کے کسی بھی خطے سے تعلّق رکھتے ہوں وہ آپس میں بھائی ہیں اور ان کا یہ رشتہ خونی رشتوں سے بھی مقدم ہے۔ اسی طرح دشمنی اور نفرت کے لیے بھی اسلام اپنا معیار قائم کرتا ہے کہ ہر شخص جو آپ کے دین میں داخل نہیں وہ آپ کا دوست نہیں ہوسکتا چاہے وہ والدین یا اولاد کی صورت قریب ترین رشتے ہی کیوں نہ ہوں۔ یہاں تک کہ مسلمان والد کی اولاد میں سے کوئی اگر کافر ہو تو وہ اس کا وارث بھی نہیں۔

کفار میں سے کسی سے عداوت اور نفرت کا کتنا تعلّق رکھا جائے اس بات کا انحصار اس کی کیفیت پر ہے کہ آیا وہ محارب کافر ہے یا غیر محارب کافر یا مسلمانوں کا ذمّی کافر، ہر ایک کے بارے میں تفصیلی احکامات فقہ کی کتابوں میں درج ہیں۔

کفار سے دشمنی اور مومنین سے محبت کے اسلامی عقیدے کو اصطلاح میں 'الولاء البراء' کہتے ہیں۔ علما کا کہنا ہے کہ 'کتاب وسنت' میں عقیدہ توحید کے بعد سب سے زیادہ بیان اسی عقیدہ کا ہے اور بعض علما اسے عقیدہ توحید کا ہی جزوشمار کرتے ہیں۔

اب ہم نفسِ مسئلہ کی طرف آتے ہیں کہ 'عید میلاد مسیح علیہ السلام' جسے عیسائی 'کرسمس' کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور اسے باقاعدہ اپنی عید قرار دے کر مناتے ہیں۔ گویا کہ یہ عیسائیوں کا اہم ترین مذہبی تہوار ہے۔ پہلے پہل بلادِ کفر میں رہنے والے مسلمان اس عادتِ بد کا شکار ہوئے کہ وہ عیسائیوں کے اس تہوار کے موقع پر ان کے 'گرجا گھروں' میں جا کر یا انہیں اپنے ہاں بلا کر کرسمس کیک کاٹتے اور ان کے ساتھ تحائف کا تبادلہ کرتے اور اُس سے ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ کفار سے ان کے تعلقات بہتر رہیں کیونکہ ان کے ملکوں میں رہتے ہوئے ان کی حیثیت کافروں کے ذمیوں کی سی ہوتی ہے اس لیے اپنے آقاؤں کو خوش کرنا وہ اپنے فرائض منصبی میں سے سمجھتے ہیں دوسرا اہم مقصد تجارتی تعلقات کو بہتر طریق پر استوار کرنا ہوتا ہے، اسی طرح ان کا تعارف ایک اعتدال پسند اور ماڈریٹ مسلمان کے طور پر ہوجاتا ہے جن سے کافروں کو یہ تسلی رہتی ہے کہ یہ ان 'دہشت گرد' مسلمانوں میں سے نہیں ہیں جو ہمیں ختم کرنا چاہتے ہیں، اور 'ہمارے نظام کو ختم کر کے خلافت اسلامی قائم کرنے کے خواہاں ہیں۔

کرسمس منانے سے مذہبی جمہوری جماعتوں اور دیگر سیاسی جماعتوں کے راہنماؤں کے پیش نظر یہ ہوتا ہے کہ اب انتخابات چونکہ مخلوط طرز پر ہیں اس لیے ان عیسائیوں کے ووٹ بھی اہم ہیں شاید کہ ہمیں ہی حاصل ہو جائیں دوسرا یہ کہ بیرونی کافروں کے سامنے اپنے لیے کریمانہ تاثر (سافٹ امیج) پیدا کرنے کی کوشش بھی ہوتی ہے کہ ہم بتوں کو گرانے والے یا اسلامی احکامات پر بزور عمل کروانے والے 'طالبان' نہیں ہیں اور اس لیے اقتدار کے لیے موزوں ترین لوگ ہیں۔ ایک اہم مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ مقامی سیکولر اور لبرل طبقے کو اپنی داڑھی اور مذہب کی صفائی دی جائے۔

کفار کی عیدوں اور مذہبی تہواروں میں مسلمانوں کی شرکت کے بارے میں اسلام کے مفصل احکامات ہیں، ان میں سے چند احادیث، آثار صحابہؓ اور اقوالِ فقہا درج کیے جاتے ہیں۔

رسول اللہﷺ نے فرمایا: **من تشبہ بقوم فھو منھم** 'جو کسی قوم کی مشابہت کرے گا وہ اُنہی میں سے ہوگا۔ دوسری حدیث میں ارشاد ہے: **من کثر سواد قوم حشر معھم** 'جو کسی قوم کی تعداد میں اضافہ کرے گا اس کا حشر (قیامت کو) اُنہی میں سے ہوگا۔

عطاء بن دینار سے روایت ہے کہ سیدنا عمرؓ فاروق نے فرمایا کہ 'ان کے تہواروں کے دن ان کی عبادت گاہوں میں نہ جاؤ' کیونکہ ان پر اللہ کا غضب ہوتا ہے''۔ (بیہقی)

حضرت عبداللہؓ بن عمروؓ بن العاص نے فرمایا'' جو شخص عجمیوں کافروں کے نوروز ومرجان (تہواروں) میں شریک ہو اور اس کا اہتمام کرے اور ان کی مشابہت اختیار کرے اور موت آنے تک اسی کردار پر قائم رہے تو قیامت کے دن انہی لوگوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا''۔ (السنن الکبریٰ بیہقی ۹/۲۳۴)۔ علمائے احناف کے نزدیک ان کے شعائر پر مبارک دینا'' کفر'' ہے۔ (البحر الدقائق) اس کی وجہ یہ ہے کہ شعائرِ مذہب کی علامت ہوتے ہیں گویا کہ اُن کے کفر پر مبارک دی جا رہی ہے۔ امام ابوحفص حنفی لکھتے ہیں کہ'' اگر کوئی کسی مشرک کو کسی دن کی تعظیم میں تحفہ دیتا ہے تو یہ کفر ہے'' (فتح الباری ۲/۵۱۳)

امام ادریس ترکمانی حنفی ایسے اعمال کے ذکر کے طور پر' جن کا ارتکاب مسلمان' عیسائیوں کی عید کے موقع پر کرتے ہیں' فرماتے ہیں' علمائے احناف میں سے کچھ یہ کہتے ہیں کہ جس نے یہ سب کچھ کیا اور بغیر توبہ کے مر گیا تو انہی کی طرح کافر ہے (اللمع فی الحوادث ۱/۲۹۴)۔

امام ابن قیم فرماتے ہیں شعائرِ کفر سے متعلقہ کاموں پر مبارک باد دینا باتفاق علماء حرام ہے اس کی مثال ایسی ہے جسے انہیں صلیب کو سجدہ کرنے پر مبارک دی جائے' یہ تو کسی کو شراب پینے اور زنا کرنے پر مبارک باد دینے سے بھی بُرا ہے۔ (احکام اہل الذمہ ا۔ ۲۰۴)

بعض مالکی فقہا کا کہنا ہے کہ'' جس نے نوروز کے احترام میں تربوز کاٹا تو اس نے گویا سور ذبح کیا (اللمع فی الحوادث)

غور کرنے کی بات ہے کہ دنیا کے عارضی مفاد کے لیے اپنی آخرت برباد کیے جانا کہاں کی عقلمندی ہے۔ ؟؟؟

☆☆☆☆☆

فلسطین ہم سے مذاکرات سے نہیں حاصل کیا گیا اور نہ ہی مذاکرات سے واپس ملے گا

شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ کا بیان

کل تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور رحمت وسلامتی ہو ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پر، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ پر اور ان پر جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی۔

اے میری عزیز امت مسلمہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میری یہ گفتگو غزہ کے محاصرے سے متعلّق ہے کہ صیہونی دشمن کے قبضے سے اس کو اور تمام فلسطین کو چھڑانے کا کیا راستہ ہے۔ ابتدا میں مَیں کہوں گا کہ بے شک انسانوں پر آنے والی مصیبتوں میں سے یہ مصیبت ایسی ہے، جس سے بڑے بڑے اصحابِ ہمت کے بھی کلیجے شق ہوجاتے ہیں کہ وہ اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو ظالمانہ محاصرے کے نتیجے میں ادویات کی عدم موجودگی اور فاسد غذا کے باعث انتہائی تکلیف دہ موت کا شکار ہوتے دیکھیں۔

اے امت مسلمہ! بے شک فلسطین اور اس کے باشندے تقریباً ایک صدی سے یہود ونصاریٰ کے ہاتھوں فتنہ وفساد برداشت کر رہے ہیں۔ ان دونوں گروہوں نے ہم سے فلسطین مذاکرات کے ذریعے نہیں بلکہ طاقت کے زور پر حاصل کیا ہے۔ لہٰذا اس کی واپسی کا راستہ بھی یہی ہے کیونکہ لوہا ہی لوہے کو کاٹتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے کفار کا زور توڑنے کا راستہ واضح کردیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لاَ تُكَلَّفُ إِلاَّ نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَسَى اللّٰهُ أَن يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُواْ وَاللّٰهُ أَشَدُّ بَأْساً وَأَشَدُّ تَنكِيْلاً (النساء: ۸۴)۔

''چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی راہ میں لڑیں، آپ صرف اپنی ہی ذات کے ذمہ دار بنائے گئے ہیں اور آپ مومنوں کو رغبت دلائیں، امید ہے کہ اللہ کافروں کی جنگ کو روک دے اور اللہ بہت سخت ہے لڑائی میں اور بہت سخت ہے سزا دینے میں''۔

چنانچہ قتال اور اس کی ترغیب کے ذریعے ہی کفار کا زور ٹوٹے گا۔ بے شک ہمارے اور جہاد فی سبیل اللہ کے درمیان وہ پابندیاں حائل ہیں جو صلیبی صیہونی اتحاد نے بڑی تعداد میں ہمارے ممالک کے حکام پر لگا رکھی ہیں اور یہ حکام انہی پالیسیوں کو جاری رکھتے ہوئے ہم پر اپنے علما اور میڈیا کے ذریعے پابندیاں لگاتے ہیں۔ اللہ کے بندو! بے شک غزہ کے اس ظالمانہ محاصرے نے یہ بات واضح کردی ہے کہ اس امت کے فرزند اور اس کی قیادت سب دشمن کے گھیرے میں ہیں، اظہار وارادہ کی آزادی سے محروم ہیں سوائے اس کے جس پر اللہ اپنی رحمت کرے۔ اور اب ان کی ذلت وکمزوری بھی لوگوں پر ظاہر ہوچکی ہے۔ چنانچہ جو خود گھیراؤ میں ہو وہ دوسروں کو محاصرے سے کیسے آزاد کرا سکتا ہے اور جو خود مجرم ہو وہ کسی کو کیا دے گا؟ یہ ایک ایسی تلخ حقیقت ہے جس کا سامنا کرنا اور صحیح حل تلاش کرنا لازم ہے۔ ایسا حل جو ان حکام کے کمزور افکار اور دشمنوں کی چاپلوسی کی پیداوار نہ ہو۔

اے امتِ مسلمہ! اس شدید حصار کے باوجود تمہارے پاس ابھی بھی وقت ہے کہ صلیبی وصیہونی اتحاد کی اس غلامی اور ماتحتی سے نکل کر اپنی آزادی حاصل کرلو۔ اس کے لیے لازم ہے کہ تم ذلت وعاجزی کی اُن ہتھکڑیوں کو توڑ پھینکو جو اس اتحاد کے نمائندہ حکمرانوں اور ایجنٹوں نے ہمارے ہاتھوں میں ڈال رکھی ہیں۔ خاص طور پر حکومتی علما کی قید سے آزادی حاصل کرو اور ان اسلامی جماعتوں کے قائدین سے بھی جن کا منہج امت اور قوم سے خیانت کرنے والے حکام کو تسلیم کرنا اور شرکیہ پارلیمنٹ میں جا بیٹھنا ہے، چاہے یہ حکومت بنانے کی شکل میں ہو یا اپوزیشن کی شکل میں۔ اس طرح کا معاملہ ان جماعتوں کا بھی ہے جن کی حکمت عملی خوف کے اس درجہ تک جا پہنچی کہ وہ جہاد ہی سے پیچھے بیٹھ رہے کیونکہ اس سے ان کا حاکم ناراض ہوتا ہے، وہ عبادت جو دین کی چوٹی ہے اور کفار کا زور توڑنے اور مسلمانوں پر مسلط اس محاصرے کے خاتمے کا ذریعہ ہے۔

اسی طرح بعض جماعتوں نے دعوتی مصلحت کے پیش نظر حکمرانوں سے مداہنت کا رویہ اپنانے اور جہاد سے پیچھے بیٹھ رہنے کو مباح قرار دے رکھا ہے یہاں تک کہ ان کا یہ بہانہ ایک ایسے بت کی شکل اختیار کرچکا ہے جسے اللہ تعالیٰ کے مقابلہ پر پوجا جا رہا ہے۔ اس بہانے سے ایسی جماعتوں کی قیادت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی واضح خلاف ورزی کرتی ہے حالانکہ یہ صریح گمراہی ہے۔

اے امت مسلمہ! لازم ہے کہ ان تمام باطل پابندیوں سے آزادی حاصل کرکے صرف اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت اور فرماں برداری کی جائے۔ صرف اسی صورت میں ایک انسان حقیقی آزادی پا سکتا ہے اور یہی پوری امت اور خصوصاً فلسطین اور مسجد اقصیٰ کی آزادی کا درست طریقہ ہے۔ ایسا شخص اپنے لیے عزت وحریت کے راستے کھلے پائے گا، وہ راستے جو جواں مردی، معرکوں اور اللہ کی راہ میں قتل وقتال کے میدانوں کی طرف جاتے ہیں۔ جیسے افغانستان، وزیرستان، مغرب اسلامی، صومالیہ، کشمیر، چیچنیا اور سب سے اہم اور عظیم میدان' سرزمین خلافت' بغداد اور اس کا گردونواح ہے جہاں دشمن کو عظیم ترین نقصانات کا سامنا ہے۔ یہی میدان تلواروں کے سائے تلے حصولِ عزت کا باعث ہیں اور جو مقام باعثِ عزت ہو وہی پاکیزہ ہوا کرتا ہے۔ اور جہاد کے انہی میدانوں میں ظالموں کے سر کچلے جاتے ہیں اور مومنوں کے سینوں کو ٹھنڈک نصیب ہوتی ہے۔

اے امت مسلمہ! تم سے یہ بات پوشیدہ نہیں کہ فلسطین کی نصرت کے لیے قریب ترین میدان جہاد سرزمین عراق ہے۔ لہٰذا اس میدان کی جانب پورے اہتمام سے قوتوں کو مرکوز کرنے اور اس میدان کی نصرت کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ مدد ونصرت قرب وجوار کی

مسلم ریاستوں پر بالا ولی واجب ہے۔لہٰذا شام کی مبارک سرزمین کے لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنے اوپر اللہ کے فضل عظیم کا ادراک کریں اور اپنے مجاہد بھائیوں کی نصرت کے فریضے کو ادا کرنے کے لیے کمر بستہ ہو جائیں۔یہ فلسطین سے آنے والے میرے مہاجر بھائیوں کے لیے بھی ایک عظیم مہلت اور اہم ترین فریضہ ہے۔

بیت المقدس کے جہاد اور اُن کے مابین رکاوٹ بس اتنی سی ہے کہ وہ شرکیہ جمہوریت کے دھوکے میں غرق جماعتوں اور گروہوں کے افکار کو ترک کر دیں اور دجلہ وفرات کی سرزمین میں برسرِ پیکار مجاہدین کی صفوں میں شامل ہو کر اپنے مورچے سنبھال لیں۔امداد باہمی کے اس جذبے اور اللہ پر خالص توکل کی بدولت ہی نصرتِ الٰہی کا حصول ممکن ہے۔پھر اسی کے نتیجے میں اقصیٰ کی بابرکت سرزمین کی جانب پیش قدمی ہو گی اور خارج سے آنے والے مجاہدین اندر موجود مجاہدین کو مضبوط کریں گے۔چنانچہ وہ اللہ کے حکم سے ہمارے لیے حطین کی یاد دوبارہ سے تازہ کریں گے اور اس عظیم نصرت سے مسلمانوں کی آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہو گی۔

قتال اور اس کی ترغیب کے ذریعے ہی کفار کا زور ٹوٹے گا۔بے شک ہمارے اور جہاد فی سبیل اللہ کے درمیان وہ پابندیاں حائل ہیں جو صلیبی صیہونی اتحاد نے بڑی تعداد میں ہمارے ممالک کے حکام پر لگا رکھی ہیں اور یہ حکام انہی پالیسیوں کو جاری رکھتے ہوئے ہم پر اپنے علما اور میڈیا کے ذریعے پابندیاں لگاتے ہیں۔

اے امت مسلمہ! موت تک پہنچا دینے والا یہ محاصرہ ظلم کی انتہا اور بدترین فعل ہے اور ایسے کام کا ارتکاب اور اس میں شرکت وہی کر سکتا ہے جس کا دل پتھر کا ہو بلکہ اس سے بھی سخت۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایک عورت ایک بلّی کی وجہ سے جہنّم میں چلی گئی۔اس نے بلّی کو باندھ کر رکھا تھا، پھر نہ تو اسے کھانے کے لیے دیتی اور نہ ہی چھوڑتی کہ کیڑے مکوڑے کھا لے، یہاں تک کہ وہ بلی مر گئی''۔(متفق علیہ)

چنانچہ اگر ایک بلّی کا موت تک حصار یہ نتیجہ رکھتا ہے تو اے اللہ کے بندو! لاکھوں یتیم بچوں اور بیواؤں کے محاصرے کا کیا معاملہ ہو گا۔بے شک یہ بہت سنگین معاملہ اور جرمِ عظیم ہے جس کی تکالیف اور ہلاکتیں بیان سے باہر ہیں۔

اے امت مسلمہ! یہ قاتلانہ محاصرہ اسی وقت ممکن ہوا جب نابلس کانفرنس میں عرب حکام نے فلسطینی مجاہدوں کے خلاف صیہونی لابی اور امریکہ کی تائید کی۔اور کفار کی یہ مدد اسلام سے خارج کر دینے والے دس اہم نواقض اسلام میں سے ایک ہے اور اس مدد کی وجہ سے یہ لوگ گھناؤنے جرم میں برابر کے شریک ہیں۔چنانچہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ ان سے شدید ترین بغض رکھیں، ان کے خلاف بددعا کریں اور ان سے چھٹکارا حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔جو شخص استطاعت رکھتا ہو تو اس پر اعلانیہ طور پر ان سے اعلانِ برأت واجب ہے اور جو کمزور ہو تو وہ دل میں انہیں برا جانے۔

اس مصیبت کو مزید سنگین بنانے والے وہ لوگ ہیں جو خود کو علم اور دعوت سے منسوب کرتے ہیں۔وہ اپنے گمراہ کن افکار سے امت کی آزمائش میں دوہرے اضافے کا باعث ہیں اور جب بھی نمودار ہوتے ہیں تو انہی حکمرانوں کی مدح کرتے دکھائی دیتے ہیں۔یہ نام نہاد علما اس محاصرے کے خاتمے کے حوالے سے امت کی امیدیں انہی حکام سے باندھتے ہیں حالانکہ یہ خوب جانتے ہیں کہ یہ حکام خود اس حصار کے جرم میں پوری طرح شریک ہیں۔

مصیبت کے وقت درازیٔ عمر کا طالب ایسا ہے
گویا وہ گرمی کی تپش میں آگ سے پناہ کا طالب ہو

اے اللہ کے بندو! ہمارے سامنے تین گروہ ہیں۔ایک گروہ مجاہدین اور ان کے مددگاروں کا، دوسرا بغیر عذر کے جہاد فی سبیل اللہ کے ذریعے فلسطینیوں کی نصرت سے پیچھے بیٹھ رہنے والوں کا اور آخری گروہ صلیبی صیہونی اتحاد اور ان کے مددگاروں کا' جن میں یہ حکامِ وقت اور علمائے سوء پیش پیش ہیں۔چنانچہ خوش قسمت ہے وہ جو پہلے گروہ میں ہو، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس خوش نصیب گروہ میں شامل فرمائے۔اور محروم ہے وہ جو دوسرے گروہ میں ہے، جو دین کی نصرت سے پیچھے رہنے والے ہیں۔اور بدبخت ہے وہ جو تیسرے گروہ میں ہو، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی پناہ میں رکھے۔آمین

آخر میں مَیں یہ کہنا چاہوں گا کہ غلامانہ سوچ رکھنے والے ان حکمرانوں کے مذاکرات اور کانفرنسوں اور بیٹھ رہنے والے ان داعی حضرات کے مظاہروں اور انتخابات سے، ہم کبھی بھی فلسطین حاصل نہ کر سکیں گے۔یہ دونوں گروہ امت کے مصائب کا اصل باعث ہیں۔فلسطین ہمیں اللہ کے حکم سے صرف اسی وقت حاصل ہو گا جب ہم اس خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر اپنے دین کو مضبوطی سے تھام لیں گے اور اپنا جان و مال اس پر فدا کر دینے کے لیے تیار ہو جائیں گے۔

اے غفلت کی نیند سونے والے! ہوشیار ہو!
کتنا قبیح ہے آج تیرا یوں بیٹھ رہنا
انسان کی زندگی کا کیا حاصل اگر وہ غلام ہو؟
اور اس کی سرزمین پر سرکش و باغی کا راج ہو
میری سرزمین میں ہر طرف کفار کے اڈے ہی اڈے ہیں
اور ہر بدمعاش جو چاہتا ہے کرتا پھرتا ہے
جس روز سے تم نے جہاد کے بدلے بیٹھ رہنا پسند کیا
تب سے تمہارے سردار بھی ذلیل ہوئے اور عوام بھی
اس حال میں تو موت بھی باعث راحت ہے

اگر ہماری زمینوں پر یہود اور کفار گھس آئیں
بیت المقدس اور اس کے گردونواح کی حرمت پامال ہو رہی ہو
اے میری قوم! کہاں ہیں تمہارے وعدے اور ارادے؟
اِدھر تو یتیم بچے بھوک سے تڑپ رہے ہیں
جبکہ اُدھر ریالوں کے انبار لگے پڑے ہیں
سچ ہے کہ اس قید میں ہم تنگ ہیں لیکن
کیا اس حال میں بھی اللہ کے شیر سوئے ہوئے پڑے ہیں؟
اٹھو اے میری امت کے نوجوانو! آگے بڑھو
حق کی نصرت کرو اور خون کے نذرانے پیش کرو
ہر قربانی، بشرطیکہ عقیدہ مضبوط ہو
جان کی قربانی کے سامنے معمولی قربانی ہے
اپنے دین کے لیے ہی میں زندہ رہوں گا اور جان کھپاؤں گا
اور اسی کی بقا کے لیے اپنا خون جلاؤں گا
پس اسلام کے بغیر تو ذلت ہی ذلت ہے
اور سربلندی تو تبھی ملے گی جب یہ غالب ہوگا

اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔

اے اللہ! ہمیں کشادگی عطا فرما اور فلسطین اور تمام مسلمان علاقوں میں جو بھی محاصروں میں ہیں ان کے حصار کھول دے۔ اے اللہ! فلسطین، عراق، افغانستان، مغرب اسلامی، جزیرۃ العرب، صومالیہ، چیچنیا اور تمام دنیا میں مجاہدین کی مدد فرما۔

اے اللہ! تو ہمارے دشمن ان یہود و نصاریٰ اور ان کے مددگاروں کو اپنی پکڑ میں لے لے۔ اے اللہ! عرب و عجم کے تمام طاغوتوں اور ان کے مددگاروں پر اپنی گرفت فرما، بے شک وہ تجھے ہرا نہیں سکتے۔

اے اللہ! اے ذوالجلال والاکرام! اے ذوالجلال والاکرام! ہمارے لیے تیرے سوا کوئی قوت و طاقت نہیں۔ تو ہمارے ضعیفوں پر رحم فرما اور ہماری طاقت میں اضافہ فرما۔ ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور ہمارے نشانوں کو درست فرما دے۔ ہماری صفوں میں اتحاد پیدا فرما اور کافر قوم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما، تو ہی ہمارے لیے کافی ہے اور تو بہترین کارساز ہے۔

اور ہماری آخری بات یہی ہے کہ تمام تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: جمہوریت ایک دینِ جدید

عصرِ حاضر کی عظیم ترین مصیبت اور دینِ اسلام کو درپیش بڑی آزمائش مغرب کا یہ کفریہ نظام ہے جسے جمہوریت کہا جاتا ہے۔ اس کی پیدائش سرتاپا کفر میں غرق مغرب میں ہوئی، اس کی پرورش مغرب کے حیا سے عاری ماحول نے کی......اور فسق و فجور میں ڈوبی اس دنیا میں ہی یہ نظام اوجِ کمال تک پہنچا۔ اور آج یہ نظام مسلمانوں کی غفلت، ان کی حکومت کے ارتداد اور ان کے معاشروں کی کمزوری کے باعث مسلمان معاشروں میں پھیل چکا ہے۔ اس کے پھیلاؤ میں علما کی خاموشی اور عوام کی جہالت نے بھی گہرا حصّہ ڈالا ہے۔ الا من رحم الله۔

معاشرے میں صالح قوتوں کے فقدان کی وجہ سے جمہوریت کو مسلم علاقوں میں اپنے جھنڈے گاڑنے اور زہریلے عقائد پھیلانے کا موقع ملا۔ ہمارے ہاں دو قسم کے لوگوں نے اس کے لیے اپنا دامن پھیلا دیا اور بسروچشم اسے قبول کیا۔ ایک تو بیوقوف اور نادان لوگ جو اس کفریہ نظام کے خوش نما دعوؤں سے دھوکے کا شکار ہو گئے اور دوسری قسم دھوکے باز مفسدین کی ہے جنھوں نے جان بوجھ کر اپنی قوم کو ہلاکت کی راہ پر ڈال کر ان کو جاں کنی کی حالت تک پہنچا دیا۔ لہٰذا شوریٰ کے نام پر کفر اکبر نے رواج پکڑا، آزادی کے نعروں میں فحاشی پروان چڑھی، آزادیٔ اعتقاد کے بھیس میں الحاد و زندقہ نے جڑ پکڑی، حریتِ فکر کے نام پر جاہلوں میں دین پر طعن و تشنیع کی جرأت پیدا ہوئی اور آرا کے تنوع و تعدّد کی دلیل پر یہ امت مختلف گروہوں میں بٹ گئی۔ اور ان تمام قباحتوں کے باوجود اس دینِ جدید کی حمایت میں منبر و محراب تک سے آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ ہر قسم کے پڑھے، سنے اور دیکھے جانے والے وسائلِ نشر و توزیع لوگوں کو اس دینِ جدید کو قبول کرنے کی دعوت دے رہے ہیں اور فوجوں کی فوجیں اس دین کی حمایت اور تنفیذ کی خاطر جمع کی جا رہی ہیں۔

اللہ کی قسم! یہی دینِ جمہوریت عصرِ حاضر کا سب سے بڑا بت اور فتنہ ہے جس کی آگ نے اسلام کے روشن چہرے کو گہنا دیا ہے اور اس شفاف چشمۂ ہدایت کو گدلا دیا ہے اور اگر فساد فی الارض سے روکنے والے کچھ بچے کھچے اہلِ علم و ایمان نہ ہوتے، تو اس دینِ متین کو اس کے نام لیواؤں ہی کے ہاتھوں اکھیڑا جا چکا ہوتا اور اس عظیم محل کی بنیادیں تعمیر کرنے والی کدالوں ہی سے اسے زمین بوس کر دیا جاتا۔ لیکن اللہ ربّ العزّت کا ارادہ یہی ٹھہرا کہ اپنے دین کی حفاظت کرے اور اپنی شریعت کو باقی رکھے اور اس مقصد کے لیے اپنے کچھ ایسے بندوں کو کھڑا کرے جو اپنی زبان اور تلوار سے اس دین کے دفاع کا فریضہ سرانجام دیتے رہیں اور نبی صلی اللہ علیہ و سلم کے اس فرمان کا مصداق بنیں

''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گا، انہیں بے یار و مددگار چھوڑنے والے اور ان کی مخالفت کرنے والے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ اللہ کا امر (قیامت) آ جائے گا جبکہ وہ لوگوں پر غالب ہوں گے''۔

باقی رہی یہ بحث کہ جمہوریت آخر ہے کیا چیز جسے مغربی سیاستدان ہم پر لاگو کرنا چاہتے ہیں، سیکولر طبقے اس کے فروغ کے لیے تڑپے جا رہے ہیں اور جاہل مسلمان بھی اس کے پیچھے سرپٹ بھاگے جا رہے ہیں۔ بلکہ ان میں بہت سے مدعیانِ علم تو اس اجنبی اور متعفن نظام کو اسلامائز کر کے اسے شرعی سہارا دینا چاہتے ہیں۔ اس کج فہمی کی وجہ سے، کہ اسلام اور جمہوریت ایک ہی حقیقت کی مختلف تعبیریں ہیں ہمیں کئی عجیب کلمات سننے کو ملتے ہیں۔ جیسے جمہوری اسلام...... یا اسلامی جمہوریت، یہ اور ایسی ہی دیگر عبارات جو جہلِ مرکب کی پیداوار ہیں اگرچہ کہ ان کے قائلین اعلیٰ فہم و فراست کے دعوے دار ہی کیوں نہ ہوں۔ (جاری ہے)

☆☆☆☆☆

بیت المقدس ہرگز پنجۂ یہود میں نہیں رہے گا!!!

شیخ ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ

شروع اللہ کے نام سے اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہی ہیں۔ اور درود وسلام ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اے میرے دنیا بھر کے مسلمان بھائیو۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امابعد۔

آج میں ان خطرناک واقعات، تہوید فلسطین اور انہدام اقصیٰ کے بارے میں آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں، جس کے ہم سب ذمہ دار ہیں۔ اور عرب ممالک کی حکومتوں کے اس بارے میں گھناؤنے کردار سے آپ کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن اس سے پہلے کہ ہم اس غم ناک اور افسوس ناک معاملے پر بات کریں، میں چاہتا ہوں کہ امت کو ایک عظیم خوشخبری سنائی جائے، جو مسلمانوں کے دلوں کو خوش کر دے، ان کی ہمتیں بڑھائے، خوف کو دور کرے، ان کے حوصلے بلند کرے اور جہاد کی سختی، خدمت، جاں توڑ محنت اور اس عظیم معرکے کی تیاری میں ان کی مدد کرے جو اللہ کے حکم سے عنقریب بیت المقدس اور اس کے اطراف میں برپا ہونے والا ہے۔ پس میں جلدی سے امت مسلمہ مجاہدہ صابرہ کو یہ خوشخبری سنانا چاہتا ہوں کہ قلعۂ اسلام خراسان میں اللہ کی قوت اور نصرت سے فتح بالکل قریب ہے۔

جہاد وقتال کی سرزمین افغانستان میں اسلام کے بیٹوں نے صلیبیوں، ان کے بدمعاش حلیفوں، ساتھیوں اور ان کے پیرو مرتدین ومنافقین کو نیچا دکھایا ہے۔ جس طرح عالمی صلیبیوں نے میڈیا پر مرجا کی کارروائی سے قبل زبردست پراپیگنڈہ کیا پوری دنیا اس پر گواہ ہے۔ مرجا ہلمند میں ایک چھوٹی سی بستی ہے، لیکن اس طرح کی متعدد خبریں آتی رہیں کہ اوباما مرجا آپریشن کی لحہ بہ لحہ خبر رکھے ہوئے ہے اور نشریاتی ادارے مرجا کی لڑائی اور صلیبی قوت کے بارے میں بڑھ چڑھ کر خبریں دے رہے تھے۔ پھر خبروں کا سلسلہ کم ہونا شروع ہو گیا اور وہ مرجا کے سخت اور غیر ہموار ہونے کی باتیں کرنے لگے اور پھر خاموشی چھا گئی۔

مرجا کی کارروائی سے کچھ عرصہ قبل صلیبیوں نے ملا برادر فک اللہ اسرہ کی گرفتاری پر واویلا مچایا اور 'اندر کی باتوں' کے علم کا زعم رکھنے والے لوگ میدان میں آئے تاکہ ملا برادر فک اللہ اسرہ کی گرفتاری سے امت اسلام کے دلوں میں یہ بات ڈال سکیں کہ یہ گرفتاری امارت اسلامیہ کے مجاہدین کی قوت کو کمزور کر دے گی۔ لیکن ملا برادر فک اللہ اسرہ کی گرفتاری سے مرجا میں جاری جہاد پر کوئی اثر نہیں پڑا، بلکہ مجاہدین نے کابل کے عین وسط میں وزارت داخلہ کے قریب واقع ہوٹل پر دلیرانہ فدائی حملہ کر کے صلیبیوں کو کاری ضرب لگائی۔ پھر صلیبیوں نے اپنی شکست کو چھپانے کی کوشش کی تو مجاہدین نے قندھار کے مرکز میں اقوام متحدہ کے دفتر، گورنر ہاؤس اور قندھار جیل پر سلسلہ وار شہیدی حملے کیے اور دشمن کو بھرپور نقصان پہنچایا۔ دو دن کی اس لگاتار لڑائی میں اللہ تعالیٰ نے صلیبیوں کو حواس باختہ کر دیا اور مجاہدین کے ہاتھوں ایسی ذلت اٹھانا پڑی، جس کے وہ حق دار ہیں۔

اس سب کے باوجود عرب اور دوسرے ممالک کے نشریاتی ادارے افغانستان میں مجاہدین کی کثیر، متعدد اور متنوع کارروائیوں کے بارے میں خبریں نشر کرنے میں بخل سے کام لیتے ہیں اور اس کے بالمقابل کفار کی کارروائیوں کو بڑھا چڑھا کر بیان کیا جاتا ہے لیکن حق تو اللہ کی قوت اور قدرت سے سورج کی طرح واضح ہے جسے تدبیر چھپا سکتی ہے نہ دھوکہ مسخ کر سکتا ہے۔ مسلمان ممالک کی خائن حکومتیں (بالخصوص پاکستان، افغانستان، مصر، اردن اور ترکی) یہ ظالم اور کرپٹ حکومتیں یہ گمان رکھتی ہیں کہ وہ اسلام کا راستہ اپنے ظلم اور الزام تراشی سے روک لیں گی، جو مجاہدین کے خلاف جنگ میں تعاون کے لیے دباؤ ڈالتی ہیں اور وہ ذرائع ابلاغ جو مجاہدین پر طنز وتشنیع کرتے ہیں اور طرح طرح کے الزامات لگاتے ہیں اور ان تمام جاسوسی اور نشریاتی اداروں کے بارے میں جن کی بنیاد پر یہ حکومتیں کھڑی ہیں۔ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ان سب کو وہ بدلہ دے جس کے یہ مستحق ہیں۔ ہمارے بطل شہید ابو دجانہ خراسانیؒ نے ان کو خوب دہشت زدہ کیا اور زبردست نقصان پہنچایا، اللہ سبحانہ تعالیٰ ان کو مسلمانوں اور اسلام کے ساتھ اس احسان کا بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ فَسَيُنفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَO لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ (الانفال:۳۶-۳۷)

''بلاشبہ یہ کافر لوگ اپنے اموال اس لیے خرچ کر رہے ہیں کہ لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکیں، سو یہ لوگ تو اپنے اموال خرچ کرتے رہیں گے، پھر وہ مال ان کے حق میں باعث حسرت ہو جائیں گے، پھر یہ مغلوب ہو جائیں گے اور کافر لوگوں کو دوزخ کی طرف جمع کیا جائے گا تاکہ اللہ ناپاک کو پاک سے الگ اور ممیّز کر دے''۔

ایک اور جگہ اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں:

قُل لِّلَّذِينَ كَفَرُوا إِن يَنتَهُوا يُغْفَرْ لَهُم مَّا قَدْ سَلَفَ وَإِن يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْأَوَّلِينَ (الانفال:۳۸)

''اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ان کافروں سے کہہ دیجیے! اگر یہ (اب بھی) باز آ جائیں تو ان کے وہ (جرائم) جو پہلے سرزد ہو چکے ہیں معاف کر دیے جائیں گے۔ لیکن اگر یہ دوبارہ وہی کچھ کریں گے تو بے شک ہمارا قانون پہلے لوگوں پر نافذ ہو چکا ہے''۔

پس تمام تر خوشخبریاں اور بشارتیں امت اسلام کے لیے ہیں، جو توحید کی حامل ہے، جو شہدا کی وارث ہے، جو جہادی امت ہے اور جو آج عالمی صلیبیوں کے مقابل کھڑی ہے۔ اور مبارک باد تو دراصل معزز ومکرم، محبوب وغیور افغان قوم کے لیے ہے جس نے بڑے

بڑے بادشاہوں اور شہنشاہوں کو بتایا کہ مدد تو صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے اور مومنوں کی عزت ونصرت اُن کے رب پر توکل اور اُسی پر بھروسے کے نتیجے میں ہے۔

اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاء الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفاً(النساء:۷۶)

''وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں، اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور وہ جنہوں نے کفر کیا ہے وہ طاغوت کی راہ میں لڑتے ہی۔ پس شیطان کے دوستوں سے لڑو۔ بے شک شیطان کی چال نہایت کمزور ہے''۔

اور اللہ عزوجل فرماتے ہیں

وَإِن نَّكَثُوا أَيْمَانَهُم مِّن بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لاَ أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنتَهُونَO أَلاَ تُقَاتِلُونَ قَوْماً نَّكَثُوا أَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ وَهُم بَدَؤُوكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ أَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَوْهُ إِن كُنتُم مُّؤُمِنِينَO قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَO وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ وَيَتُوبُ اللّهُ عَلَى مَن يَشَاءُ وَاللّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌO (التوبة:۱۵۔۱۲)

''اگر یہ لوگ عہد و پیمان کے بعد بھی اپنی قسمیں توڑ دیں اور تمہارے دین میں طعنہ زنی کریں تو تم بھی ان سرداران کفر سے لڑو۔ ان کی قسمیں کوئی چیز نہیں ہیں۔ ممکن ہے اس طرح وہ باز آجائیں۔ تم ان لوگوں سے قتال کیوں نہیں کرتے انہوں نے اپنی قسموں کو توڑ دیا اور پیغمبر کو جلا وطن کرنے کی فکر کی اور خود ہی اول بار تم سے چھیڑ خانی کی۔ کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ اللہ اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ تم اُس سے ڈرو بشرطیکہ تم ایمان والے ہو۔ تم ان سے جنگ کرو، اللہ تعالیٰ انہیں تمہارے ہاتھوں عذاب دے گا، انہیں ذلیل ورسوا کرے گا، تمہیں ان کے مقابل مدد دے گا اور مسلمانوں کے کلیجے ٹھنڈے کرے گا اور ان کے دل کا غم وغصہ دور کرے گا اور وہ جس کی طرف چاہتا ہے رحمت سے توجہ فرماتا ہے۔ اللہ جانتا بوجھتا اور حکمت والا ہے۔

اور مبارک باد کے لائق تو درحقیقت اولوالعزم اور ثابت قدم رہنے والے امیر المومنین ملا محمد عمر حفظہ اللہ ہیں۔ اے امیر المومنین! آپ کو مبارک ہو۔ فتح تو قریب ہے اور آپ اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر بھی مبارک باد کے مستحق ہیں کہ کفر اور ظلم میں حد سے گزر جانے والوں کے مقابل آپ اللہ کی توفیق سے حق پر ثابت قدم رہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں'' تم نہ سستی کرو اور نہ غمگین ہو، تم ہی غالب رہو گے، اگر تم مومن ہو''۔

''بے شک تمام تر عزت اللہ تعالیٰ، اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کے لیے ہے لیکن منافقین کچھ علم نہیں رکھتے''۔

اے امیر المومنین! آج کے دن ہم آپ کی بیعت کی تجدید کرتے ہیں کیونکہ

آپ نے ہمیں بتایا اور سچ بتایا!

آپ نے ہم سے وعدہ کیا اور پورا کیا!

آپ نے ہمیں ٹھکانہ دیا اور ہماری حفاظت کی!

کفار نے آپ کو دھمکایا لیکن آپ دستبردار نہیں ہوئے!

اُنہوں نے آپ کو خوفزدہ کیا لیکن آپ نرم نہیں پڑے!

ہم آپ سے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کے عہد پر تجدیدِ بیعت کرتے ہیں۔ اور اگر زندگی رہی تو جلد ہی ہم آپ سے قندھار میں ایک مرتبہ پھر بیعت کریں گے۔ ان شاء اللہ۔ ہم آپ کے حق پر جمنے، وفا اور آزمائش میں استقامت پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو، مسلمانوں کو اور تمام دنیا کو گواہ بناتے ہیں۔ اور اگر اللہ نے ایسا مقدر نہ کیا (یعنی ہم آپ کی قندھار میں دوبارہ بیعت نہ کر سکے) تو میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہمیں اور آپ کو جنت الفردوس میں بڑے ذی اقتدار بادشاہ کے قریب، سچّی عزت کی جگہ میں ملائے۔ آمین

حقیر اوباما کابل آتا ہے اور معاہدہ کرتا ہے کہ طالبان حکومت کے لیے واپس نہیں آئیں گے۔

اے ذلیل وحقیر! کیا تو یہ استطاعت رکھتا ہے کہ تو خود کو صحیح سلامت امریکہ واپس لے جائے گا؟ اے پرغرور لوگو! اے ظلم کی تدبیر کرنے والو! اے مجرمو! ہم جلد ہی اللہ کی مدد اور قوت سے دیکھیں گے کہ کون کابل میں واپس آتا ہے؟ اور کون اس میں ڈرتا ہوا، خوف کے عالم میں مہلت مانگتا ہوا نکلتا ہے!!

اے اوباما! چاہے تو اعتراف کرے یا نہ کرے، تجھے مجاہدین نے عراق اور افغانستان میں نیچا دکھایا ہے اور وہ جلد فلسطین، صومالیہ اور مغرب اسلامی میں تیری جمع کی ہوئی افواج کو ہزیمت کا مزا چکھائیں گے۔ تم صرف عسکری اور اقتصادی طور پر پسپا نہیں ہوئے بلکہ اس سے زیادہ اہم یہ ہے کہ تم نے اخلاقی طور پر شکست کھائی ہے۔

اے امت مسلمہ! آج امارت اسلامیہ، اس کے مجاہدین اور اس کے امیر ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ صلیبیوں، یہودیوں، ان کے کاسہ لیسوں اور منافقوں کی صف کے مقابل صفِ اول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے کھڑے ہیں۔

اے امت مسلمہ! آپ فکر اور تردد نہ کریں اور نہ ہی مجاہدین سے دوری اختیار کریں۔ آج امارت اسلامیہ کمزور فقہا، درباری ملاؤں، لاچار داعیوں کے خوف اور کمزوری پر مبنی موقف اور خدشات کو رفع کرتی ہوئی، اُن کے تار و پود بکھیرتی ہوئی' آپ کے سامنے قربانی اور بخشش کا عملی، میدانی اور حقیقی نمونہ عمل پیش کر رہی ہے۔

پس اے امت اسلام! آپ مضبوطی سے کھڑے ہو جائیے، مجاہدین آپ کے لیے ایک پاکیزہ جدوجہد سے بھرپور اور باسعادت نمونہ عمل ہیں۔

اے امت مسلمہ! راہِ جہاد سے پیچھے بیٹھ رہنے والوں کی بات پر ہرگز کان نہ

دھرنا' جوتمہیں بھی اس راستے سے دور رہنے اور پیچھے بیٹھ رہنے کا درس دیتے ہیں۔ جولا چاری کا، ڈرنے کا اور بزدلی کا فتویٰ صادر کرتے ہیں۔اور ان علمائے سوء کی بات ہرگز مت سننا جنہوں نے صلیبیوں کے لیے جائز قرار دے دیا ہے کہ وہ جس کے ساتھ چاہیں لڑائی کریں، مسلمانوں کو قتل کریں، ان کے شہروں کو برباد کریں، ان کی آبروئیں پامال کریں، ان کی بستیاں اور گھر جلائیں، ان کی عورتوں اور بچوں کو قتل کریں اور مجاہدین پر تنگی کریں اور ان کو کفریہ صلیبی عدالتوں میں دھکیل لے جائیں۔ یہ سب اُنہوں نے اس لیے جائز قرار دیا ہے کہ ان کے وظیفے بند ہو جائیں گے، ان کے صلیبی سردار ان سے ناراض ہو جائیں گے، ان کا مستقبل تباہ ہو جائے گا، ان کی ترقیوں، ان کی تنخواہوں اور ان کے منصبوں پر زد پڑے گی۔صرف اس حقیر دنیا کے ناکارہ مال کے لیے ان علمائے سوء نے مسلمانوں سے جنگ کرنے، ان کے قتل اور ان کی گرفتاری کے جواز کا فتویٰ دیا۔

اے علمائے سوء! اے ہتھیار ڈال دینے والے علما کے گروہ! اے مسلمانوں کے مقابلے میں صلیبیوں کی مدد کرنے والو! اے کمزوروں کے مقابلے میں متکبروں کو حوصلہ دینے والو! اور اے مسلمانوں کے خون، ان کی عزتوں اور ان کے شہروں کو (کفار کے لیے) جائز قرار دینے والو! اے قصاب کی چھُری کا نظارہ کرنے والو! اب تم کہاں ہو؟

یہ ہیں عزت، جہاد اور اسلام کی سرزمین' خراسان میں موجود وہ مجاہدین' جو تمہیں عقیدہ توحید، توکل علی اللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کا درس دے رہے ہیں۔ اے ڈگریوں والو! اے اونچے اسٹیٹس (درجے) والو! اے اونچے منصب والو! اے منبر والو! اے اونچی مسندوں والو! کیا تم نے ان فاقہ مست مجاہدین سے کچھ سبق حاصل کیا؟

اللہ تعالیٰ نے مجاہدین اور امارت اسلامیہ کو بڑے انعام سے نوازا ہے اور تمہاری شکست در شکست، تمہاری ذلت اور تمہارے ٹوٹ پھوٹ جانے کے ذریعے تمہارے فتووں کو جھوٹا ثابت کیا ہے۔ امارت اسلامیہ جہاد کا علم بلند کرتی ہوئی، خون سے جہاد کے چمن کو سینچتی ہوئی، امیر المومنین ملا محمد عمر حفظہ اللہ کی قیادت میں آگے بڑھ رہی ہے۔ اس نے دنیا کو اسلام کی عزت، جہاد کی سربلندی، ایمان کی آبیاری، توکل علی اللہ کی صداقت اور اپنے تمام معاملات کو اُسی ایک رب کے سپرد کرنے کا درس دیا ہے۔

اے جہاد دشمنو! وہ تم ہی تھے جنہوں نے اپنے اسلام کو حقیر رقم میں بیچ ڈالا اور اس بات پر راضی ہو گئے کہ صلیبی افغانستان میں داخل ہو جائیں اور مجاہدین کو گرفتار کر کے بدترین تعذیب کا نشانہ بنائیں۔

اس وقت امیر المومنین تمام دنیائے کفر کے سامنے' مومنانہ شان، مجاہدانہ سچّائی اور متوکل مجاہد فی سبیل اللہ کے طور پر کھڑے تھے اور وہ کہتے تھے ''اللہ نے ہمارے ساتھ مدد کا وعدہ کیا ہے اور بش کے ساتھ ہزیمت و رسوائی کا۔لہٰذا ہم جلد ہی دیکھ لیں گے کہ اُس کے دونوں وعدے سچّے ہیں''۔

پس کیا تم نے ماضی سے کچھ سبق حاصل کیا؟ اسلام کی تڑپ اور امت کا درد اپنے سینوں میں رکھنے والوں نے تمہارے فتووں کا انکار کیا۔ اِنہی عظیم افراد میں سے ایک مجاہد نضال حسن ملک ہیں (اللہ اُنہیں کفار کی قید سے جلد از جلد رہائی عطا فرمائے آمین)۔

کیا اب بھی تم اپنی سابقہ روش پر نظر ثانی نہیں کرو گے؟

کیا اب بھی توبہ کی طرف مائل نہیں ہو گے؟

کیا تم اُسی شدت کے ساتھ حق کی طرف پلٹنے کا حوصلہ اپنے اندر پاتے ہو' جس شدت کے ساتھ تم نے حرص وہوس کے سیلاب میں بہہ کر صلیبی جنگ کی چاپلوسی کی تھی؟

اس مبارک باد کے بعد اے امت مسلمہ! میں آپ کے سامنے سانحہ القدس (مقبوضہ) کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں۔ ہمیں حقیقت کا سامنا جرأت کے ساتھ کرنا چاہیے اور اس سے فرار حاصل نہیں کرنا چاہیے۔ ہم کسی اور کا کیا گلہ کریں سچ تو یہ ہے کہ القدس کے ضیاع کے اسباب میں اہم ترین سبب ہم خود ہیں۔

اپنے پیچھے ہٹ جانے، ایک دوسرے کو چھوڑ دینے، دنیا کی حرص، اپنی جانوں کو اس ذمہ داری سے بری کر لینے اور امریکہ، یہود اور اپنے دلال حکمرانوں پر سارا الزام ڈال دینے کی وجہ سے ہم اس سانحے کا اہم ترین سبب ہیں۔ ہم ہی اہم ترین سبب ہیں کہ ہم نے القدس کے ساتھ دھوکہ کیا، ہم نے وہ فرض چھوڑ دیا جو ہمارے اوپر امریکیوں اور یہود کے ساتھ برتاؤ میں بنتا تھا اور اپنے حکمرانوں کے سامنے جھک گئے اور ان کے خلاف جہاد کو پس پشت ڈال دیا۔

ہمارے اندر رچ بس جانے والی غلامانہ ذہنیت اور نسل در نسل اس کی منتقلی کی وجہ سے ہمارے اندر ان لوگوں کی کثرت ہو گئی ہے جو کفار کی قدم بوسی اور اُن سے مفاہمت کے منہج کی پیروی کرتے ہیں۔ درحقیقت وہ اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں کیونکہ انہوں نے اپنی خواہشات کی پیروی کی ہے۔ حتّٰی کہ آج امت میں ایسے لوگ بھی پیدا ہو گئے ہیں جو کہتے ہیں امریکہ کے خلاف جہاد فساد ہے اور امریکہ پر ضرب لگانا غیر اسلامی عمل ہے۔ جبکہ تمام اسلامی ممالک امریکی حصار میں ہیں۔ اور گویا ۱۱ ستمبر سے پہلے مصر، اردن اور جزیرہ میں امریکہ کے اڈے تھے ہی نہیں اور کیا ہم نہیں جانتے کہ اسرائیل امریکہ سے باہر امریکہ کی سب سے بڑی چھاؤنی ہے۔

ہم سب سے بڑا سبب ہیں القدس کے چھننے کا! اس غلامانہ ذہنیت کے باعث جو ہم میں سرایت کر گئی ہے۔ جس کی وجہ سے ہم میں سے بعض کہتے ہیں کہ ان سے لڑائی ممنوع یا حرام ہے یا یہ کہ ہمیں غیر صیہونی یہودیوں سے مفاہمت اور مسالمت کے ساتھ بات چیت کرنی چاہیے۔ ان کا قول ان کے دل کے مرض کو ظاہر کرتا ہے جب وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ان کے ساتھ ایسی حکمت عملی اپنانی چاہیے جس سے ہماری معیشت، منصب اور تعلقات متاثر نہ ہوں۔ ایسے ہی لوگ وہ دنیا کے مفادات کے غلام ہیں۔

ہم سب سے بڑا سبب ہیں کہ ہم اپنے دلوں کا غضب طویل مظاہروں میں زائل کر دیتے ہیں اور پھر اسی سکون اور ذلت کی روش کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔

ہم سب سے بڑا سبب ہیں فلسطین کے چھننے کا! کیونکہ ہم ہی ہیں جو عرب صہیونی حکمرانوں کے ساتھ مل بیٹھنے کا مطالبہ کرتے ہیں اور انہیں بھائی، دوست، رئیس اور اس طرح

کے جھوٹے القابات سے پکارتے ہیں۔ بے شک یہ عرب صہیونی جو یہودیوں کے ساتھ رہتے ہیں، مسکراہٹوں کے تبادلے، ملاقاتیں کرتے اور کھاتے پیتے ہیں اور جن کی چھریاں ہماری پیٹھوں میں روز بروز گہری پیوست ہوتی چلی جاتی ہیں۔ بے شک یہ عرب صیہونی، یہودی صہیونیوں سے بدتر ہیں اور بے شک یہ ان سے زیادہ خطرناک ہیں۔

اور کون ہے جس نے اپنے تمام جاسوسوں کو موساد اور امریکی ایجنسیوں کے لیے وقف کردیا ہے؟ کیا وہ خائن صیہونی عربی عبداللہ حسین نہیں جسے شہید بطل (ہم ان کے بارے میں ایسا ہی گمان رکھتے ہیں) ابودجانہ خراسانی رحمۃ اللہ علیہ نے دہشت زدہ کرکے رکھ دیا ہے۔ اور وہ کون ہے جو مجاہدین اور ان کے عیال کے قتل میں موساد کی مدد کرتا ہے؟ کیا وہ صیہونی عربی محمود عباس نہیں؟ اور کون ہے جس نے یہودیوں، نصرانیوں اور رافضیوں کے ساتھ مل کر مکالمہ بین المذاہب کا انعقاد کروایا؟ کیا وہ صیہونی عربی عبداللہ ابن عبدالعزیز نہیں؟ اور وہ سب کون ہیں جو پورے کا پورا فلسطین یہودیوں کو دینے پر راضی ہوگئے اور یہ فیصلہ کیا کہ پناہ گزینوں کی واپسی یہودیوں کے ساتھ مفاہمت کے بغیر نہیں ہوسکتی اور جو پہلے ہی یہودیوں کی اس معاملے میں عدم مفاہمت سے واقف تھے؟ کیا وہ صیہونی عربی حکمران ٹولہ نہیں؟

تمام کے تمام صیہونی عربی ایک صف میں اکٹھے ہوگئے اور وہ کس لیے اکٹھے ہوئے ہیں......؟ اس لیے کہ اس مسئلے کے بہترین حل کے لیے کوشش کریں یا یہ کہ جسے وہ بہترین امن اسٹراٹیجی کا نام دیتے ہیں، جو کہ درحقیقت ذلت آمیز اسٹراٹیجی ہے۔ گویا انہوں نے بزبان حال اسرائیل اور عالمی صلیبیوں کو یہ پیغام دیا کہ ہم نے مان لیا اور سرِ تسلیم خم کرلیا اور ہتھیار پھینک دیے بس ہم تمہارے ساتھ ہیں اور فلسطین کے ساتھ جو چاہو کرو۔ اور اسی لیے وہ نکلے کہ فلسطین کا مسئلہ سلامتی کونسل تک پہنچائیں۔

یہ کیسا خوف ہے؟

ان خائن حکمرانوں نے امت کو ڈرایا اور اسے خوفزدہ کیا اور اس کی ہمت کو متزلزل کیا۔ انہوں نے اپنے فیصلوں میں اسرائیل کے ساتھ بلاواسطہ بات چیت پر کوئی اعتراض تک نہیں کیا۔ اور ان میں سے کوئی صیہونی عربی یہ امید لگائے بیٹھا ہے کہ اس کو اقتدار دوبارہ حاصل ہوگا۔ اور اسی لیے وہ اپنی کوشش اور جدوجہد سے مجاہدین کو اسرائیل کے سامنے ہتھیار ڈالنے کے لیے تعاون کرتا ہے۔ اور وہ اس کوشش میں ہے کہ فلسطین بیداری کی تحریک کو جھکا دے۔ یہ وہ تحریک ہے جس نے اسے اور اس کے دیگر صیہونی یہودی بھائیوں اور مغرب میں بیٹھے ان کے آقاؤں کو دوسری مرتبہ خوفزدہ کردیا ہے اور ان کے تمام اندازے الٹ کر رکھ دیے ہیں اور حسابات تلپٹ کردیے ہیں۔ اور وہ بین الاقوامی برادری کے سامنے مطالبے پر نکلے ہیں کہ غزہ سے حصار اٹھالیا جائے...... یہ کس قدر مضحکہ خیز بات ہے؟

غزہ کا محاصرہ کرنے والا صیہونی عربی سردار حسنی مبارک ہی تو ہے...... انہوں نے یہ سمجھا کہ فلسطین میں بسنے والوں کے لیے انہوں نے نصف کروڑ ڈالر کی رقم جمع کرلی ہے اور پتہ نہیں کہ وہ اس رقم کی ادائیگی فلسطینیوں کو کریں گے بھی یا نہیں؟ اور جب وہ اس کی ادائیگی کریں گے تو اس میں وہ رقم بھی شامل کریں گے جو فلسطین کی تعمیر کے لیے انہوں نے جمع کی ہے اور ابھی تک وہ رقم نہیں پہنچی۔ انہوں نے نصف کروڑ ڈالر جمع کیے ہیں جبکہ اسرائیل اب تک فلسطین پر یہودی قبضے کے لیے سترہ کروڑ ڈالر خرچ کرچکا ہے۔

انہوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ اس سال کے آخر میں ایک اور اجلاس منعقد کریں تاکہ فلسطین پر یہودی قبضے کو روکنے کا کوئی حل نکالا جائے۔ اتنی تاخیر کے بعد اجلاس منعقد کرنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو کسی بھی حقیقی فائدہ مند فعل سے پہلوتہی کا موقعہ فراہم کرسکیں اور اسرائیل کو اتنی فرصت مل جائے کہ وہ فلسطین پر اپنی پوری قوت کے ساتھ قبضہ کرسکے۔

ہم ہی فلسطین کے چھن جانے کا سب سے بڑا سبب ہیں کیونکہ ہم اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے نکلنے سے پیچھے رہ گئے اور ہمیں قتل، قتال، اپنے گھروں سے ہجرت، اہل و عیال سے دوری، بچوں کے یتیم ہونے، عورتوں کے بیوہ ہونے، اموال کے خسارے، مناصب اور عہدوں کے چھن جانے اور طویل قید و بند نے خوفزدہ کیا ہوا ہے۔

اور جیسے کہ ہم نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا یہ قول سنا ہی نہیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انفِرُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الأَرْضِ أَرَضِيتُم بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الآخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الآخِرَةِ إِلاَّ قَلِيلٌ (التوبة:۳۸)

’’اے ایمان والوں! تمھیں کیا ہوگیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں نکلو تم زمین سے چمٹ کر رہ جاتے ہو کیا تم اس دنیا کی زندگی پر راضی ہوگئے ہو؟ تو دنیا کی زندگی تو آخرت کے مقابلے میں بہت ہی تھوڑی ہے‘‘

اور جیسے کہ ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ قول پڑھتے ہی نہیں

وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ فَإِذَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَذُكِرَ فِيهَا الْقِتَالُ رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ فَأَوْلَى لَهُمْ O طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللَّهَ لَكَانَ خَيْراً لَّهُمْ O فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ O (محمد:۲۲۔۲۰)

’’اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں کہتے ہیں کوئی سورۃ کیوں نہ نازل کی گئی۔ پھر جب کوئی صاف مطلب والی سورۃ نازل کی جاتی ہے جس میں قتال کا ذکر کیا جاتا ہے تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) دیکھتے ہیں جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے وہ آپ کی طرف اس طرح دیکھتے ہیں جیسے وہ شخص کہ جس پر موت کی بیہوشی طاری ہو۔ ان کے لیے بہتر تو یہ تھا کہ یہ فرمان بجالائے اور اچھی بات کہتے پھر جب فیصلہ ہوجاتا تو اللہ کے ساتھ سچّے رہتے۔ یہ ان کے لیے بہتر تھا اور تم سے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم زمین فساد برپا کردو اور رشتے ناطے توڑ ڈالو‘‘۔

ہمیں قتل و قتال، دنیا کے خسارے اور قید و بند نے دہشت زدہ کیا۔ ہم تو یہ سمجھ

بیٹھے تھے کہ ہم دنیا میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ کہ ہمارے لیے امن اور عافیت کبھی ختم نہیں ہو گی۔

ہم خود ہی فلسطین کے چھن جانے کے سب سے بڑے ذمہ دار ہیں۔ کیونکہ ہم میں سے اکثر کے اندر اپنے آپ (بحیثیت مسلم) کو حقیر سمجھنا، عیش پسندی اور کافر، متکبر و مغرور لوگوں سے مرعوبیت گھر کر گئی تھی۔ کیا ہم میں سے بہت سے لوگ قاہرہ میں اوباما کے بیان سے خوش نہیں ہوئے؟ باوجود اس کے اس نے کسی بھی چیز سے دستبرداری یا مسئلے کا حقیقی حل پیش نہیں کیا۔ وہ سیاسی صورتحال کا محض جائزہ لیتا رہا اور کسی بھی فیصلہ کن معاملے کی طرف اس نے قدم نہیں بڑھایا۔ ذلت آمیز اور افسوس ناک بات تو یہ ہے کہ کچھ جماعتوں کے ارکان جو زعم رکھتے ہیں کہ ان کی جماعتیں بڑی اسلامی جماعتیں ہیں، نے قاہرہ کی درسگاہوں میں منعقد کیے گئے اجلاس میں شرکت کی، امریکی سفارت خانے کی طرف سے دی گئی دعوت قبول کی۔ اور یہ ان کے عزم کی کمزوری ہے کہ وہ سب لوگ اس اجلاس میں شریک ہوئے اور انہوں نے اوباما کی تائید کی اور جو کچھ اوباما نے کہا وہ اس پر بہت خوش اور مسرور واپس آئے۔

کس قدر اہانت آمیز اور افسوس ناک بات ہے کہ ایک ایسے وقت میں جب اوباما سوات کو تباہ کر رہا تھا اور افغانستان میں گاؤں جلا رہا تھا اس کے باوجود انہوں نے اس کا ساتھ دیا اور اس اوباما نے ذلیل حکومتوں پر غزہ کو برباد کرنے پر نوازشیں اور عنایتیں کیں اور اس ظلم و زیادتی کے بارے میں منہ سے ایک لفظ تک نہ نکالا اور اس کے باوجود انہوں نے اس کے ساتھ اتفاق کیا۔ اس نے غزہ کا محاصرہ کر رکھا تھا اور اس پر غذا اور دوا کی مکمل پابندی لگائی ہوئی تھی اس کے باوجود انہوں نے اس سے سودے بازی کی۔ اوباما اور اس کے دلالوں کے خفیہ اور اعلانیہ قید خانے تعذیب شدہ مسلمان قیدیوں سے بھرے پڑے تھے۔ ان میں کوئی تو دوران قید اذیت کے دوران شہید بھی کر دیا گیا، جیسے شیخ ابن شیخ اللیبی رحمہ اللہ، اس کے باوجود انہوں نے اس سے رضامندی ظاہر کی اور اس کی مجرم غاصب قوتیں افغانستان، عراق، خلیج، پاکستان کے وسیع رقبے، مصر، اردن، مغرب اسلامی اور یمن پر قبضہ جمائے بیٹھی تھیں۔ اس سب کے باوجود انہوں نے اس سے اتفاق کیا، اس کی تائید کی اور اس کو تھپکی دی۔

محمد البرادی اور عربی حکام کے بارے میں گفتگو

انہوں نے نہ صرف لادینی دستور اور قوانین کو مانا اور امریکی تبدیلی کے سامنے کمزور پڑ گئے بلکہ وہ امریکی طاقتوں کے ساتھ چلنے کی کوشش میں ہانپ رہے ہیں۔ باوجود اس کے کہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ امریکہ کی شرائط کیا ہیں اور وہ ان کا بارہا اظہار بھی کر چکا ہے۔ اس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ شریعت کی حاکمیت، اسلامی بھائی چارے اور خلافت کو دوبارہ قائم کرنے کی کوشش میں رکاوٹیں اور مشکلات پیدا کی جائیں اور سیکولر جمہوری یا ظالمانہ وطن پرست ممالک بنائے جائیں اور یہ کہ فلسطین کو تنہا چھوڑ دیا جائے اور امریکہ اور اسرائیل کی مرضی کے مطابق اس کے حصے بخرے کر لیے جائیں۔ اس کی شرائط میں سے یہ بھی شامل ہے اسلام کے خلاف دہشت گردی کے نام پر جاری جنگ میں امریکہ کے خلاف کسی بھی قسم کی عسکری، سیاسی یا اقتصادی طور پر مدافعت کرنے سے باز رہا جائے۔

وہ یہ سب کچھ بخوبی جانتے ہیں لیکن اس سب کے باوجود امریکی تبدیلی میں اس کے ساتھ ہیں، لیکن درحقیقت تبدیلی صرف جہاد، ساری غاصبانہ قوتوں کو ہٹانے، اور اس فساد زدہ ذلت آمیز اور ظالمانہ نظام سے چھٹکارا حاصل کرنے ہی آ سکتی ہے۔

اے میری محبوب عزیز امت مسلمہ! ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے مقبوضات کو چھڑانے سے پہلے اپنے آپ کو آزاد کرائیں۔ ہم اپنی سرزمینوں کو اس وقت تک آزاد نہیں کر سکتے جب تک ہم اپنے خوف، کمزوری، لالچ، توہمات کے باعث اپنی کمزور قیادتوں، غیروں کی اتباع کرنے والے سرداروں، اور باہم دست و گریباں لیڈروں کے غلام اور پیروکار بنے رہیں۔

فلسطین کے چھن جانے کے ذمہ دار اور اس کا سب سے بڑا سبب ہم خود ہیں۔ کیونکہ ہم نے ان لوگوں کے خلاف زبان بند رکھی جنھوں نے کہا کہ جہاد تو صرف فلسطین میں اور یہودیوں کے خلاف ہی فرض ہے۔ پھر اس کا نتیجہ کیا نکلا......؟ یہود اور اس کے حلیف فلسطین کے باہر امان پا گئے اور وہ بے خوف ہو گئے۔ اس چیز سے اسرائیل کو مزید سہارا ملا۔ پھر یہ ہوا کہ وہ فلسطینی اور غیر فلسطینی مجاہدوں کا فلسطین کے باہر پیچھا کرنے لگے۔ پھر تو گویا قیامت ہی آ گئی...... جب بعض نے شیطان کے دھوکے کے سبب یہ قبول کر لیا کہ جہاد تو صرف فلسطین میں ہے اور یہود اور اس کے شرکاء فلسطین سے باہر ہیں لہٰذا ان سے لڑائی فرض ہی نہیں۔ اور یہ کہ ہم اپنا غیض و غضب چند مظاہروں، سیمیناروں، آرٹیکلز اور کبھی کبھار مضحکہ خیز طور پر انتخابات میں شکست سے نکال لیں۔ امریکیوں اور یہودیوں نے ایسے ہی گمراہ کن خیالات کے ذریعے مسلمانوں کو شکار کیا اور ان کے دلوں میں یہ سوچ پیدا کی کہ جہاد صرف فلسطین میں فرض ہے۔ پھر انہوں نے عوام پر ایسی خائن حکومتیں مسلط کیں جو اسرائیل کے خلاف لڑنے والے ہر مجاہد سے ہتھیار ڈلوا دینا چاہتی ہیں۔ اور غزہ............ اس کا انہوں نے محاصرہ کر لیا اور اس پر خوراک اور ادویات کی پابندی لگا دی حتیٰ کہ اگر ان کے بس میں ہوتا تو وہ اس پر ہوا کی بھی پابندی لگا دیتے۔ اور اس پر ایسے ظالمانہ حملے کیے جن سے گھر تباہ ہو گئے، بستیاں جل گئیں اور برباد ہو گئیں۔ ان کے ظالمانہ حملوں سے ہر خشک و تر چیز جل کر رہ گئی اور اس تباہی مچانے میں انہوں نے کسی چھوٹے بڑے کی تمیز نہیں کی۔

پھر کیا نتیجہ تھا؟ جواب بالکل واضح ہے کہ یہودی پوری دنیا سے فلسطین میں اپنے ساتھیوں کی مدد کے لیے جمع ہو رہے ہیں اور ہم؟ ہم نے یہودیوں کے خلاف لڑنے اور چیچنیا میں اپنے بھائیوں کی مدد سے ہاتھ اٹھا لیے ہیں۔ آپ تصور کریں کہ یہودی اور ان کے حواری پوری دنیا میں مجاہدین کا پیچھا کر رہے ہیں اور جب کبھی وہ ان پر حاوی ہو جاتے ہیں ان کو قتل کرتے ہیں اور ہم ان کی غیر موجودگی میں یہ باتیں بناتے ہیں کہ جہاد تو صرف فلسطین کے اندر یہودیوں کے خلاف ہے۔

اے محبوب فلسطین میں بسنے والے ہمارے بھائیو! اسرائیل اور عربی صیہونی آپ کو دو کاموں میں سے ایک کے چن لینے کا اختیار دے رہے ہیں۔ یا تو ہتھیار ڈالنے اور بیٹھ جانے کے بعد اقصیٰ کے انہدام اور فلسطین پر یہودی قبضے کی ذلت پر راضی ہو جاؤ یا پھر

دوسری طرف حصار، تباہی، بمباری اور آگ کے لیے تیار ہو جاؤ۔ اور حل صرف یہ ہے کہ تم امریکہ، اسرائیل اور صیہونی عربیوں کو پلٹ کر منہ توڑ جواب دو اور ان بندشوں کو توڑ دو جنہوں نے جہاد کو صرف فلسطین تک محدود کر کے رکھ دیا ہے۔

فلسطین میں رہنے والے ہمارے مجاہد بھائیو! عراق کا جہاد اور اس کا سرچشمہ دولت اسلامیہ عراق' حالات کی تبدیلی کے لیے حقیقی امید کی تصویر اور فلسطین کی آزادی کے لیے ان تھک محنت اور کوششوں کا نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ اپنے اور ان کے درمیان روابط بڑھانے کی کوشش کرو اور ہمیں یہ بھی چاہیے کہ ہم اپنے آپ کو عاجزی، غلامی اور درماندگی اور دنیا کی محبت کی بیڑیوں سے آزاد کریں جس نے ہمیں فلسطین کے جہاد کی حقیقت کو سمجھنے سے روکا اور ہماری کوشش یہ رہی کہ ہم دور حاضر کی اس بوسیدہ، حقیر اور زوال پذیر و انحطاط پذیر مغربی تہذیب کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال سکیں۔ ہم نے شریعت کی حاکمیت کو پس پشت ڈال دیا۔

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم قومی اقتدار کی جنگ لڑ رہے ہیں اور ہم نے ایمانی اخوت کو چھوڑ دیا اور ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ ہماری باہمی قربت اور ہم نشینی وطنی اور ملی وحدت کی وجہ سے ہے۔ اور ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ہماری تحریک آزادیٔ وطن کی تحریک ہے اور ہم نے اسلام کی جدوجہد اور خلافت کے قیام کے فریضے سے منہ موڑ لیا ہے، اور ہم لادینی قومی مملکت کے قیام پر یقین رکھتے ہیں۔ جبکہ ہم نے فرض عین شرعی جہاد کو پس پشت ڈال دیا۔

ان ساری روحانی و نفسانی بیماریوں کے ساتھ امت مسلمہ اپنے آپ کو آزاد نہیں کرا سکتی، غیروں کے قبضے سے نہیں نکل سکتی اور اپنا کھویا ہوا وقار حاصل نہیں کر سکتی، انہی خرابیوں نے ہمیں عالمی لادینی نظام کا خادم بنا دیا۔ یہ لادین نظام اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ اقوام کے درمیان برتری کا پیمانہ قوت اور طاقت ہے (Might is right)۔ اور یہ پانچ عالمی طاقتوں کا حق ہے کہ وہ دنیا پر حکومت کریں۔ یہ نظام اس چیز پر اعتقاد رکھتا ہے کہ یہ مغربی اعتقادی لادینی اور صلیبیوں بالخصوص اینگلوسیکسین پروٹسٹنٹ فرقے (Anaglosenian Protistant) کا حق ہے کہ وہ دنیا کے سردار بنیں اور لوگوں کے درمیان فیصلے کریں۔

یہ تمام کے تمام عقائد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کردہ حق کے خلاف اور شریعت اسلام اور اس سے منسوب تمام عقائد کے متضاد ہیں۔ اور یہ عقائد دین اور دنیا میں بربادی اور خسارے کا باعث ہیں۔ مثلاً شیشان کا مسئلہ روس کا اندرونی مسئلہ تھا تو ہو سکتا ہے کہ فلسطین کا مسئلہ اسرائیل کا اندرونی مسئلہ بن جائے اور جیسے کہ فلسطین میں جہاد آزادیٔ وطن کی تحریک اور اس کے باشندوں کے درمیان وطنی وحدت کے سوا کوئی رشتہ نہیں اور وہ اکثریت کی مرضی سے اپنے باہمی فیصلے کرتے ہیں۔ تو اگر اکثریت نے محمود عباس کو اپنا سردار چن لیا ہے جو اپنے ملک اور اس میں بسنے والوں کو دن رات بیچے جا رہا ہے تو یہ ہی اس کا کام اور اس کے مرتبے کے مناسب ہے۔

اے فلسطین اور اس کے اطراف میں بسنے والے مجاہدو اور مسلمانو! فلسطین ہمارا کوئی وطنیت کی جنگ کا مسئلہ نہیں ہے، بلکہ یہ تو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا قضیہ ہے تا کہ دین صرف اللہ ہی کا ہو جائے۔

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّه(الانفال: ۳۹)

''اور ان سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین صرف اللہ ہی کے لیے ہو جائے''۔

ہمیں چاہیے کہ فلسطین میں ہماری جانی، مالی گھربار کی، قید و بند پر صبر کی قربانیاں، اللہ کے دین کی نصرت کی راہ، شریعت کے نفاذ اور ایک ایسی اسلامی حکومت کے قیام کے لیے ہو جائیں جو صرف شریعت کے مطابق فیصلے کرتی ہے، اور مومنوں کو باہم ایک کرتی ہے، کافروں سے دشمنی رکھتی ہے، عدل کو پھیلاتی اور شوریٰ کے مشورے سے نظام حکومت چلاتی ہے۔ اور ایسی وطن پرست لادینی حکومت کے قیام کے لیے نہ ہوں جو اکثریت کے حکم کے مطابق فیصلے کرتی اور قانون بناتی ہے اور مجاہدوں سے منہ موڑ لیتی ہے، ہم قومی لادینی تحریکوں' جن کا شعار ہی فلسطین کے معاملے میں شیطان سے تعاون رہا ہے کے انجام سے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ انہوں نے فلسطین کو بیچ ڈالا اور شیطان کے ساتھ تعاون کیا۔ ان کا معاملہ بس اس پر ختم ہو گیا کہ وہ ظالم حکومت کے سپاہی اور دلال بن گئے اور اسرائیلی ایجنسیوں کے مخبر بن گئے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے

"فَلْيَحْذَرِالَّذِيْنَ يُخَالِفُونَ عَن اَمْرِه اَن يّاتِيَهُم فِتْنَة اَو يَا تِيَهُمْ مِنُ عَذَابٍ اَلِيْمٍ

''پس ان لوگوں کو ڈراؤ جو حکم کی نافرمانی کر رہے ہیں کہ ان پر فتنہ آجائے یا عذاب الیم''۔

اے میری محبوب امت مسلمہ! یہ اللہ تعالیٰ کی ہم پر خاص رحمت ہے کہ مصائب کے ساتھ ہی خوشخبریاں ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْراًOإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْراًO(نشرح: ۶۔۵)

''پس بے شک تنگی کے ساتھ آسانی ہے، بے شک تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔

اگر ہمارے محبوب فلسطین کے حالات میں شدت آگئی ہے تو اے فلسطین! تیرے مجاہد بیٹے بہت سے مقامات پر تیرے دشمنوں سے انتقام لینے میں مصروف ہیں۔ اسلام اور جہاد کی سرزمین افغانستان میں مجاہدین اور امارت اسلامیہ نے فتح پر فتح حاصل کی ہے۔ اور صلیبی اپنے سردار امریکہ سمیت خوفزدگی، رنج اور پریشانی کی کیفیت میں ہیں۔ امریکی افغانیوں پر بے پناہ مظالم و تباہی مسلط کر کے انہیں نقصان پہنچا رہے ہیں۔ لیکن اس تمام تباہی کے باوجود امارت اسلامیہ اور اس کے امیر ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ ثابت قدم ہیں، وہ ذرا سی دیر کے لیے بھی متردد نہیں ہوئے اور اپنے ساتھیوں کی گرفتاری پر بھی ان کے قدم اپنے مضبوط اور واضح موقف سے نہیں ڈگمگائے۔

اُن کا اول روز سے یہی موقف رہا کہ امریکی کسی بھی بات چیت سے پہلے افغانستان سے نکل جائیں، پچھلی قیادتوں میں سے بہت سی متذبذب ہوگئیں اور کئی ڈگمگا گئیں اور پسپائی اختیار کرلی لیکن اللہ تعالیٰ نے امیر المومنین اور ان کی سپاہ پر خاص عنایت کی ہے اور ان کو ایک ایسے موقف پر ثابت قدمی اور عزم سے نوازا ہے جو تاریخ میں ایک عظیم شرف کے طور پر لکھا جائے گا۔

سرزمین اسلام وخلافت و جہاد عراق میں دولت اسلامیہ عراق اور مجاہدین ایک مضبوط چٹان کی طرح ثابت قدم ہیں۔ انہوں نے مصائب اور سختیوں کے چیلنج کا سامنا کیا ہے اور صلیبیوں نے کتنی ہی کوشش کرڈالی اور مال خرچ کیا اور زبردستی اپنا تسلط جمانا چاہا اور ان کے خلاف جنگ کی لیکن بلند ہمت دولت اسلامیہ عراق، امریکہ اور اس کے خائن دم چھلوں اور ان کی دلال حکومتوں کو مسلسل زخم خوردہ کرنے میں مشغول ہے۔ جب وہ کسی صدمے سے سنبھلتے ہیں تو کفر کے منہ پر زوردار طمانچہ رسید کرتے ہیں اور اور اس کا زیادہ شدت سے مقابلہ کرتے ہیں۔

بالآخر امریکیوں نے عراق سے انخلاء اور اپنے پیچھے اپنے ایجنٹوں کو چھوڑ جانے کا فیصلہ کیا۔ یہ ایجنٹ بھی اللہ کے حکم سے اپنے انجام تک پہنچیں گے۔ اس وقت عراق فیصلہ کن دنوں اور پیش آنے والے بڑے واقعات کا منتظر ہے۔ جن میں اللہ کے حکم سے اسلام اور جہاد کی فتح لکھی جائے گی۔ اور اس میں جہاد کا پرچم بلند ہوگا جو لہراتا ہوا اپنے لشکر کے ساتھ بیت المقدس کی جانب معرکے کے لیے پیش قدمی کرے گا۔ ان شاء اللہ

اے عراق کے باشندو! اس کے معززو اور متوالو! یہ دیکھو کہ امریکہ اللہ کے فضل اور اس کی قوت سے عراق کو چھوڑنے کے لیے اپنا سامان باندھ رہا ہے لیکن اپنے پیچھے اپنے دلال اور لادین لوگ چھوڑے جا رہا ہے۔ تو مجاہدین اور دولۃ اسلامیہ عراق کے شانہ بشانہ کھڑے ہو جاؤ اور امریکہ کے ناپاک حلیفوں کو بھگا دو۔ اللہ تعالیٰ نے تمھیں ایک بہت بڑے سانپ کا سر کچلنے کی توفیق دی ہے تو تم اس کی دم بھی نہ چھوڑو۔

اور صومال میں توحید و جہاد کے شہسوار، مشرقی افریقہ میں صلیبیوں اور صلیبی حملہ آوروں اور ان کے معاونین کے خلاف ثابت قدم ہیں۔ وہ ان لعین ایجنٹوں کی حقیقت کو واضح کررہے ہیں جنہوں نے دین کا سودا کیا ہے۔ یہ دراصل صلیبیوں کے ایجنٹ اور ان کے لشکری اور خادم ہیں۔ صومالیہ کے توحید و جہاد کے شہسواروں نے شیخ شریف احمد اور اس کے حواریوں کی حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے وہاں دو صفیں بن چکی ہیں اور دو فریق کھل کر سامنے آگئے ہیں۔

ایک فریق تو وہ ہے جو توحید اور مسلم سرزمینوں کی ظالم کفریہ حکومتوں سے آزادی کے بغیر راضی ہونے والا نہیں اور اقامت شریعت کے بغیر چین سے بیٹھ رہنے والا نہیں اور دوسرا گروہ وہ ہے جو صلیبی کافروں اور اس کے معانین کو تسلی دلاتا ہے کہ وہ ان کی حفاظت کرے گا، ان کی مدد کرے گا، اور ان سے وعدے کرتا ہے اور انہیں امیدیں دلاتا ہے کہ وہ ان کا کارندہ، ان کا معاون اور ان کے مفادات کا محافظ ہے اور شیطان تو صرف ان سے دھوکے کے وعدے کرتا ہے۔ اسی وجہ سے درباری ملاؤں نے خلیج میں صومالیہ کے معاملے میں مصالحت کرنے کے لیے کانفرنس منعقد کرنے میں بڑی تیزی دکھائی۔ ان کا مقصد مصالحت ہے..... کفار کے لشکریوں اور توحید و جہاد کے شیروں کے درمیان مصالحت...... یہ ان تجزیہ نگاروں اور کافر ایجنسیوں کے کارندوں کا طریقہ ہے کہ جب ان کے سامنے کفار کی شکست کے حقائق ظاہر ہوتے ہیں تو یہ سب کفر کے ایجنٹ اور مددگار مستعد ہوجاتے ہیں کہ توحید و جہاد کا معاملہ ہی ختم کرڈالیں۔

لیکن ان دونوں میں کس قدر فرق ہے!

مجاہدین نے جہاد کے راستے پر چلنے کا عزم مصمم کر رکھا ہے یہاں تک کہ اللہ کے حکم سے ان کو فتح یا شہادت حاصل ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ صومالیہ میں توحید و جہاد کے شہسواروں کو بہترین اجر سے نوازے کہ صلیبی ظالموں اور ان کے منافق ساتھیوں کی شکست سے مسلمانوں کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں اور ان کے دلوں نے سکون پایا۔ اور مغرب اسلامی میں حق اور جہاد کا گروہ، مرتد کافرانہ نظام اور صلیبی دلالوں اور غلاموں کے سامنے ثابت قدم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ روز بروز ان کو عزت اور دشمنوں پر فتح سے نواز رہا ہے۔ حق اور جہاد کے گروہ کے ثبات سے مغرب اسلامی کی ان لوگوں سے آزادی کی امید زندہ ہوئی ہے جنہوں نے امت مسلمہ کی قربانیوں کو ضائع کردیا اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے مقبوضہ اندلس کے واپس مل جانے کی امید جاگ اٹھی ہے۔

قوقاز میں جہاد اور رباط پچھلے ساڑھے چار سو سال سے جاری ہے۔ روسی کفار اور ان کے منافق ساتھیوں کی جہاد کو ختم کرنے اور ان کو اس سے بھٹکانے کی کوششوں کے آگے قوقاز کی امارت اسلامیہ ثابت قدم رہی ہے۔ پس قوقاز مسلم میں اسلام کے شیروں نے صلیبی روسیوں کی اسلام کے خلاف سازشوں کو ان کے قتل سے کمزور کرڈالا ہے اور ان کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا ہے۔ اور یہ امارت اسلامیہ افغانستان کی خوبیوں میں سے ایک خوبی ہے اور اس کے لیے یہ باعث فخر ہے کہ وہ واحد ملک ہے جس نے جمہوریہ الشکریہ شیشان کی حکومت کو تسلیم کیا اور قندھار میں ڈیپوٹیشن کے لیے خارجہ آفس قائم کیا۔

جزیرۃ العرب اور ایمان و حکمت، نبوت و رسالت اور فتوحات کی سرزمین یمن میں حق، توحید اور جہاد کا گروہ، خائن اور سیکولر نظام کے خلاف ڈٹا ہوا ہے۔ اس گروہ نے کسی بھی مصالحت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اس کفریہ نظام کے قبیح چہرے سے نقاب کھینچا ہے۔ اور اسلام کے خلاف کفر کے جھنڈے تلے اس کی صف بندی کو واضح کیا ہے۔ اور مومنوں کے اس گروہ نے شیطان کے ساتھیوں کو دشواری میں ڈال رکھا ہے اور روز بروز اس کی قوت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ظلم واستبداد، فساد اور زیادتی کے نظام اور یہود و نصاریٰ اور پتھروں اور بتوں کے پجاریوں کے اتحاد کے مقابلے میں ڈٹے ہوئے اس اہل حق کے گروہ کے لیے امت مسلمہ کی تائید بڑھتی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حق و جہاد اور توحید کے گروہ کو صلیبیوں کی طرف سے سختیوں اور حالات کی تندی کے خلاف صبر و ثبات سے نوازا ہے۔ آج جو لوگ امریکہ سے دوستی اور مصالحت کی باتیں کرتے ہیں وہی

امریکہ کے غلام ہیں۔

پاکستان میں بھی امریکہ کے خلاف جہاد نے ثمرات دکھائے ہیں۔ یہاں موجود جوانوں کے اندر تحریک جہاد مضبوط ہوئی ہے۔ یہ نوجوان سیکولر، ظالمانہ، جمہوری نظام اور انگریزوں کے بنائے ہوئے قوانین کو تباہ کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ اور اس تحریک جہاد نے ظالم حکومت کے بدبودار اور مکروہ چہرے اور لادین، راشی کرپٹ جرنیلوں کی حقیقت کو بے نقاب کیا ہے۔ جہاد افغانستان کی قربت جس میں اللہ کی مدد سے نصرت اور فتح حاصل ہونے کے قریب ہے، پاکستانی حکومت اور اس کی فوج کے لیے سخت خسارے کا باعث بنے گی، ان کی دنیا بھی برباد ہوئی اور آخرت بھی۔

شہید ابن شہید (جیسا کہ ہم انکے بارے میں گمان رکھتے ہیں) شہید لال مسجد اسلام آباد مولانا عبدالرشید غازی کا شہادت سے قبل لال مسجد میں محصوری کے دوران کی گئی بات چیت سے ایک اقتباس:

''آسمانی حقائق یہ ہیں کہ حق بہر حال غالب رہتا ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ ہم رہیں تو وہ غالب ہو، یہ بھی ممکن ہے کہ ہمارے جانے کے بعد یہ تحریک ایسی زور پکڑے کہ جناب یہاں پہ اسلامی نظام غالب آجائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس طاغوتی نظام سے چھٹکارا ہماری جانوں کے جانے سے حاصل ہوجاتا ہے تو میرا خیال ہے کہ سودا مہنگا نہیں ہے!!!''

ان کو چاہیے کہ ان حقائق کا سامنا کریں جن سے انہوں نے منہ موڑے رکھا اور اپنی بدعنوانیوں، ظلم اور ان جرائم کی قیمت ادا کریں جن کا انہوں نے ارتکاب کیا ہے۔

جہاں تک کشمیر میں موجود ہمارے بھائیوں کی بات ہے، میں ان سے یہ کہتا ہوں کہ اللہ کی مدد سے ہم آپ کو کبھی نہیں بھولے اور ہرگز نہ بھولیں گے۔ اسلام کی مدد آنے کو ہے۔ ان شاء اللہ، اس کی طرف سے دی گئی راحت کی خوشخبری حاصل کیجیے۔

سوائے میری امت مسلمہ! ہرگز مایوس نہ ہو...... کیونکہ تیرے بیٹے افغانستان میں امریکیوں پر فتح حاصل کررہے ہیں۔ پس تمہیں امریکہ کی طاقت اور جبروت کے بارے میں اس کا فریب دھوکے میں نہ ڈالنے پائے۔ کیونکہ وہ تمہاری آنکھوں کے سامنے افغانستان میں شکست پذیر ہے۔ عراق سے رسوا ہوکر سیاہ چہرہ لیے بھاگ رہا ہے۔ صومالیہ میں اس کی ہمت اکھڑ چکی ہے او رمغرب اسلامی میں جہاد کے خلاف اپنی ٹوٹی پھوٹی ناکام کوشش کرنے میں مصروف ہے۔

پس اے میری امت! فتح کی خوشخبری قبول کیجیے اور گھٹیا اور کمزور لوگوں کے سحر کو رد کر دیجیے جو آپ کو آپ کے دشمن کے بارے میں دھوکے میں ڈالنا چاہتا ہے۔ لہٰذا اے امت مسلمہ! ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنے اندر نیا شعور بیدار کریں اور نئی روح پھونکیں جس سے ہمارے پیروں میں پڑی دنیاوی بیڑیاں ٹوٹ جائیں اور گردنوں میں پڑے طوق ریزہ ریزہ ہوجائیں۔ اور ان کے ختم ہوجانے سے ہم عزت، ہمت اور توکل علی اللہ کے پر لگا کر مدد اور نصرت کے آسمان کی طرف پرواز کرجائیں۔ اور ایک ایسی نئی زندگی کا آغاز کریں جس میں ہم دوسروں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو بھی برائی سے روکیں اور نیکی پر عمل کریں۔

دینی جماعتوں کے کارکنوں کو چاہیے کہ وہ اپنی قیادتوں کا محاسبہ کریں۔ انہیں چاہیے کہ وہ اپنے اوپر سے کمزور قیادتوں کو جو کفر کے سامنے ڈٹ کر کھڑے ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتیں کو ہٹانے کے لیے بے پناہ کوشش کریں۔ میں ان کارکنوں سے یہ نہیں کہتا کہ وہ اپنی جماعتیں چھوڑ دیں بلکہ میں انہیں اس چیز کی دعوت دیتا ہوں کہ وہ ان کی اصلاح کی اور جادہ شریعت پر اس کی واپسی کی کوشش کریں۔

امت مسلمہ کے نوجوانو! جنہیں شکوک و شبہات، عاجزی، درماندگی اور لاچارگی، گھروں میں بیٹھ رہنے کی قیود او ربیڑیوں نے جہاد، پاکیزگی، کافروں کی مسلم سرزمینوں سے واپسی اور زمین پر اللہ کی شریعت کے قیام سے روک رکھا ہے تو میری تمہیں نصیحت ہے کہ تیاری پکڑو اور تیاری کرنے میں اپنی پوری کوشش کرڈالو، اپنے کاموں میں پوری مہارت حاصل کرو۔ تیاری کرنے میں جلد بازی سے کام نہ لو بلکہ حتی المقدور تیاری کرو۔ پھر دشمنوں پر شیروں کی طرح ٹوٹ پڑو۔ تمہیں قید وقتال اور مصائب خوفزدہ نہ کرنے پائیں۔ وہ ادھر شیشان اور مغرب اسلامی میں تمہارے بھائی موجود ہیں جنہیں قید وقتل اور مصائب نے خوفزدہ نہیں کیا، پس ان کی پیروی کرو۔

اور مال دار لوگوں سے میں یہ کہتا ہوں کہ وہ اپنے اموال میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھیں اور جہاد میں مال کی حاجت کو نہ بھولیں، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ خالق ورازق اس چیز پر قادر ہے کہ جو اس نے ان کو عطا کیا ہے ان سے چھین لے اور پھر ان کی تنگ دلی پر ان سے حساب لے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمِنْهُم مَّنْ عَاهَدَ اللّهَ لَئِنْ آتَانَا مِن فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصَّالِحِيْنَ Oفَلَمَّا آتَاهُم مِّن فَضْلِهِ بَخِلُواْ بِهِ وَتَوَلَّواْ وَّهُم مُّعْرِضُونَOفَأَعْقَبَهُمْ نِفَاقاً فِي قُلُوبِهِمْ إِلَى يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ بِمَا أَخْلَفُواْ اللّهَ مَا وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُواْ يَكْذِبُونَOأَلَمْ يَعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَأَنَّ اللّهَ عَلاَّمُ الْغُيُوبِO(التوبۃ ۷۵۔۷۸)

''اور ان میں وہ بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر وہ ہمیں اپنے فضل سے مال دے گا تو ہم ضرور صدقہ وخیرات کریں گے اور پکی طرح نیکوکاروں میں ہوجائیں گے۔ لیکن جب اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا تو یہ اس میں بخیلی کرنے لگے اور ٹال مٹول کر کے منہ موڑ لیا۔ پس اس کی سزا کے طور پر اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق ڈال دیا، اللہ سے ملنے کے دنوں تک، کیونکہ انہوں نے اللہ سے کیے ہوئے وعدے کے خلاف کیا اور جھوٹ بولتے رہے۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کو ان کے دل کا بھید اور ان کی سرگوشی سب معلوم ہے اور اللہ تعالیٰ غیب کی تمام باتوں سے خبردار ہے''۔

اور وہ یہ بھی فرماتا ہے کہ:

لَـكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِيْنَ آمَنُوا مَعَهُ جَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ وَأُوْلَـئِكَ لَهُـمُ الْـخَيْرَاتُ وَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَO أَعَـدَّ اللّهُ لَهُـمْ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُO (التوبۃ ۸۹۔۸۸)

''لیکن خود رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور جو لوگ ان پر ایمان لائے ہیں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن کے لیے نیکیاں ہیں اور یہی لوگ کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔ انہی کے لیے اللہ نے وہ جنتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں یہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے''۔ (التوبۃ: ۸۹۔۸۸)

میں باصلاحیت، تجربہ کار، اور ہنر مند لوگوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جہاد کو ان کی ضرورت ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے جس چیز سے انہیں نوازا ہے وہ اس کے ذریعے سے جہاد کی خدمت کرنے میں بخل نہ کریں اور جہاد کے لیے نکل کھڑے ہوں۔ اگر وہ اس کی استطاعت نہیں رکھتے تو ان کی مدد کریں جو مجاہدین کی خدمت کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں یا کم از کم اپنے علم اور مہارت کو پھیلائیں تاکہ مجاہدین اور مسلمان ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔

جہادی میڈیا کے شہسواروں کو میرا پیغام ہے کہ اللہ آپ کو اسلام کے لیے بہترین خدمات انجام دینے پر بہترین اجر سے نوازے اور خوب جان لو کہ تم اسلام کے مورچوں میں ایک اہم مورچے پر ڈٹے ہوئے ہو۔ اور تمہاری کوششوں نے امت مسلمہ اور اسلامی معاشروں کے درمیان اپنے نتائج دکھا دیے ہیں۔ پس تم پر جو ذمہ داری ہے اس کا حق ادا کرو، امت مسلمہ کو ابھارو، اس کو بیدار کرو اور عاجزی، لاچاری کی اور ذلت کی سوچ کے خلاف ڈٹ جاؤ۔ حکام، علمائے سوء، قلمکاروں اور سیاستدانوں کو جو اسلام کے جھوٹے خیر خواہ بیٹھے ہیں اور ان جیسے امت کے دیگر دشمنوں اور خائنوں کی حقیقت کا پردہ چاک کرو۔ پس جدوجہد اور محنت کے راستے پر گامزن رہو۔ اپنے ہنر میں ترقی اور مہارت پیدا کرو۔ اپنی پوری طاقت اور کوشش سے اس راستے پر ڈٹے رہو کیونکہ تمہیں ایک معرکہ درپیش ہے جس میں تمہارے مقابل شیطان ہے۔ جو تمہارے خلاف ترغیبات، ڈراوے، دھوکے اور بہانے سمیت اپنے تمام وسائل استعمال کر رہا ہے۔ اللہ سے مدد طلب کرو اور اپنے دل میں اسلام کی نصرت کی نیت رکھو۔ اپنے اعمال کو اللہ وحدہ کے لیے خالص کر لو۔ اللہ تمہاری پردہ پوشی کرے، تمہاری حفاظت کرے اور تمہیں اپنی جانب سے مدد سے نوازے۔

اور اے امت مسلمہ کی ماؤں، بہنو، بیٹیو! جس امانت کی حفاظت کی ذمہ داری آپ کو سونپی گئی ہے اس میں سستی نہ کریں۔ اپنے مورچے پر ڈٹی رہیں کیونکہ تمام کافر قوتیں یہ کوشش کر رہی ہیں کہ آپ کو آپ کے پردے اور عفت سے محروم کر دیں تو آپ ایک مومنہ اور مجاہدہ کے عزم سے ان کا مقابلہ کریں۔ اپنے گھروں اور اپنی اولاد کے معاملے میں اللہ کی بتائی ہوئی حدود کی حفاظت کریں۔ اپنی اولاد کو جہاد اور اللہ کے راستے میں قربان ہونے کی تربیت دیں، ان کی ایسی تربیت کریں کہ وہ مجاہد بن کر اللہ کے راستے میں اپنے اموال اور اپنی جانیں قربان کریں اور ان کی ایسی تربیت نہ کریں کہ وہ کمزوری، شکوک وشبہات اور دنیا کی بیڑیوں کے قیدی بن کر رہ جائیں۔

پوری دنیا کے مظلومو! ہم نے آپ کے دشمن کو اسلام کی طاقت سے شکست دی ہے۔ یہ اسلام اور ایمان کی طاقت ہے جس کے مقابل ٹیکنالوجی، روپے پیسے اور طاغوت کی طاقت تھی۔ یہی ایمان کی طاقت ہے جس نے مغربی حکومتوں پر دھاوا بول دیا ہے۔ وہ مغربی حکومتیں جنہوں نے آپ کو پیس ڈالا اور برباد کر ڈالا اور آپ کے خلاف سازشیں کر کے جینا حرام کر دیا یہاں تک کہ آپ کے لیے سانس لینا بھی دشوار کر دیا۔

اور میرے وہ شیر بھائی جو قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں میں انہیں اطمینان دلاتا ہوں کہ ہم اللہ کی رحمت سے آپ کو بھولے نہیں اور نہ بھلائیں گے۔ اور ہم اللہ کے حکم سے قیدیوں کو آزاد کروانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں رکھیں گے۔

فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْراًO إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْراًO (نشرح: ۶۔۵)

''پس بے شک تنگی کے ساتھ آسانی ہے، بے شک تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔

اور جنہوں نے آپ کو قید میں ڈالا ہے وہ سن لیں! جس طرح انہوں آپ کو زبردستی اسیر بنایا، اسی طرح وہ بھی اسیر بنائے جائیں گے اور وہ جس طرح آپ کے ساتھ معاملہ کر رہے ہیں اللہ کے حکم سے ویسا ہی معاملہ ان کے ساتھ بھی کیا جائے گا۔ اور ہم اپنا انتقام نہیں بھولیں گے چاہے مدت کتنی ہی طویل کیوں نہ ہو جائے۔

''اور جو باتیں یہ بنا رہے ہیں ان پر اللہ ہی مددگار ہے''

میں اپنی تقریر کے اختتام پر ساری امت مسلمہ کو بالعموم اور افغان قوم، امارت اسلامیہ اور امیر المومنین ملا محمد عمر حفظہ اللہ تعالیٰ کو بالخصوص دوبارہ مبارکباد دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اسلام اور مسلمانوں کے دشمن پر فتوحات سے نوازا ہے۔

وَيَـوْمَـئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ O بِنَـصْـرِ الـلَّـهِ يَنصُرُ مَن يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُO (الروم: ۴،۵)

''اور اس دن مومن خوش ہوں گے اللہ کی اس مدد پر وہ جسے چاہتا ہے مدد کرتا ہے۔ اور اللہ زبردست اور رحیم ہے''۔

وَآخر دعوانا اَن الحمدلله رب العالمين

وصلى الله على سيدنا وآله وصحبه وسلم

☆☆☆☆☆

یہ عرب اسرائیل مسئلہ نہیں، بلکہ امتِ مسلمہ اور مللِ کفر کی کشمکش ہے

یوسف علی ہاشمی

سب سے پہلے امتِ مسلمہ کی توجہ اس نکتے پر مبذول کروانا ضروری ہے، جو اسرائیل کے قیام سے لے کر اب تک خصوصیت سے میڈیا پر زیرِ بحث لایا گیا اور وہ یہ کہ یہ دراصل عرب اسرائیل مسئلہ ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ پچھلی ایک صدی کی غلامی نے مسلمانوں کے اذہان کو اس حد تک پراگندہ کر دیا ہے کہ وہ مغرب کے تمام نظریات پر ایمان لانا شروع ہو گئے ہیں۔ انھی میں سے ایک نظریہ جغرافیائی حدود کے تحت جدید قومیت کا نظریہ ہے۔ اسی بنیاد پر مسئلہ فلسطین کو عرب اسرائیل مسئلہ بنا دیا گیا۔ پس میری یہاں یہی کوشش ہے کہ مسلمانوں کے اذہان سے مغربی نظریات کے خول کو ہٹا پھینکوں۔ آیئے! تاریخ کے آئینے میں اس معاملے کی تنقیح کرتے ہیں۔

بنی اسرائیل حضرت یوشع بن نونؑ کے دور میں سرزمینِ بیت المقدس میں داخل ہوئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ کو یہاں اقتدار عطا فرمایا۔ آپؑ کے بعد حضرت سلیمانؑ کو اللہ تعالیٰ نے حکومت عطا فرمائی۔ آپؑ نے بیت المقدس کو اپنا مرکز بنایا اور یہاں اسلام کی عظیم عبادت گاہ تعمیر کروائی جسے ہم مسلمان مسجدِ اقصیٰ کے نام سے جانتے ہیں، جبکہ یہود اس عبادت گاہ کو اپنا ہیکلِ سلیمانی کہتے ہیں۔ آپؑ کی وفات کے بعد بنی اسرائیل نے اپنی سرکشی جاری رکھی اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں میں غرق رہے۔ اللہ تعالیٰ نے عذاب کے طور پر بخت نصر کو ان پر مسلط کر دیا۔ بخت نصر نے انھیں بیت المقدس سے نکال کر غلام بنالیا اور بابل لے آیا، اور ہیکلِ سلیمانی کو بھی ڈھا دیا۔ تاہم اس کے بعد حضرت دانیالؑ نے ان کے حق میں دعا کی کہ

ا۔ یہ دوبارہ بیت المقدس میں جا بسیں، ۲۔ ہیکلِ سلیمانی دوبارہ تعمیر ہو جائے، ۳۔ انہیں حضرت سلیمانؑ والی سلطنت مل جائے۔

یہی دعائے دانیالؑ آج کے یہودیوں کا مقصدِ عظمیٰ ہے۔ یہ دعا قبول ہوئی اور اس کے نتیجے میں بنی اسرائیل جن کا نام اس وقت تک یہود پڑ چکا تھا، واپس بیت المقدس میں جا بسے اور ہیکل دوبارہ تعمیر ہو گیا۔ اس کے بعد اللہ کے نبی ان میں آتے رہے لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی سرکشی پر اڑے رہے، اپنے نبیوں کی تکذیب کی اور انھیں ناحق قتل کیا۔ یہاں تک کہ حضرت عیسیٰؑ کے قتل کی سازش کی۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے عذاب کے طور پر حضرت عیسیٰؑ کی سازشِ قتل کے پچاس سال بعد رومی بادشاہ کو ان پر مسلط کر دیا۔ اس نے انہیں دوبارہ بیت المقدس سے بے دخل کر دیا، یوں بیت المقدس یہودیوں سے عیسائیوں کے ہاتھ میں چلا گیا۔ اس کے بعد سے انیسویں صدی تک عیسائیوں نے یہودیوں کو کہیں چین سے رہنے نہیں دیا۔ بیت المقدس عیسائیوں کے ہاتھوں میں جانے کے تقریباً ۵۶۰ سال بعد اللہ تعالیٰ نے حجاز میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت سے سرفراز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے دینِ اسلام کو کامل صورت میں آپؐ پر نازل فرمایا اور آپؐ ہی پر دینِ اسلام کی تکمیل فرما دی۔ لہٰذا اسلام کے دورِ آغاز میں اسلام کی عظیم عبادت گاہ یعنی مسجدِ اقصیٰ ہی مسلمانوں کا قبلہ تھا، جو ہجرتِ مدینہ کے بعد تبدیل ہو کر مسجدِ حرام بن گیا۔ اب دنیا کی امامت مسلمانوں کے ہاتھ میں آ گئی۔ بیت المقدس چونکہ انبیاء کی سرزمین تھی، اس لیے بیت المقدس کی وراثت بھی مسلمانوں کو دے دی گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات مسجدِ اقصیٰ میں ہی تمام انبیاء کی امامت کی تھی، لہٰذا اس وراثت کو وصول کرنے آپ کی رحلت کے بعد حضرت عمرؓ اپنے دورِ خلافت میں خود فلسطین گئے۔ یوں بیت المقدس عیسائیوں سے مسلمانوں نے حاصل کر لیا اور خلافتِ اسلامیہ کا حصّہ بن گیا۔

امید ہے کہ یہاں تک تاریخ کے تذکرے سے بیت المقدس اور مسجدِ اقصیٰ کی اہمیت واضح ہو گئی ہوگی۔ اسی تناظر کی وجہ سے عیسائی اور یہودی بیت المقدس (موجودہ فلسطین) پر اپنا حق جتاتے ہیں۔ اس تناظر کو سمجھتے ہوئے بعد کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں۔

حضرت عمرؓ کے دور میں فلسطین خلافت کا حصّہ بن چکا تھا اور پھر ۳۵۰ سال تک مسلمانوں کے پاس رہا۔ اس کے بعد عیسائیوں کے پوپ اربن دوم نے پوری عیسائی دنیا میں مذہب کی آگ بھڑکائی اور اس آگ کی حرارت سے صلیبیوں کو مسلمانوں کے مقابلے میں لا کھڑا کیا۔ یوں صلیبی جنگوں کا سلسلہ شروع ہو گیا اور عیسائیوں نے فلسطین مسلمانوں سے چھین لیا۔ تاہم اس وقت کے مسلمان جانتے تھے کہ فلسطین ہمارے انبیاء کی سرزمین ہے اور مسجدِ اقصیٰ ہمارا قبلہ اول ہے۔ اس دور کے مسلمانوں نے یہ نہیں کہا کہ یہ عربوں کا مسئلہ ہے لہٰذا عرب جانیں اور عیسائی جانیں۔ نہیں، بلکہ وہ جانتے تھے کہ یہ پوری امتِ مسلمہ کا مسئلہ ہے۔ لہٰذا کرد نسل کے ایک سپہ سالار اٹھے اور صلیبیوں کو شکست دیتے ہوئے بیت المقدس اور مسجدِ اقصیٰ کو واپس حاصل کر لیا اور وہاں دوبارہ اسلام کا جھنڈا گاڑ دیا۔ اس سپہ سالار کو دنیا سلطان صلاح الدین ایوبیؒ کے نام سے جانتی ہے، اور رہتی دنیا تک مسلمان اور کافر سب ان کے نام سے واقف رہیں گے، ان شاء اللہ۔ اس کے بعد برابر نو صدیوں تک فلسطین پر اسلام کا جھنڈا لہراتا رہا۔ لیکن بیسویں صدی عیسوی میں صلیبی اور صیہونی پھر اٹھے اور آپس میں صلیبی صیہونی اتحاد قائم کیا، اور امتِ مسلمہ کی جانب پیش قدمی شروع کی۔ سلطنتِ عثمانیہ کا خاتمہ ہوا، امتِ مسلمہ ٹکڑوں میں بٹ گئی تاہم افسوس کہ مسلمان ان حالات میں بے خبر اور غافل سوتے رہے۔ اس کے بعد برطانیہ کی مدد سے یہودی فلسطین میں داخل ہو گئے، وہاں سے مسلمانوں کو بے دخل کر دیا گیا اور جدید اسرائیل کی ریاست قائم کر دی گئی۔ نہایت افسوسناک امر ہے کہ صلیبی و صیہونی تو جانتے ہیں کہ وہ یہ سب کچھ مذہب کی بنیاد پر کر رہے ہیں، جس کا اظہار وہ کئی بار کر بھی چکے ہیں، لیکن مسلمان ابھی تک یہ سب سمجھنے سے قاصر ہیں۔ ۶۰ سال سے فلسطین کے مسلمان، یہودیوں کے مظالم اکیلے سہہ رہے ہیں، بیت المقدس پر ان کا قبضہ ہے۔ وہ اپنے مقصدِ عظمیٰ کے حصول میں مشغول ہیں۔ فلسطین میں دوبارہ آبادکاری وہ کر چکے ہیں، ہیکلِ سلیمانی کی تعمیر بھی جاری ہے اور گریٹر اسرائیل کا نقشہ بھی ان کی پارلیمنٹ کے دروازے پر چسپاں ہے۔ اسرائیل کا غزہ پر حالیہ حملہ اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ شریعت تو ہمیں یہ بتاتی ہے کہ اگر مسلمانوں کی چپہ بھر زمین بھی کفار کے قبضے میں چلی جائے تو اسے واپس حاصل کرنے کے لیے امتِ مسلمہ کے ہر فرد پر جہاد فرضِ عین ہو جاتا ہے۔ ابھی تو ہمارا قبلہ اول بھی اخبث الکفار یہود کے ہاتھوں میں ہے اور مسلمان اپنی زندگیوں میں مگن اور ان کی آلائشوں میں محو ہیں۔ قرآن مجید ہمیں پکارتا ہے:

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا (النساء: ۷۵)

(بقیہ صفحہ ۳۰ پر)

دشمن اپنی افواج تک سامان رسد پہنچانے سے بھی عاجز ہے

قندھار میں طالبان مجاہدین کے کماندان حاجی احمد سعید کے ساتھ تفصیلی انٹرویو

اللہ رب العزت کے نام سے، جو نہایت مہربان، نہایت رحیم ہے

مغربی ذرائع ابلاغ کی جانب سے قندھار میں ہونے والے تازہ ترین آپریشن کو مجاہدین کے خلاف ایساف کی آخری عسکری مہم جوئی کے بطور پیش کیا گیا۔

اس آپریشن کے بارے میں اکثریتی رائے ہے کہ امریکہ اس مہم میں بری طرح ذلت کا شکار ہوااور امریکہ کے پاس اب افغانستان چھوڑ دینے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہا۔

دشمن یہ اعتراف کرتا ہے کہ اس آپریشن کا بنیادی مقصد مجاہدین کے ہاتھوں سے قندھار (جو کہ افغانستان کا دوسرا بڑا صوبہ ہے) کا قبضہ ختم کرانا تھا، اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے دشمن نے نہ صرف قندھار کے اردگرد کے علاقوں میں عسکری قوت آزمائی کی بلکہ ساتھ ہی ساتھ قندھار کے مرکزی حصوں میں بھی قوت آزمائی کی۔ یہ جاننے کے لیے کہ اس آپریشن سے مجادین پر کیا اثرات مرتب ہوئے الامارہ ویب سائٹ نے قندھار میں مجاہدین کے آپریشن کمانڈر حاجی احمد سعید سے گفتگو کی ہے جس کی تفصیل اس انٹرویو کی صورت پیش کی جارہی ہے۔

الامارہ: سب سے پہلے تو آپ ہمیں قابض صلیبی افواج کے قندھار آپریشن کے بارے میں عمومی معلومات فراہم کریں کہ صلیبی افواج نے اب تک کون کون سی کارروائیاں سرانجام دی ہیں؟

حاجی احمد: تمام تعریفیں اللہ کے لیے، قندھار شہر ماضی میں بھی مجاہدین کی کارروائیوں کا مرکز رہا ہے اس شہر نے مجاہدین اسلام کی عظمت، بہادری اور انتھک محنتوں سے بھرپور عسکری کارروائیوں کا مشاہدہ کیا ہے۔ ان کارروائیوں کے نتیجے میں دشمنوں پر مجاہدین کی ہیبت طاری ہوگئی ہے اور کفار یہ اعترا ف کرتے ہیں کہ افغانستان مجاہدین اسلام کے جھنڈے تلے فتح یاب ہوجائے گا۔ اس حقیقت کو دیکھتے ہوئے صلیبیوں نے اپنی حکمت عملی تبدیل کرلی ہے اور اپنی تمام تر توجہ قندھار اور اس کے اطراف کے علا قوں کی جانب مرکوز کردی ہے۔ اس حکمت عملی کے ساتھ ہی صلیبی اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ علاقے میں آدھمکے، یہ تعداد پہلے کی نسبت کافی زیادہ تھی۔ اس کثیر تعداد میں صلیبیوں کی موجودگی کو علاقے میں بھی محسوس کیا گیا، جہاں دشمن کی پیدل فوج کے ساتھ ساتھ "موٹرائز ڈ بٹالین" شامل ہے۔ صلیبیوں نے آس پاس کی آبادیوں میں بڑے پیمانے میں چھاپوں اور گھر گھر تلاشی کا سلسلہ بھی شروع کیا تا کہ مجاہدین یا کسی بھی قسم کی اسلحہ کی موجودگی کا پتہ چلایا جاسکے۔ کافر افواج نے مجاہدین کے زیر اثر علاقوں میں بھی مہم جوئی کا آغاز کیا۔ شہر کے مرکز کو عام پولیس اسٹیشنز کے علاوہ بے ہنگم غیر ملکی و صلیبی افواج کی چیک پوسٹوں سے بھر دیا گیا۔ شاہ راہوں پر مزید چیک پوائنٹس بنا دی گئیں اور سراغ رسانی کے لیے مخبروں اور جاسوسوں کو مجتمع کرلیا گیا ہے۔ یہ تمام مناظر قندھار کو ایک ایسے شہر کے طور پر پیش کرتے ہیں جس کا محاصرہ کرلیا گیا ہو۔

دشمنوں نے یہ ساری افراتفری، اضطراب اس لیے پھیلایا ہے تا کہ مجاہدین کی سرگرمیاں معطل ہوسکیں لیکن الحمدللہ ثم الحمدللہ شہر کے مرکز میں ہونے والی ہماری تازہ عسکری کارروائیوں نے ثابت کیا ہے کہ دشمن اپنے مقاصد میں مکمل طور پر ناکام ہو چکا ہے۔ حتیٰ کہ مغربی سرکاری اور غیر سرکاری اداروں نے بھی مجاہدین کی قندھار میں ہونے والی کارروائیوں کی تصدیق کرتے ہوئے یہ وضاحت کی ہے کہ مجاہدین کی کاروائیوں میں بجائے کمی آنے کے ۲۴ فیصد زیادہ شدت آچکی ہے۔

الامارہ: صلیبی افواج کا دعویٰ ہے کہ انھوں نے جگہ جگہ چیک پوائنٹس بنا کر ایسی پٹی تشکیل دی ہے جس نے مجاہدین کی نقل و حرکت کو بالکل محدود کردیا ہے، اس بارے میں آپ کی کیا اطلاعات ہیں؟

حاجی احمد: یہ درست ہے کہ صلیبیوں نے کافی تعداد میں چیک پوائنٹس بنائے ہیں جو شہر کے تمام راستوں کو جاتے ہیں جن میں شاہراہیں بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے آرمی کے بڑے بڑ ے کیمپ قائم کیے ہیں۔ ان میں سے ایک ایسا ہی کیمپ شاہراہ پنجوائی نزد کوبوائی میں، دوسرا براستہ خیجلک سے ثوپ، تیسرا شہر کے قلب میں سیلو کے نزدیک، اور ایک شاہراہ اغراب میں میر احمد خان کلاچی کے نز دیک، ایک کوتل کے قریب، ایک شاہ ولی کوٹ کی سڑک پر، ایک شاہراہ کابل میں اینونی کے قریب، ایک بلدک روڈ پر سہراندا مسے شہر جانے والے راستے پر بنایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے دوئی آرمی پوسٹ قائم کی ہیں جو کہ مہالا جات کی طرف جاتی ہیں۔ ان تمام چیک پوسٹوں میں مغربی ممالک میں استعمال ہونے والے جدید ترین سراغ رسانی کے آلات نصب کیے گئے ہیں۔ اس کے باوجود صلیبی آج تک کسی ایک مجاہد کو بھی گرفتار کرسکے اور نہ ہی چہار جانب موجود مجاہدین کے قبضے سے کسی قسم کا بارودی مواد یا بارود بھری گاڑی برآمد کرسکے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ روزانہ دسیوں مجاہدین بارود سے بھری گاڑیوں سمیت ان چیک پوسٹوں اور فوجی کمین گاہوں کے سامنے سے گزرتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتوں کے سبب ہے جو ہماری مدد و نصرت کرتا ہے اور اپنے غیبی لشکروں کے ذریعے ہمیں دشمن پر کاری ضربیں لگانے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ صلیبیوں کی بنائی گئی "حفاظتی پٹی" سے مجاہدین کا تو کچھ نہیں بگڑا البتہ یہ مقامی آبادی اور عوام الناس میں سراسیمگی پھیلانے کا باعث بنی ہے۔ جبکہ مجاہدین کے حملوں میں تیزی آئی ہے جسے ہر کھلی آنکھ والا دیکھ سکتا ہے۔ لہٰذا یہ "حفاظتی پٹی" مجاہدین کی کارروائیوں پر ذرہ برابر اثر انداز نہیں ہوسکی اور اس کا مقصد فوت ہو چکا ہے۔

الامارہ: قندھار شہر میں مجاہدین کی طرف سے کی گئی کارروائیوں کے متعلق کچھ بتائیے؟

حاجی احمد: قندھار میں صلیبی لشکر اور اُن کے معاون مرتد افغان اداروں کی جانب سے ڈھایا جانے والا ظلم جس قدر بڑھے گا اُتنی ہی تیزی سے اِس صلیبی کٹھ پتلی حکومت کا بوریا بستر گول ہوگا۔ مجاہدین کی کارروائیوں میں مزید شدت آتی جائے گی اور صوبہ بھر میں مجاہدین کا باقاعدہ گشت شروع ہوجائے گا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ رات کے اوقات میں مجاہدین تمام بڑی شاہ راہوں اور مرکزی راستوں پر گھات لگا کر بیٹھتے ہیں، صلیبیوں کا شکار کرتے ہیں اور دشمن اپنی چیک پوسٹوں اور فوجی قلعوں میں مقید ہو کر رہ جاتا ہے۔ مجاہدین کی انہی کارروائیوں اور گھات لگا کر کفار پر حملوں کی وجہ سے دشمن بھی یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہے کہ وہ اپنی افواج تک معمول کا سامان رسد پہنچانے سے بھی قاصر اور عاجز آ چکا ہے اور وہ اس حقیقت کا بھی اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بھی فوجی چیک پوسٹ پر مجاہدین

کے حملے کی صورت میں اپنے فوجیوں تک کسی بھی قسم کی مدد پہنچانا اُن کے لیے ناممکن ہوتا ہے۔

اسی طرح دن کے اوقات میں مجاہدین کفار اور اُن کے اتحادیوں کی تمام تر سرگرمیوں پر نظر رکھے ہوتے ہیں۔ ہر روز دشمن کے جاسوس اور فوجی ہمارے مجاہد بھائیوں کی سنائپر گنوں کا نشانہ بنتے ہیں۔ کچھ دن پہلے قندھار بائی پاس پر مجاہدین شہر میں داخل ہونے والے ٹرکوں اور گاڑیوں کی تلاشی لے رہے تھے کہ دشمن تک رسد پہنچانے والی گاڑیوں اور ٹرکوں کو روکا جاسکے اور اُنہیں نذرِ آتش کیا جاسکے۔ اس ایک مثال سے یہ حقیقت پوری طرح ثابت ہوتی ہے کہ مجاہدین اپنی کارروائیوں اور سرگرمیوں کی تکمیل کے لیے کسی قسم کی پابندیوں کو خاطر میں نہیں لاتے اور اپنی مرضی اور منشا کے مطابق جہاں چاہیں اور جیسے چاہیں کارروائیاں کرتے ہیں۔ دوسری جانب دشمن جنگ کرنے کا حوصلہ ہار چکا ہے اور شکست خوردگی کا شکار ہے۔

الامارہ: یہ بات زبان زد عام ہے کہ جب سے قندھار آپریشن شروع ہوا ہے اُس وقت سے عام شہریوں کے لاپتہ ہونے کے واقعات بڑھ گئے ہیں اور آئے روز ایسے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ایسے ہی بہت سے افراد کے متعلّق پتہ چلا کہ اُنہیں امریکیوں اور اُن کے کٹھ پتلی افغان اداروں نے اغوا کیا ہے، اس بارے میں آپ کے پاس کیا معلومات ہیں؟

حاجی احمد: جی یہ بات بالکل درست ہے کہ امریکیوں اور کٹھ پتلی افغان حکومت نے بے شمار معصوم لوگوں کو گرفتار کیا ہے اور اُن کی اکثریت ابھی تک قید خانوں میں تعذیب وتشدد برداشت کر رہی ہے۔ ان تمام افراد کو سرکاری خفیہ اداروں اور مقامی غداروں نے گرفتار کیا ہے۔ ان میں سے بیشتر افراد کو ذاتی رنجشوں اور قبائلی رقابتوں کی وجہ سے گرفتار کر کے امریکیوں کے حوالے کیا گیا۔ ایسے واقعات کی باریک بینی سے تفتیش کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ بہت سے افراد کو بہیمانہ تشدد کر کے موت کے منہ میں دھکیل دیا گیا ہے۔ یہ تمام افراد معصوم افغان شہری ہیں جن کی اموات کی تفتیش تمام انصاف پسند لوگوں کا مطالبہ ہے۔

الامارہ: صلیبیوں کی طرف سے آئے روز یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ مجاہدین کا اسلحہ بارود کا ذخیرہ، بڑی مقدار اور تعداد میں بارودی سرنگیں برآمد کی گئی ہیں۔ اس حوالے سے آپ کیا کہیں گے؟

حاجی احمد: صلیبیوں کے یہ بے بنیاد دعوے ہیں جن کا کوئی سر پیر نہیں۔ الحمدللہ ہمیں ابھی تک ایسی کسی صورت حال کا سامنا کرنا نہیں پڑا ہے کہ جس میں مجاہدین کے اسلحہ اور بارود کو امریکیوں اور اُن کے حواریوں کی سراغ رسانی کے سبب پکڑا گیا ہو۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ کبھی کبھار ایسا ہوا ہے کہ مجاہدین کی طرف سے بچھائی گئی کچھ بارودی سرنگیں تکنیکی وجوہات کی بنا پر پھٹنے میں ناکام رہتی ہیں جو بعد میں دشمنوں کے ہاتھ لگتی ہیں اور وہ ''بھاری مقدار میں اسلحہ و بارود کی برآمدگی'' کا دعویٰ کر کے جھوٹ کو پروان چڑھاتے ہیں۔

الامارہ: قندھار میں عامۃ المسلمین کی اموات سلگتا ہوا مسئلہ ہے۔ دشمن میڈیا کے ذریعے یہ پروپیگنڈا کرتا ہے کہ عام شہری زیادہ تر مجاہدین کی کارروائیوں میں مرتے ہیں، آپ اس بارے میں کیا کہنا چاہیں گے؟

حاجی احمد: میں قندھار میں مجاہدین کا ذمہ دار ہوں اور مجھے اس ذمہ داری کی حساسیت کا اندازہ اور شعور ہے۔ میں اس ذمہ داری کی وجہ سے اللہ رب العزت کے ہاں بھی جواب دہ ہوں اور افغان مسلمانوں کے سامنے بھی......اللہ گواہ ہے کہ اگر ہمیں عامۃ المسلمین کے خون کی حرمت کا احساس نہ ہو اور ہم اُن کی حفاظت کے حریص نہ ہوں تو آپ دیکھیں گے کہ ہماری موجودہ کارروائیوں میں دس گنا زیادہ شدت پیدا ہو سکتی ہے لیکن ہم عامۃ المسلمین کے جان ومال میں نقصان کے اندیشہ سے اپنی کارروائیوں کو محدود رکھتے ہیں۔ ہماری ہر ممکن کوشش ہوتی ہے کہ کسی بھی طرح عام مسلمانوں کی جانوں کا نقصان نہ ہو۔ متعدد مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ ہمیں اپنی کارروائیوں کو عام مسلمانوں کے اموات کے خوف کی وجہ سے ملتوی کرنا پڑا ہے جبکہ دوسری جانب کفار ہمیشہ اس کوشش میں ہوتے ہیں کہ اُس کی نقل وحرکت اور اُس کا قیام عام آبادی کے مرکز میں ہو تاکہ مجاہدین کے حملے کی صورت میں جو کچھ بھی شہری آبادی کا نقصان ہو اُس کا قصوروار مجاہدین کو ٹھہرایا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے علاقوں میں مجاہدین دشمن پر وار کرنے سے اجتناب کرتے ہیں کیونکہ دشمن عام مسلمانوں کو بطور ڈھال استعمال کرنے سے ذرا بھی نہیں چوکتا۔

الامارہ: صلیبیوں کی طرف سے قندھار آپریشن شروع ہونے کے بعد جب مجاہدین نے کٹھ پتلی اداروں سے وابستہ افراد کو 'ٹارگٹ کلنگ' کے ذریعے قتل کرنا شروع کیا تو بعض ذہنوں میں یہ شبہ پیدا ہوا کہ مجاہدین عام افراد کو ٹارگٹ کر رہے ہیں۔ اسی وجہ سے موجودہ صورت حال سے لوگ خوف وہراس کی کیفیت کا شکار ہیں۔ آپ کا ایسے افراد کے لیے کیا پیغام ہے؟

حاجی احمد: میں ایسے لوگوں سے کہنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ سرکاری ملازم نہیں ہیں تو اُنہیں مکمل طور پر پرسکون رہنا چاہیے۔ کیونکہ ہماری کارروائیاں جلد بازی میں اور بلا سوچے سمجھے نہیں ہوتی۔ بلکہ ہماری ہر ہر کارروائی سے متعلّق تمام امور نہایت باریک بینی سے طے ہوتے ہیں اور ہر کام باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ لہٰذا اُنہیں خوف زدہ ہونے کی قطعی ضرورت نہیں۔ میں یہ بات واضح طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ مجاہدین جب کسی فرد کو اپنے ہدف پر رکھتے ہیں تو اُس کے متعلّق تمام معلومات اکٹھی کی جاتی ہیں کہ اس فرد کا کس کٹھ پتلی ادارے سے تعلّق ہے یا وہ اپنے مغربی آقاؤں کی خدمت کے لیے کس ڈیوٹی پر مامور ہے۔ یہ تمام معلومات حاصل کرنے کے بعد ہی کسی شخص کو کفار سے تعاون کرنے کے جرم کا سزاوار ٹھہرایا جاتا ہے اور اُس کو ٹارگٹ کیا جاتا ہے۔

جب سے میں یہ ذمہ داری نبھا رہا ہوں اُس وقت سے صرف ایک ایسا واقعہ ہوا کہ ہمارے ایک مجاہد ساتھی نے غلطی سے ایک ایسے فرد کو قتل کر دیا جو کہ بے گناہ تھا۔ جب اس واقعہ کی تفصیل معلوم کی گئی تو پتہ چلا کہ مقتول کی شکل وشباہت اصل مجرم سے بہت مشابہ تھی اور وہ اُس وقت بالکل اُسی جگہ موجود تھا جہاں اُس مجرم کی موجودگی کی اطلاع تھی، اس وجہ سے وہ شخص نشانہ بن گیا۔ اس واقعہ کے بعد ہم نے شریعتِ اسلامیہ کے احکامات کے مطابق مقتول کے ورثا سے رابطہ کیا اور اُنہیں دیت ادا کی۔ اس ایک واقعہ کے علاوہ میں پوری ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ کبھی کسی معصوم اور بے گناہ کو مجاہدین نے نقصان نہیں پہنچایا۔ میں اپنے مسلمان بھائیوں کی تسلی کے لیے زور دے کر کہتا ہوں کہ مجاہدین اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے خلاف کوئی ایسی کارروائی نہیں کرسکتے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ کٹھ پتلی حکومت اور اُن کے مغربی آقاؤں نے مجاہدین کو بدنام کرنے کے لیے کچھ ایسے افراد کو بھرتی کیا ہو جو مجاہدین کی سی شکل وشباہت اختیار کر کے ایسی ظالمانہ کارروائیاں کرتے ہوں تاکہ عام مسلمانوں کے دلوں میں مجاہدین کے لیے نفرت پیدا کی جاسکے۔ ہم نے قندھار کے عوام کو ایک رابطہ نمبر فراہم کیا ہے کہ اگر وہ کوئی ایسا واقعہ ہوتا دیکھیں تو اُس نمبر پر مجاہدین کے ذمہ داران سے فوری رابطہ کریں تاکہ دشمن کی اس چال کو ناکام بنایا جاسکے۔

الامارہ: قندھار کی حکومت کو آپ کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

حاجی احمد: قندھار حکومت تو مجاہدین کے حملوں سے بمشکل تمام خود کو محفوظ رکھنے کی کوشش میں ہے۔حکومت کے پاس نہ تو کوئی قابل ذکر سرکاری عملہ ہے نہ ہی انتظامی امور سنبھالنے کے لیے کوئی خاص افسر شاہی۔ یہ حکومت صرف اور صرف پولیس تھانوں کے بل بوتے پر چل رہی ہے اور پولیس نظام کو بھی امریکی ہی سہارا دیے ہوئے ہیں۔جبکہ مجاہدین کے پاس باضابطہ نظام حکومت موجود ہے اور قندھار کے عوام مجاہدین پر اعتماد کرتے ہوئے اپنے روزمرہ تنازعات کے حل اور فیصلوں کے لیے ہم سے رجوع کرتے ہیں۔

الامارہ: آخر میں آپ کوئی بات کرنا چاہیں یا کوئی پیغام دینا چاہیں تو دے سکتے ہیں۔

حاجی احمد: میں بطور ایک مجاہد کے تین اہم اور بنیادی امور پر اپنی بات رکھنا چاہوں گا۔

سب سے پہلی بات تو کٹھ پتلی حکومت کے ملازمین کو مخاطب کرتے ہوئے کہوں گا کہ اپنے ایمان کے تقاضوں کو سمجھیں اور اس حکومت سے کنارہ کشی اختیار کریں۔ کیونکہ جس حکومت کے وہ کارندے ہیں نہ تو وہ قانونی ہے اور نہ ہی شرعی بلکہ وہ صلیبی غلام کی حیثیت سے امریکی مفادات کی تکمیل کے لیے کفار کی خدمت کررہی ہے۔ کسی بھی مسلمان کو یہ ہرگز زیب نہیں دیتا کہ کہ وہ کفر کی خدمت کرنے والے ایسے اداروں میں شمولیت اختیار کرے یا کسی بھی طرح اُن کا حصّہ ہو۔ ان کو بلا جھجک ایسے تمام سرکاری اداروں اور کٹھ پتلی انتظامیہ سے علیحدگی اختیار کرلینا چاہیے۔

میرا دوسرا پیغام اُن ٹھیکے داروں کے لیے ہے جو محض چند کوڑیوں کے لیے امریکی چاکری میں مصروف ہیں۔ یہ تو ممکن ہے کہ اس صلیبی چاکری کے نتیجے میں تمہیں دولتِ دنیا میسر آئے لیکن اس کے بدلے تم صلیبی افواج کے لیے افغانستان میں رہنے اور مستحکم انداز سے امت پر اُنہیں مسلط کرنے کے جرم کا ارتکاب کررہے ہو۔لہٰذا لازم ہے کہ تم اس غیر شرعی کمائی اور دولت کو سمیٹنے کے اپنے رویے سے توبہ کرو اور صلیبیوں سے ہر قسم کا تعاون ختم کردو۔

میرا تیسرا پیغام امریکی چھتری تلے قبائلی لشکر بنانے والوں کے لیے ہے۔اس لشکروں میں شامل تمام کمانڈر اور سپاہی وہی ڈاکو، لٹیرے اور قزاق ہیں جو امارت اسلامیہ کے دور سے قبل عام مسلمانوں کے اموال کو لوٹنے اور اُنہیں ہر طرح کی تکالیف پہنچانے میں مصروف تھے اور معاشرے میں افراتفری کا باعث تھے۔امارت اسلامیہ کے قیام کے بعد ان رہزنوں سے خوب اچھی طرح نمٹا گیا تھا اور اِنہیں غیر مسلح کرکے ان کی دُرگت بنائی گئی تھی۔لیکن امریکیوں نے اپنے مفادات کے لیے اُنہیں دوبارہ اسلحہ سے لیس کیا۔ میں ان لوگوں کو کہتا ہوں کہ کچھ تو اپنی عقل استعمال کریں کہ امریکی کفار کس طرح اُنہیں امارت اسلامیہ کے خلاف استعمال کرتے رہے اور بعد میں تمہیں منشیات فروش، جرائم پیشہ، ڈاکو اور چور قرار دے کر راندۂ درگاہ بنادیا۔اب جبکہ صلیبی اپنی گردنوں تک افغانستان کی دلدل میں پھنس چکے ہیں تو وہ دوبارہ اپنے مذموم مقاصد کے لیے تمہاری آؤ بھگت کررہے ہیں۔کیا تم نے ماضی کی غلطیوں سے کوئی سبق سیکھا؟ خبردار رہو کہ اب تم اس خطرناک جنگ میں صلیبی ایندھن کے طور پر کام آجاؤ گے!!!

الامارہ: ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے میدان قتال کی اصل صورت حال ہمارے سامنے رکھی۔اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

حاجی احمد: آپ کا بھی شکریہ اور اللہ تعالیٰ آپ کو بھی بھرپور اجر سے نوازے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: یہ عرب اسرائیل مسئلہ نہیں، بلکہ امتِ مسلمہ اور مللِ کفر کی کشمکش ہے

’’اور تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ اللہ کی راہ میں اور ان بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو فریاد کررہے ہیں کہ: اے پروردگار! ہمیں اس بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم ہیں، اور اپنی طرف سے ہمارا کوئی حامی و مددگار پیدا کردے‘‘۔

ہم یہ پکار تو سن لیتے ہیں لیکن اپنے گھر میں بیٹھ کر تمنا کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ کوئی صلاح الدین ایوبیؒ آجائے۔لیکن افسوس! ہم یہ سوچتے ہی نہیں کہ صلاح الدین ایوبیؒ آسمان سے تو نہیں اتریں گے بلکہ ہم میں سے ہی کسی کو صلاح الدین ایوبیؒ بننا ہے۔

مجھے تو امت کی ماؤں سے شکایت ہے کہ ان کی مہد میں وہ بچے ہی نہیں جو صلاح الدین ایوبیؒ بنیں۔ ہر ماں دوسروں کے بچوں میں صلاح الدین ایوبیؒ تلاش کرتی ہے اور اپنے بچوں کو اپنے سینے سے لگا کر رکھتی ہے۔ وہ انہیں تیغ و تفنگ اور دشنہ و خنجر کے کھلونے کیوں نہیں دیتی اور ان میں صلاح الدین ایوبیؒ کے کردار کی جھلک کیوں پیدا نہیں کرتی! پھر بھی یہ تمنا ہے کہ امت کی بقا کی جنگ لڑنے اور مسجدِ اقصیٰ کو صیہونیوں سے چھڑانے کی خاطر کوئی صلاح الدین ایوبیؒ آجائے۔

مجھے امت کی بہنوں سے بھی گلہ ہے کہ کیا وہ حضرت صفیہؓ کے کردار سے واقف نہیں۔ کیوں وہ اپنے بھائیوں کو مجبور نہیں کرتیں کہ وہ گھروں سے نکلیں، صلیبی اور صیہونی کفار کے خلاف برسرِ پیکار ہوں اور فلسطین سمیت تمام مقبوضہ علاقوں پر دوبارہ اسلام کا جھنڈا گاڑیں۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو انہیں خنجر کیوں نہیں دکھاتیں!

مجھے اپنے بھائیوں اور بزرگوں سے بھی شکوہ ہے کہ وہ امتِ مسلمہ کے تمام حالات دیکھ کر بھی اس سے نظریں چراتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ آنسو بہاتے ہیں اور جلوس نکالتے ہیں۔ اپنے بھائیوں اور بہنوں کو سسکتا، بلکتا دیکھ کر بھی ان میں دینی حمیت کیوں جوش نہیں مارتی؟ وہ اپنے اسلاف کے کردار سے اس قدر بعید ہوگئے ہیں کہ فلسطین کی مائیں اپنے شہید بچوں کو دیکھ کر چیختی، چلاتی، روتی ہیں مگر ان کے اندر کچھ حرکت پیدا نہیں ہوتی۔ فلسطین کی بہنوں کی ردائیں چھنتی ہیں، عصمتیں لٹتی ہیں اور ان میں کچھ ایمانی حرارت پیدا نہیں ہوتی۔ فلسطین کے نوجوان پتھروں کے ساتھ اکیلے یہودیوں سے لڑتے ہیں اور ان میں غیرت پیدا نہیں ہوتی کہ ان کی مدد کو پہنچیں۔ اس سب کے باوجود وہ مطمئن بیٹھے ہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ کو کچھ جواب نہیں دینا؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت یونہی مل جائے گی؟ کیا جنت اسی طرح ان کا مقدر بن جائے گی؟

نہ خوئے مسلم ہے کچھ بھی باقی ، نہ حسِ ایماں کا کچھ پتہ ہے
ہیں چلتی پھرتی ہوئی یہ لاشیں کہ جن پہ انسان کا گماں ہے
جہاں میں جیسے بھی کوئی تڑپے، انھیں مگر اس سے غرض کیا ہے
رگوں میں ان کے لہو نہیں ہے، اور حد سے اب بڑھ گیا زیاں ہے

خدارا! اب تو مسلمان بیدار ہوجائیں۔ دینی غیرت و حمیت کو جوش میں لائیں اور اپنے اندر ایمانی رمق پیدا کریں۔ جمہوری راستوں، مظاہروں کو ترک کریں اور جہاد فی سبیل اللہ میں اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کرنے کے لیے پیش کردیں۔ یہاں تک کہ صلیبی و صیہونی دشمن مسلمان علاقوں سے دفع ہوجائیں، قبلۂ اول مسلمانوں کے پاس دوبارہ آجائے اور دنیا میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوجائے۔

مٹی کے کھلونے ہیں سارے......

مصعب ابراہیم

۳ ستمبر ۲۰۱۰ کو امریکی کارگو کمپنی 'یو پی ایس (یونائیٹڈ پارسل سروس)' کے ایک بوئنگ ۷۴۷-۴۰۰ جہاز نے دبئی ایئر پورٹ سے شام ۶ بج کر ۴۰ منٹ پر اڑان بھری۔ اور اپنی اڑان کے ۲ منٹ بعد ہی ہوائی اڈے سے ۲۰ کلومیٹر دور یو اے ای فوج کے ایک کیمپ 'المنھد ایئر بیس' میں گر کر تباہ ہو گیا۔ اس واقعہ میں جہاز میں سوار عملے کے ۲ افراد ہلاک ہوئے۔ یہ طیارہ دبئی سے جرمنی کے شہر کولون جا رہا تھا۔

''آزاد میڈیا'' (جس کی ڈوریں امریکی وصیہونی ہاتھوں میں ہیں) میں اس اہم ترین خبر کا سرسری سا تذکرہ ہوا۔ اس واقعے کو ذرائع ابلاغ میں اتنی جگہ بھی نہ مل سکی جتنی کسی معمولی سڑک کے حادثے کے واقعے کو ملتی ہے۔ یعنی اس واقعے کی کوریج کا (میڈیا ہی کی زبان میں) مکمل طور پر ''بلیک آؤٹ'' کیا گیا۔ امریکی حکومت، یو پی ایس کمپنی اور تمام صلیبی کفار کی اس پراسرار خاموشی کی کیا وجوہات تھیں؟ یہ عقدہ چند ہی ماہ بعد کھلنے والا تھا۔ جب مجاہدین نے ایسے موقع پر اس کارروائی کی ذمہ داری قبول کی جب ساری دنیا کو اپنے اسلحہ خانے کے زور پر زیر کرنے کے دعوے کرنے اور اپنی ''فول پروف سیکورٹی'' کے ڈراوے دینے والے خود لرزاں و ترساں نظر آئے۔

طیارہ تباہ کرنے کی یہ ایسی کارروائی تھی جس کو چھپانے اور جس پر پردہ ڈالنے کے لیے ''مٹی پاؤ'' پالیسی اختیار کی گئی اور اپنے حفاظتی نظام پر ایسی کاری ضرب کو دنیا کی نظروں سے اوجھل رکھا گیا۔ مجاہدین نے بھی اس موقع پر حکمت و تدبر سے کام لیتے ہوئے اس کارروائی کے متعلق کوئی ذمہ داری قبول نہ کی۔ اور اس کو کسی ایسے مناسب وقت کے لیے اٹھا رکھا کہ جب طیارہ تباہ کرنے کی اس کارروائی کو قبول کر کے زیادہ نمایاں انداز میں اس کامیابی کے ثمرات سمیٹے جا سکتے تھے۔

یہود و نصاریٰ کا عجب وطیرہ ہے، یہ ایسے کم ظرف ہیں کہ ایک جانب امت مسلمہ پر اپنی ظالمانہ چڑھائی جاری رکھے ہوئے ہیں جبکہ دوسری جانب جنگ و جدال کے بنیادی اصول وضوابط سے بھی بے بہرہ ہیں۔ اپنے نقصانات اور معاشی و جانی نقصان کو حتی الوسع چھپانے اور مجاہدین کے نقصانات کو بڑھا چڑھا کر پوری ڈھٹائی سے بیان کر کے فتح کے خیالی پلاؤ پکاتے رہتے ہیں۔ حالانکہ انصاف اور عدل کا تقاضا یہی ہے کہ جنگ کے دوران جس فریق کا جب اور جو نقصان ہو اُسے کھلے دل سے تسلیم کیا جائے اور دشمن کو پہنچنے والے نقصان کو بھی اُس کی اصل کے مطابق بیان کیا جائے لیکن تعصب کی پٹی اس بری طرح سے ان کفار کی آنکھوں پر بندھی ہے کہ میدان کارزار میں اپنا سب کچھ لُٹا دینے کے باوجود بھی اپنے جھوٹے اور خودساختہ کروفر کو بہرصورت برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ عقلیں ماری جائیں، سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں سلب کر لیں جائیں اور فہم و ادراک کی تمام حسیات ماؤف ہو جائیں تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ مردہ لاش کو جیتا جاگتا تنومند انسان ثابت کرنے پر مُصر رہا جائے اور خود کو ساری دنیا کے لیے تماشا بنا لیا جائے۔

موجودہ شیطانی سرمایہ دارانہ جمہوری نظام بھی دراصل وہ مردہ لاش ہے جسے کفار پہلوان نما انسان کی صورت میں دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ ان کی سیکورٹی کے انتظامات اور ان انتظامات پر اٹھنے والے کروڑوں اربوں ڈالرز موسم خزاں میں اڑتے پتوں کی مانند فضول اور بے کار ثابت ہو رہے ہیں۔

۲۹ اکتوبر ۲۰۱۰ء کو خبر آئی کہ یمن سے شکاگو جانے والی ایک پرواز میں دھماکہ خیز مواد کی موجودگی کا انکشاف ہوا ہے۔ اس خبر کا ''بریک'' ہونا تھا کہ ہر طرف تھرتھلی کی کیفیت پیدا ہو گئی۔ امریکہ یورپ اور پوری مغربی دنیا خوف اور دہشت سے کانپنے جا رہے تھے۔ صلیبی دنیا میں سیکورٹی لیول کو 'ہائی ریڈ الرٹ' کرنے کے احکامات جاری ہوئے، ہوائی پروازیں معطل کر دی گئیں، مغربی ممالک کو شہریوں کے دنیا کے تمام ممالک میں خبردار کر دیا گیا، امریکہ، برطانیہ سمیت بیشتر صلیبی ممالک نے یمن اور صومالیہ سے آنے والی پروازوں کو منسوخ کر دیا۔ دنیا بھر میں امت کے جسم کو زخم زخم کرنے والوں کے حوصلے اندازاً ۲۸۰ گرام سے لے کر ۴۰۰ گرام کے بارودی مواد کی وجہ سے ہی جواب دے گئے، اُن کے ہاتھ پاؤں پھول گئے اور ائمۃ الکفر ہانپتے کانپتے، خوفزدہ چہروں اور لرکھڑاتی زبانوں کے ساتھ اس دھماکہ خیز مواد کے بارے میں دنیا کو ''آگاہ'' کرنے لگے۔

سب سے پہلے ۳۰ اکتوبر کی صبح برطانوی وزیر داخلہ تھریسا مے گویا ہوئی ''امریکہ کے لیے بھیجے گئے مشتبہ پارسل بم انتہائی طاقت ور تھے اور کسی بھی وقت پھٹ سکتے تھے، انہیں طیارے کے ایئر پورٹ پر لینڈ کرنے کے بعد بھی استعمال کیا جا سکتا تھا جس سے بڑی تباہی کا خدشہ تھا''۔ ۳۰ اکتوبر کو رات گئے اوباما سٹپٹا کر اپنی قوم کو صورت حال سے آگاہ کرنے کے لیے امریکی ٹی وی پر نمودار ہوا۔ اُس نے کہا کہ ''طیاروں سے برآمد ہونے والے پیکٹس میں دھماکہ خیز مواد موجود تھا۔ مجھے رات ہی صورت حال سے آگاہ کر دیا گیا تھا اور میں نے اضافی سکریننگ کی ہدایت کر دی تھی۔ امریکہ کے خلاف حملوں کے پیچھے القاعدہ کا ہاتھ ہے، القاعدہ سے نمٹنے کے لیے اپنے دوستوں اور اتحادیوں سے مسلسل رابطے میں ہیں۔ دہشت گردی کے منصوبوں کے بارے میں یمنی صدر سے بات کی ہے، القاعدہ کو حملوں کی مہلت نہیں دیں گے، یمن میں القاعدہ کو مکمل طور پر ختم کرنے کا عزم کر رکھا ہے، مشتبہ پیکٹ یہودی اداروں کے خلاف استعمال کے لیے بھیجے گئے تھے، منصوبہ ناکام بنانے میں قریبی تعاون پر برطانوی وزیر اعظم ڈیوڈ کیمرون کا شکریہ''۔ اس کے بعد برطانوی وزیر اعظم بوکھلایا ہوا بولا'' ایسٹ مڈلینڈ ایئر پورٹ پر امریکہ جانے والے جہاز سے برآمد ہونے والا ڈاک بم اس طرح تیار کیا گیا تھا کہ اس سے طیارے کو برطانیہ پر سے پرواز کے دوران فضا میں تباہ کیا جا سکتا تھا''۔ بعد ازاں ''انسداد دہشت گردی'' کے متعلق وائٹ ہاؤس کا مشیر جان برینن کہتا پایا گیا کہ ''ان مشتبہ پیکٹس کی مخبری سعودی عرب نے کی تھی۔ سعودی عرب نے اس بات کی اطلاع دی تھی کہ یمن کی جانب سے ایک بڑے خطرے کا سامنا ہے، خطرے کی نشان دہی پر امریکہ سعودی حکومت کا شکر گزار ہے۔ انسداد دہشت گردی کے امریکی اداروں کی کوششوں کے علاوہ برطانیہ، متحدہ عرب امارات اور دیگر دوستوں اور ساتھیوں نے بھی دہشت گردی کی سازش ناکام بنانے میں تعاون کیا''۔

ذرائع ابلاغ پر سرداران کفار نے ہونق چہروں کے ساتھ جو کچھ کہا اُس کا خلاصہ یہ ہے

کہ ''یمن سے امریکہ جانے والے ۲ مال بردار طیاروں میں ۲ پیکٹس ملے جن میں بارودی مواد موجود تھا۔امریکہ اور یورپ میں اس وقت تشویش کی لہر دوڑ گئی جب برطانیہ کے علاقے ایسٹ مڈ لینڈ اور دبئی میں امریکی کارگو کمپنیوں یو پی ایس اور فیڈ یکس کے طیاروں سے ۲ پیکٹ پکڑے گئے ،جن میں دھماکہ خیز مواد کے موجود ہونے کا شبہ تھا۔یہ بارودی مواد پرنٹر کارٹیج میں رکھا گیا تھا''۔

اس کے بعد تو ایسے دھماکہ خیز مواد کی ترسیل کی خبریں تواتر سے آنے لگیں اور عیسائی و یہودی دنیا خوف و ہراس کی لپیٹ میں آ گئی۔ ۲ نومبر کو برلن میں جرمن چانسلر انجیلا مرکل کے دفتر سے دھماکہ خیز مواد سے بھرا پیکٹ ملا۔اسی دن ایتھنز (یونان) میں چلی اور بلغاریہ کے سفارت خانوں کو بھیجے گئے پیکٹ میں بھی دھماکہ خیز مواد ملا۔ ۲ نومبر کو ہی ایتھنز میں سوئٹزرلینڈ اور روس کے سفارت خانوں میں دستی بم پھینکے گئے۔ ۳ نومبر کو ایتھنز ہی کے ہوائی اڈے پر دو پارسل بم برآمد ہوئے۔یہ پارسل بم یورپی یونین ہالینڈ میں کرمنل انٹیلی جنس ایجنسی اور لگزمبرگ میں کورٹ آف جسٹس کے نام بھیجے جا رہے تھے۔ ۳ نومبر ہی کو اٹلی کے صدر کے نام بھیجے گئے پارسل بم نے آگ پکڑ لی۔یکم نومبر کو فرانسیسی صدر نکولس سرکوزی کے نام یونان سے بھیجا جانے والا پارسل بم پکڑا گیا۔اس صورت حال میں ڈرے سہمے کفار اپنی سیکورٹی نظام کو ''مزید موثر'' بنانے پر زور دینے لگے۔امریکہ، برطانیہ، جرمنی، کینیڈا، فرانس اور دیگر یورپی ممالک نے یمن اور صومالیہ سے آنے والی پروازوں پر پابندی لگا دی۔یہ اللہ ذوالجلال کی نصرت ہی تو ہے کہ اُس نے کفار کے دلوں میں مجاہدین اسلام کا اس قدر رعب و دبدبہ ڈال دیا ہے کہ اُن کا ہر لمحہ ڈر اور خوف کی حالت میں گزرتا ہے۔یہی وجہ ہے اب یوں محسوس ہوتا ہے کہ جہاں دنیا بھر میں میدان قتال میں مجاہدین کی کارروائیاں کفار کی کمر توڑے دے رہی ہیں وہیں 'کم خرچ بالانشین' کے اصول پر عمل کرتے ہوئے اُن کو خوف و ہراس میں مبتلا کرنے، حواس باختہ کرنے، اُن کی زندگی اجیرن کرنے اور نظام زندگی تلپٹ کرنے کے لیے ایسی کارروائیاں بھی ضروری ہیں۔

کیسی عجیب بات ہے کہ وہ جو ہزاروں ٹن بارود برسا کر اہل ایمان کی بستیوں کو غارت کرتے ہیں، اتنے بے حوصلہ واقع ہوئے کہ چند سو گرام بارود بھی اُن کے اعصاب شل کرنے کے لیے کافی قرار پایا۔وہ جو دنیا میں اپنا طاغوتی نظام قائم کرنے اور اپنی بڑائی کا طنطنہ منوانے کے لیے طرح طرح کے مظالم سے امت مسلمہ کو دوچار کیے ہوئے ہیں، اتنے عاجز اور بودے نکلے کہ اُن کے لیے چند ''مشتبہ پیکٹس'' ہی وبال جان اور عذاب جان بن گئے۔کیسی بے چارگی اور کیسی بے وقعتی ہے کہ جو کفار پر چسپاں کر دی گئی ہے۔ایسے میں عزیمت و عظمت اور استقامت کے وہ کوہ گراں بے طرح یاد آنے لگتے ہیں کہ جو میزائلوں کے نیچے بیٹھے ہیں، آہن و بارود کی برسات میں مسکراتے ہیں، اپنے رب کی جنتوں کی جانب لپک لپک کر جانے اور اُس کی رضا کی طرف مسابقت سے بڑھنے کے لیے ایک دوسرے سے پہلے بارودی گاڑیوں کو اہداف تک لے جانے کے لیے بے قرار رہتے ہیں......بھلا ان دو گروہوں کا کوئی مقابلہ ہے؟اس جذبے اور ایمان کو یہود و نصاریٰ کے جیسے بزدل اور کم ظرف لشکر کیسے ختم کر سکتے ہیں!صلیبیوں اور صیہونیوں کے لیے یہ ناممکن الحصول ہدف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کفار اور مومنین کا حال خود بیان فرما رہے ہیں کہ:

الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا(النساء:۷۶)

''وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں، اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور وہ جنہوں نے کفر کیا ہے وہ طاغوت کی راہ میں لڑتے ہی۔پس شیطان کے دوستوں سے لڑو۔بے شک شیطان کی چال نہایت کمزور ہے''۔

کفر و اسلام کی کشمکش میں دونوں محاذ واضح ہیں۔اہل ایمان کا ساتھ دینے والے ایثار و قربانی کے ایسے باب رقم کر رہے ہیں جو تاریخ میں نمایاں ترین حیثیت کے حامل قرار پائیں گے جب کہ کفار کا ساتھ دینے والے اور مسلمانوں سے خیانت کا ارتکاب کرنے والے بھی کفار سے وفاداری کی مثالیں قائم کر رہے ہیں اور اسلام سے بغاوت کرتے ہوئے ارتداد کا راستہ اختیار کیے ہوئے ہیں۔اس کی تازہ ترین مثال سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کی حکومتوں کی جانب سے کفار کے بچاؤ کی تدابیر اختیار کرنا اور اُنہیں ان پارسل بموں کی اطلاع دینا ہے۔حب الدنیا کے مرض میں مبتلا اور امت مسلمہ پر مسلط یہ خائن گروہ کفار کی کاسہ لیسی اور اُن سے تعاون میں اس قدر آگے چلا گیا ہے کہ اُنہیں امت پر مسلط کردہ ظلم و جبر کی تاریک رات تو نظر نہیں آتی لیکن کفار کی تباہی و بربادی کی ہر کوشش اُنہیں بے چینی و بے کلی میں مبتلا کر دیتی ہے۔یہ اُن کی کفر سے محبت اور اسلام سے بے زاری کا واضح ثبوت اور دلیل ہے۔

جزیرۃ العرب میں برسرپیکار تنظیم القاعدہ نے ان پارسل بم حملوں کی ذمہ داری قبول کی اور اپنے بیان میں کہا:

''تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لیے جس نے فرمایا'' اور کافر یہ نہ خیال کریں کہ وہ بھاگ نکلے ہیں، بے شک وہ ہمیں ہرگز عاجز نہ کر سکیں گے۔(انفال:۵۹)

اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کے اہل و عیال اور صحابہ کرامؓ پر۔

آج القاعدہ امت مسلمہ کو ایک خوشگوار اور پر مسرت خبر پر مبارک باد پیش کرتی ہے۔اللہ نے ہمیں کامیابی عطا فرمائی کہ ہم نے ۲۵ رمضان المبارک، ۱۴۳۱ ہجری بمطابق ۳ ستمبر ۲۰۱۰ امریکہ کی کارگو کمپنی "یو پی ایس" کے ایک بڑے مال بردار طیارے کو دوران پرواز بم دھماکے سے ہم نے اسے تباہ کیا تھا۔القاعدہ نے اس طرح کی کارروائیوں کے ذریعے یونائیڈ پارسل سروس اور فیڈ ایکس کمپنیوں کے مزید جہازوں کو بھی تباہ کرنے کی کوشش کی تھی۔

یقیناً یہ اللہ تعالیٰ ہی کا فضل و کرم ہے کہ ہم نے یہ کارنامہ سرانجام دیا ہے، لیکن چونکہ دشمن کے ذرائع ابلاغ میں مجاہدین کو اس کارراوائی کا ذمہ دار نہیں سمجھا گیا لہٰذا القاعدہ نے بھی اس پر ایک حکمت کے تحت خاموشی اختیار کیے رکھی تا کہ اس طرح کی کارروائی کا اعادہ کیا جا سکے۔

موجودہ پارسل بموں کی کارروائی کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے ہم نے دو اقسام کے دھماکہ خیز مواد کا استعمال کیا، جس میں سے ایک کو بذریعہ یو پی ایس طیارے اور دوسرا بذریعہ فیڈ یکس بھیجا گیا تھا۔

اب ہم ان کفار سے پوچھتے ہیں کہ وہ یہ وضاحت کیوں نہیں کرتے کہ یو پی ایس طیارے کے ساتھ کیا ہوا؟ کیا اس وجہ سے کہ وہ اس کارروائی کی پردہ پوشی کر رہے ہیں کہ مجاہدین کی کامیابی کی وجہ سے اُن کے سینوں پر سانپ لوٹ رہے ہیں یا اس وجہ سے کہ اوباما انتظامیہ اس واقعے کے حقائق کو پس پردہ ڈال کر اپنی سیکورٹی کی مکمل ناکامی کو پوشیدہ رکھنا چاہتی ہے بالخصوص ایسے وقت میں کہ جب وسط مدتی انتخابات کا مرحلہ درپیش ہے؟

اوباما! ہم تمہیں بتادینا چاہتے ہیں کہ ہم اللہ کی نصرت وتائید سے اس قابل ہیں کہ ایک سال کے دوران یکے بعد دیگرے تین مرتبہ تمہارے جہازوں کو نشانہ بنائیں، اور ہم امریکہ اور اُس کے اتحادیوں کے مفادات کو نشانہ بنانے کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔

الحمدللہ! ہم جدید آلات اور بارودی مواد کے ذریعے با آسانی کسی بھی طیارے کو ہر قسم کے حفاظتی اقدامات بالائے طاق رکھتے ہوئے دوران پرواز ہوا میں، منزل پر پہنچنے سے پہلے ہی دھماکے سے اڑانے کے قابل ہیں۔ ہم سعودی شاہی خاندان سے بھی یہ کہتے ہیں کہ اللہ نے یہودیوں کے ہاتھوں تمہاری محکومی کو بے نقاب کر دیا ہے، یہ دراصل ہتھیار صیہونیوں، یہودیوں اور ان کی عبادت گاہوں کو نشانہ لیے ہوئے ہیں، لیکن تمہاری غداری اور ارتداد کی وجہ سے تم نے ان کی حفاظت کی۔ اللہ کی لعنت ہو، تمام گمراہ لوگوں پر۔

ہماری دونوں کارروائیاں کامیابی کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچی ہیں۔ دبئی اور برطانیہ میں پارسل بم دھماکوں کی کوششوں کی ناکامی پر ہمیں کوئی رنج نہیں۔ ہم دنیا بھر میں مجاہدین تک یہ پیغام پہنچانا چاہتے تھے کہ دشمن کے مفادات اور ان کے مسافر اور مال بردار طیاروں کو اس طرح تباہ کیا جا سکتا ہے۔ اللہ کے دشمنو! تم کو خوش خبری ہو کہ عنقریب تم ایسی ہولناکی دیکھو گے کہ اس سے پہلے وہ تمہارے تصور میں بھی نہیں ہوگی۔

شیخ اسامہ بن لادن! (اللہ آپ کی حفاظت کرے) فرماتے ہیں کہ ”اگر ہم اپنے پیغامات تمہیں الفاظ کے ذریعے پہنچانے کے قابل ہوتے تو ہم کبھی ان کو تمہارے طیاروں کے ذریعے نہ بھیجتے“۔

اللہ کی رحمتیں ہوں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ان کے اہل وعیال اور صحابہ کرام پر

وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى أَمْرِهِ وَلٰـكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَعْلَمُونَ

اللہ اپنے کام پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں“۔

....

کفار کے رعب ودبدبہ کا شکار، اُن کے نظام زندگی اور طرز حیات کو ترستی اور للچائی نظروں سے دیکھنے اور اُس کا دم بھرنے والے، اُن کے تصنع بھرے طاغوتی نظام کے گن گانے والے، وہاں کی صاف چمکتی سڑکوں اور اونچی بلڈنگوں سے اپنی نظروں کو خیرہ کرنے والے، اُن کی ترقی اور ٹیکنالوجی کے آگے نقد ایمان ہار آنے والے، اُن کی مصنوعی طاقت وجبروت کے آگے پانی بھرنے والے، اُن کی فوجی وعسکری طاقت اور اُن کے غیر مفتوح ہونے جیسی افسانوی باتوں پر یقین رکھنے والے قرآن سے پوچھیں تو وہ اُنہیں ان کفار کی حقیقت ان الفاظ میں بتائے گا:

إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللّهِ الَّذِينَ كَفَرُواْ فَهُمْ لاَ يُؤْمِنُونَ(الانفال:۵۵)

”جانداروں میں سب سے بدتر خدا کے نزدیک وہ لوگ ہیں جو کافر ہیں سو وہ ایمان نہیں لاتے۔“

یہود ونصاریٰ کی ٹیکنالوجی سے مرعوب افراد دیکھیں کہ کس طرح مجاہدین محض اللہ تعالیٰ کی تائید سے کفار کے حواس پر سوار ہوگئے ہیں، اُن کی عقلیں ماؤف اور دماغ مفلوج کر کے رکھ دیے ہیں، اُن کے ناقابل شکست ہونے کے غرّے کو ختم کیا ہے، اُن کے ”مضبوط“ سیکورٹی نظام کے تار و پود بکھیرے ہیں اور اُن کی اصلیت سے پردہ ہٹایا ہے۔ ان کارروائیوں کو ”ناکام“ قرار دینے والے عقل سے بالکل ہی پیدل ہیں جو اُنہیں ان ”ناکام کارروائیوں“ کے نتیجے میں یہود ونصاریٰ کا ہانپنا کانپنا نظر نہیں آتا، اُنہیں یہ بھی دکھائی نہیں دیتا کہ ان کارروائیوں کی بدولت کفریہ نظام پر کس طرح رعشہ طاری ہے اور کس طرح کفار مارے خوف کے زمین میں گڑے جا رہے ہیں۔ مجاہدین کی ان کارروائیوں نے اہل ایمان کے حوصلوں کو جلا بخشی ہے، مایوسی اور قنوطیت کا دور گزر چکا! ان مجاہدین نے ثابت کیا ہے کہ حقیقی علو وبرتری، غلبہ واستیلاء، شوکت وتمکنت، قوت وطاقت اور عزت وسرفرازی صرف اور صرف دین اسلام اور اس پر جانیں لٹانے والوں کے لیے ہے۔

وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ(المنافقون:۸)

”عزت تو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے اور اس کے رسول کے لیے اور ایمانداروں کے لیے ہے“۔

یہ امت اُس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے جس نے فرمایا ”میں ماحی بھی ہوں یعنی اللہ میری وجہ سے کفر کو مٹائے گا“۔ ایک اور جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ایک مہینے کی راہ سے میرا رعب ڈال کر میری مدد کی گئی“۔ پھر بھلا ایسے نبی پر جان قربان کرنے والوں کے آگے کفر اور اہل کفر کب تک ٹھہر سکتے ہیں!!!

ایمان کی بہار کا مزہ لوٹنے والے یہی اللہ کے بندے امت کو جہاد وقتال کی راہوں کو سجانے کی دعوت دے رہے ہیں اور اُن کے سامنے کھول کھول کر بیان کر رہے ہیں کہ کفار کی بزدلی، تھڑ دلی، کم ہمتی، شکست خوردگی اور سراسیمگی کی مثالیں تو جابجا بکھری پڑی ہیں اور عقل والوں کو غور وفکر کی دعوت دے رہی ہیں کہ کفار کے تمام لشکر وعساکر مٹی کے مادھو ہیں اور ان کی آئے روز ہونے والی پٹائی اور دھنائی سے یہ حقیقت عیاں ہے کہ کوئی دن جاتا ہے کہ کفر کی تمام افواج جھاڑ جھنکار کی طرح هَبَاء مُّنبَثًّا ہو جائیں گی۔

یہ عظمت باطل دھوکہ ہے، یہ سطوت کافر کچھ بھی نہیں
مٹی کے کھلونے ہیں سارے، یہ کفر کے لشکر کچھ بھی نہیں

☆☆☆☆☆

پھر نصر رب ساتھ لیے فتح کا دن آتا ہے

ڈاکٹر ولی محمد

کہتے ہیں کہ تجربہ ایسی کنگھی ہے جو اس وقت ملتی ہے جب سر کے تمام بال جھڑ چکے ہوتے ہیں۔ کچھ یہی حال مغربی صلیبیوں کا بھی ہے کہ صلیبی جنگ میں ۱۰ سال تک چھترول کروانے کے بعد انہیں یہ احساس ہو چلا ہے کہ وہ ایک نا قابل شکست دشمن سے لڑ رہے ہیں اور وہ اب خود سے یہ سوال کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ آخر ہم یہ جنگ کیوں لڑ رہے ہیں۔

یہ سوچ یوں تو گزشتہ کئی ماہ سے صلیبی فیصلہ سازوں کے ذہنوں میں پرورش پا رہی تھی لیکن اس کا واضح اظہار پہلی مرتبہ برطانوی مسلح افواج کے سربراہ جنرل ڈیوڈ رچرڈز نے کیا، اس کا کہنا ہے کہ القاعدہ نا قابل شکست ہے اور برطانیہ کو آئندہ کم از کم تیس سالوں تک مسلم شدت پسندوں کی جانب سے حملوں کے لیے تیار رہنا ہوگا۔

برطانوی اخبار سنڈے ٹیلی گراف کو انٹرویو دیتے ہوئے اس نے کہا کہ برطانوی حکومت کو اسلامی شدت پسندی پر مکمل اور واضح فتح حاصل کرنے کی کوششوں کی بجائے اپنے شہریوں کو لاحق خطرات کے پیش نظر انہیں تحفظ دینے کی کوشش کرنی چاہیے اور ایسا کرنا ممکن ہے۔ اس نے مزید کہا کہ القاعدہ کے خلاف استعمال کیے جانے والے اصل ہتھیار خواندگی اور جمہوریت ہو سکتے ہیں۔

رچرڈز کا کہنا تھا کہ روایتی جنگ میں شکست اور فتح بہت واضح ہوتی ہے۔ سب سے پہلے آپ کو یہ پوچھنا پڑے گا کہ آیا ہمیں اس (اسلامی شدت پسندی) پر واضح فتح درکار ہے اور میں کہوں گا کہ یہ غیر ضروری ہے اور یہ مقصد حاصل بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ہم اس پر اتنا قابو پا سکتے ہیں کہ ہم اور ہمارے بچے محفوظ طریقے سے زندگی جی سکیں۔ میرے خیال میں یہ ممکن ہے۔

برطانوی فوج کے سربراہ کا یہ اعتراف کہ القاعدہ نا قابل شکست ہے محض زبان کی پھسلن نہیں بلکہ ایک سوچا سمجھا احساس ہے جو نہ صرف یورپی بلکہ امریکی صلیبیوں کے ذہنوں میں بھی راسخ ہو چکا ہے جیسا کہ امریکی صحافی باب وڈ ورڈز نے اپنی نئی کتاب 'اوباما کی جنگیں (Obama's War) میں لکھا ہے کہ ۱۳ نومبر ۲۰۰۹ء کو اوباما کے آپریشن روم نیشنل سیکیورٹی کونسل کے اجلاس میں ہونے والی کئی گھنٹے کی بے نتیجہ بحث سے اوباما جھنجھلا گیا اور اور اس نے سب کو خاموش کروانے کے بعد تین سوال سامنے رکھے

☆ کیا القاعدہ کو شکست دی جا سکتی ہے؟

☆ کیا القاعدہ کو شکست دینے کے لیے طالبان کو شکست دینا ضروری ہے؟

☆ ہمیں القاعدہ کو شکست دینے کے لیے مزید کتنے برس افغانستان میں رکنا پڑے گا؟

اوباما کے سوالوں کے جواب میں امریکی وزیر دفاع رابرٹ گیٹس نے کہا کہ فی الحال ان تینوں میں سے کسی سوال کا جواب دینا ممکن نہیں البتہ ان پر کام جاری ہے اور ہم جائزہ لے رہے ہیں اسی سلسلے میں افغانستان میں امریکی کمانڈر میک کرسٹل نے مزید ۴۰ ہزار فوجیوں کی درخواست کی ہے اور کہا ہے کہ اگر یہ فوجی نہ بھیجے گئے تو ہم جنگ ہار جائیں گے۔ لیکن میک کرسٹل کے پاس بھی کوئی ایسا واضح منصوبہ نہیں۔

مزید بحث و تمحیص کے بعد اوباما نے ایک حتمی سوال سب کے سامنے رکھا

'ہمارا بنیادی مقصد امریکی سرزمین کو محفوظ رکھنا ہے تا کہ القاعدہ یا کوئی اور یہاں حملہ نہ کر سکے، القاعدہ کو شکست دینے کا مقصد بھی یہی ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو پھر ہم اپنی سرحدوں کو محفوظ بنانے کی بجائے افغانستان میں جاری جنگ کو جیتنے کی کوشش کیوں کریں؟ ہم اپنا سرمایہ وہاں کیوں جھونکیں؟ کیا کوئی مجھے اس کا جواب دے گا؟'

لیکن اوباما کے سوال کا جواب کسی کے پاس نہ تھا البتہ برطانوی آرمی چیف نے ٹھیک ایک سال بعد اس کے سوال کا دوٹوک جواب دے دیا ہے۔ اس ایک سال میں صلیبیوں نے ہر وہ نسخہ آزما کر دیکھا جس سے ان کو افغانستان سے باعزت واپسی کی ذرّہ برابر بھی امید تھی۔ پہلے تو جنرل میک کرسٹل کی تشخیص کے مطابق ۴۰ ہزار فوجی افغان بھجوائے۔ میک کرسٹل نے گزشتہ سال ستمبر ۲۰۰۹ء میں اپنی ایک انتہائی خفیہ رپورٹ میں لکھا تھا کہ اگر یہی صورتحال برقرار رہی تو ٹھیک ایک سال بعد امریکہ اور اتحادی افغانستان میں اس حال کو پہنچ جائیں گے کہ طالبان کو شکست دینا ممکن نہیں رہے گا، گویا امریکہ افغان جنگ مکمل طور پر ہار جائے گا۔ ۴۰ ہزار فوجی حاصل کر لینے کے باوجود میک کرسٹل نہ تو اپنی نوکری بچا سکا اور نہ ہی صلیبیوں کو درپیش ذلت آمیز شکست کو دور کر سکا۔

دوسرا حربہ مذاکرات کا تھا، امریکہ اور اس کے حواریوں نے گزشتہ ایک سال میں ایڑی چوٹی کا زور اس بات پر صرف کیا کہ میدان جنگ میں ان کو ناکوں چنے چبوانے والے اللہ کے شیر کسی طور مذاکرات کی میز پر آ جائیں اور اس بارے میں ذرائع ابلاغ میں خاصا شور وغوغا بھی بپا کیا گیا کہ طالبان خفیہ طور پر بات چیت کے لیے آمادہ اور اس میں شریک ہیں لیکن تاریخ یہی بتاتی ہے کہ مذاکرات ہمیشہ ہارنے والے فریق کی مجبوری ہوتے ہیں، فاتح فریق کو ان میں کوئی دلچسپی نہیں ہوتی۔ چنانچہ امارت اسلامیہ افغانستان کی طرف سے ایسی تمام خبروں کے ردعمل میں واضح اور دوٹوک اعلان کیا گیا کہ صلیبی افواج کے افغانستان سے انخلا تک کسی قسم کے مذاکرات خارج ازامکان ہیں۔ جبکہ صلیبیوں اور ان کے افغان آلہ کاروں کی مذاکرات کے لیے بیتابی قابل دید رہی، بقول اقبال

مانا کہ تری دید کے قابل نہیں میں
تو مرا شوق دیکھ، تو مرا انتظار دیکھ

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کے مصداق امریکی اور ان کے افغان پٹھو مذاکرات کے لیے اس قدر بے قرار ہیں کہ نیویارک ٹائمز کی ایک تازہ رپورٹ کے مطابق کوئی افغان بہروپیا کئی ماہ تک طالبان کمانڈر ملا اختر منصور بن کر نہ صرف ان سے مذاکرات کرتا رہا بلکہ اچھی خاصی رقم بھی اینٹھ لی۔

ملا اختر منصور کا روپ دھارے اس شخص کو نیٹو کے طیارے میں کابل لے جایا گیا جہاں اس نے چغہ پوش مسخرے حامد کرزئی سے بھی ملاقات کی۔ لیکن اب امریکی حکام کو یہ یقین ہو چلا ہے کہ ان کے ساتھ دھوکا ہوا ہے۔ اس شخص کے ساتھ بات چیت کرنے والے ایک مغربی سفارتکار کا کہنا تھا 'یہ وہ (ملا منصور) نہیں تھا، اور ہم نے اس کو بہت سا پیسہ بھی دیا (بقیہ صفحہ ۳۸ پر)

اوباما کا دورۂ بھارت: ڈوبتے کو تنکے کا سہارا!

سلسبیل مجاہد

امریکی صدر اوباما ۶ نومبر ۲۰۱۰ء کو تین روزہ دورہ کے لیے ہندوستان میں وارد ہوا۔ اپنے مخصوص مقاصد کی تکمیل کے لیے نکلتے ہوئے ''سپر پاور'' کی حالت یہ ہے کہ اپنی معیشت کے ڈوبتے جہاز کو سہارا دینے کے لیے مارا مارا پھر رہا ہے۔ بھارتی اخبار ہندوستان ٹائمز میں اپنے ایک مضمون میں امریکی سیکریٹری خزانہ ٹموتھی گیدنر نے کہا کہ ''بھارت ترقی کا ماڈل ہے اور امریکا دنیا کی معیشت میں دوبارہ توازن کے لیے بھارت کے ساتھ عالمی معاہدوں کی حمایت کرے گا''۔ اپنے نقصان کو بھارت کے ساتھ مل کر پورا کرنے کا یہ منصوبہ ایک تیر سے دو شکار کرنے کے مترادف ہے۔ ایک طرف اپنی معیشت کو سہارا دینا دوسری طرف بھارت کو اپنے ساتھ معاہدوں کا پابند کر کے ایک ایسی محدود آزادی دینا کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔ ادھر ہندو بنیا بھی خوش اُدھر سود خور صلیبی بھی خوش! اوباما کے دورہ بھارت کا یہ ایک نکاتی ایجنڈہ تھا۔ مغربی پریس کے مطابق اوباما کے دورہ ایشیا کو امریکہ کی برآمدات میں اضافے اور یہاں ملازمتوں کے نئے مواقع پیدا کرنے کی ایک کوشش کے طور پر بھی دیکھا جا رہا ہے۔

عالمی تحریک جہاد اور امریکی معیشت کا زوال:

اللہ کی رحمت سے امریکی معیشت، جہاد کی برکات کی بنا پر بری طرح زوال پذیر ہے۔ یہ زوال صلیبیوں کے اپنے ہاتھ کی کمائی ہے جو افغانستان کی دلدل میں پھنسنے کے بعد اس سے نکلنے کی تگ ودو میں امریکہ کو حاصل ہو رہی ہے۔ مجاہدین امت کی تاریخ ساز، سخت جان اور ایمان افروز تحریک جہاد وقتال سے نمٹنے کے لیے وسائل کی فراہمی امریکی معاشی نظام کے لیے روز بروز مشکل تر ہوتا جا رہا ہے اور وہ تباہی کے دہانے پر آ پہنچا ہے۔ تجزیہ کار امریکہ کے معاشی بحران کو افغان جنگ کا براہ راست نتیجہ قرار دے رہے ہیں۔ مجاہدین کی لگائی گئی ضربوں سے امریکہ اور اُس کے اتحادیوں کا عسکری، سیاسی، معاشی اور اخلاقی طور پر بھرکس نکل چکا ہے اور وہ بے حالی ولاچاری کا شکار ہیں۔ امریکی ذرائع ابلاغ میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق ۳۰ ستمبر ۲۰۱۰ء کو ختم ہونے والی رواں سال کی پہلی ششماہی کے دوران افغانستان میں جاری جنگ پر اخراجات کا تخمینہ ۳.۲۷ ارب ڈالر ہے۔ امریکی کانگریس کے بجٹ آفس کی رپورٹ کے مطابق عراق جنگ پر اب تک ۷ کھرب ۸ ارب ڈالر کے اخراجات اٹھ چکے ہیں جبکہ افغانستان کی جنگ پر ۳ کھرب ۴۵ ارب ڈالر خرچ ہو چکے ہیں۔

واضح رہے کہ امریکی صدر بارک اوباما نے افغانستان میں بھیجے جانے والے اضافی ۳۰ ہزار فوجیوں کے لیے کانگریس سے ۳۳ ارب ڈالر کے اضافی فنڈز کی درخواست کر رکھی ہے۔ رپورٹ کے مطابق افغانستان میں تعینات ایک امریکی فوجی پر سالانہ ۱۰ لاکھ ڈالر تک اخراجات آتے ہیں۔ امریکی اخبار ''دی ٹائمز'' کے مطابق امریکہ ۱۶۵ ملین ڈالرز ایک دن کے حساب سے افغانستان میں خرچ کر رہا ہے۔ وہائٹ ہاؤس کے ترجمان کے مطابق ایک فوجی پر آنے والے سالانہ اخراجات کا کل تخمینہ 1 ملین ڈالر ہے۔ اس صورتحال میں اوباما انتظامیہ معاشی سست روی پر قابو پانے، بند کارخانوں کو پھر سے چلانے اور ۲۰ لاکھ سے زیادہ ملازمتیں پیدا کرنے کی کوششیں کر رہی ہے۔

دورہ بھارت اور امریکی مفادات:

وائٹ ہاؤس کا کہنا ہے کہ صدر اوباما کے بھارت کے دورے کے موقع پر امریکی اور بھارتی صنعتی اداروں نے 15 ارب ڈالر کے تجارتی معاہدوں پر دستخط کیے ہیں جن سے امریکہ میں ۵۴ ہزار سے زائد ملازمتیں پیدا ہوں گی۔ اس تناظر میں اپنی راہ ہموار کرنے کے لیے پہلے بھارت کو خوب لیپا پوتا گیا تاکہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ہو سکے۔ ملاحظہ فرمائیں امریکی اخبار وال اسٹریٹ کی یہ خبر ''امریکہ نے بھارت کی ابھرتی ہوئی معیشت کے ساتھ اسٹریٹیجک تعلقات کو مضبوط کرنے کا عہد کیا ہے اور بھارت کی ابھرتی ہوئی معیشت کی متوازن ترقی اور زرمبادلہ کی شرح کی تعریف کی ہے۔ امریکی صدر نے بھارت کے ساتھ ۱۰ ارب ڈالر کے ۲۰ معاہدوں کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ ان معاہدوں سے امریکہ میں ۵۴ ہزار ملازمتوں کے نئے مواقع پیدا ہوں گے''۔

امریکہ بھارت ساجھے داری:

اوباما کا کہنا ہے کہ امریکہ بھارت کو مستقبل کی ایک نئی تجارتی مارکیٹ کے طور پر دیکھ رہا ہے۔ اس سلسلے میں خطے میں بھارت کی بدمعاشی برقرار رکھنے کے لیے سول اور ملٹری ٹیکنالوجی میں تعاون بھی شامل ہے۔ ان تجارتی معاہدوں کے تحت بھارت امریکہ سے ۷.۲ ارب ڈالر کے ۳۰ بوئنگ ۷۳۷ مسافر طیارے اور ۵.۴ ارب ڈالرز کے ۱۰ ملٹری ٹرانسپورٹ C-17s طیارے خریدے گا۔ دفاعی لحاظ سے بھارت کو انتہائی پسندیدہ ملک کا درجہ دیا جائے گا۔ بھارت سے معاہدوں کے علاوہ انتہائی حساس نوعیت کی معلومات کے تبادلے میں تعاون، ممنوعہ تنصیبات کی برآمد پر پابندی کا خاتمہ، حساس نوعیت کے آلات کی خرید وفروخت سمیت نیوکلیر ٹیکنالوجی کی برآمد میں پابندی کا خاتمہ بھی شامل ہے۔ یہ دراصل امریکی دوطرفہ مفادات کی تکمیل ہے جس میں اپنی معیشت کے لیے ایک محفوظ راستہ تلاش کرنے کے ساتھ ساتھ افغانستان سے اپنا بوریا بستر گول کرنے کے بعد بھارت کو اس پوزیشن میں لانا ہے کہ وہ افغانستان میں امریکی مفادات کا تحفظ کر سکے۔ امریکی حکومت کے مطابق امریکہ بھارت کو عالمی قوت کے طور پر ابھارنے کی حمایت کرتا ہے۔

سلامتی کونسل کی مستقل نشست ،بھارتی قدموں میں:

اس دورہ میں ''دہشت گردی'' کے خلاف جنگ میں امریکا اور بھارت نے اپنے مشترکہ مشن کا اعادہ کیا۔ اقوام متحدہ جو صلیبی صیہونی مقاصد کی تکمیل کے لیے کام کرنے والا ادارہ ہے اُس کی سلامتی کونسل کی مستقل رکنیت حاصل کرنا بھارت کا ایک دیرینہ خواب تھا جو کہ اب امریکی تعاون سے ممکن ہوتا نظر آ رہا ہے، اوباما کا کہنا ہے کہ ہم بھارت کی اقوام متحدہ میں مستقل رکنیت کی حمایت کریں گے (کیونکہ اس کے اور ہمارے کرتوتوں میں کوئی فرق نہیں ہے) بلکہ اس مقصد کے لیے ایک مہم بھی چلائی جائے گی۔ بھارت میں تعینات امریکی سفیر اور امریکی انتظامیہ کا کہنا ہے کہ یہ کوئی دل بہلانے کی بات نہیں بلکہ ایک سنجیدہ وعدہ ہے جس کے لیے امریکہ لابنگ

بھی کرے گا۔امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان فلپ کراؤلی نے صاف الفاظ میں کہا کہ ''بھارت کی مستقل رکنیت کے بغیر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل ادھوری ہے''۔

دورہ بھارت اور مسئلہ کشمیر :

پاکستان کے دفتر خارجہ نے اپنے صلیبی آقا سے اس موقع پر مسئلہ کشمیر کے حل کے لیے ثالثی بننے کی درخواست کی تھی۔لیکن صلیبی آقاوں نے مسئلہ کشمیر پر امریکی ثالثی کی پاکستانی درخواست بھی مسترد کر دی اور اس کو دو ملکوں کے درمیان کا معاملہ قرار دے کر کشمیر کہانی ختم کر دی گئی۔ بقول منموہن سنگھ کے دہشت گردی اور مذاکرت ایک ساتھ نہیں چل سکتے۔ مسئلہ کشمیر پر صلیبیوں کا یہ طرز عمل صریحاً کنی کترانے کی کوشش تھی کہ ہندو بنئے کے ماتھے پر کوئی لکیر نمودار نہ ہو جس سے دوطرفہ تعلقات میں کوئی فرق پڑے۔ یہ وہی تعاون ہے جس کے لیے کشمیریوں کو ''پرامن تحریک'' چلانے پر راضی کیا گیا۔خود کشمیر کے پرامن رہنماوں کے مطابق ''اب ہم تین سال سے اپنا حق مانگ رہے ہیں لیکن اس کے بدلے میں کشمیریوں کو تہ تیغ کیا جارہا ہے۔''لیکن اس کے باوجود ان عقل سے پیدل لوگوں کی آخری امید امریکہ ہی ہے جس کا اپنا دامن خون مسلم سے داغدار ہے۔

الکفر ملت واحدۃ

بھارت اور امریکی گٹھ جوڑ دنیا کے لیے کوئی نئی بات نہیں ہے۔الکفر ملت واحدۃ کے مصداق ''امریکہ، بھارت اور اسرائیل'' گٹھ جوڑ ایک ایسی شیطانی مثلث ہے جس نے پوری امت مسلمہ کو اپنے طاغوتی شکنجے میں جکڑ رکھا ہے۔ یوں ایک نظریاتی حلیف کا دوسرے ہم جولی کی ہاں کا دورہ اپنی اکھڑتی سانسوں کو بحال کرنے اور آکسیجن فراہم کرنے کی کوشش تھی تا کہ نہ صرف بھارتی یاروں کو تقویت پہنچائی جائے بلکہ اپنی جانکنی کی کیفیت بھی آسان کی جاسکے۔ ۲۳ نومبر کو پینٹا گون کے ترجمان نے کہا کہ ''بھارت امریکہ کا قدرتی اتحادی ہے''۔اب جہاں بھارتی غبارے میں خوب ہوا بھری گئی وہاں پاکستان کے لیے یہ پیغام بھی چھوڑا گیا کہ یہ ہوتا ہے غلاموں اور یاروں کا فرق! لیکن ہمارے بے حس حکمران جن کی ساری آس و امید اسی ایک طاغوتی اور صلیبی در سے وابستہ ہے اسی امید پر جیے جاتے ہیں کہ اوبامہ یاترا ابھی نہیں اگلے سال ہی سہی۔ گویا

''پیوستہ رہ صلیب سے، امید امداد رکھ''

نہ ہم بدلے ،نہ تم بدلے ،نہ دل کی آرزو بدلی :

امریکہ نے پاکستان کو بھارتی سرزمین پر اتنا بڑا ٹھینگا دکھایا ہے کہ غلاموں کے چاروں طرف اندھیرا چھا گیا ہے۔وطنی محبت کے مارے بے چارے دانشوار یہی مرثیہ پڑھ پڑھ کر ہلکان ہوئے جارہے ہیں کہ ''یہ ہماری سفارتی ناکامی ہے'' جبکہ بے غیرت حکمران جن کی ساری سفارت کاری ڈالروں کی چمک سے ہی وابستہ ہے' مستعد کھڑے اس بات کے منتظر ہی رہے کہ کب آقا کا اشارہ ہو اور کب ہم اس کی قدم بوسی کے لیے دیوانہ وار آگے بڑھیں! ہائے رے قسمت! محبت کی پینگیں بڑھانے کا عالمی مظاہرہ دوست کے ساتھ کیا گیا اور ڈرون حملوں، ڈومور کا مطالبہ پاکستان سے کیا گیا! پاکستانی غلاموں کو اپنی ملاقات سے سرفراز بھی نہیں کیا گیا بلکہ حکمرانوں کی کارکردگی پر بے اطمینانی کا اظہار کرتے ہوئے مزید اقدامات کا مطالبہ کیا گیا۔

یہ عدم اطمینان ناپاک فوج کے ہزاروں فوجیوں کو اس جنگ میں مروانے اور اپنی پوری سرزمین صلیبیوں کے حوالے کرنے کے بعد بھی برقرار ہے۔حکمران امریکی اشارہ ابرو دیکھ دیکھ کر اپنی پالیسیاں مرتب کرنے کی وجہ سے اس زعم میں مبتلا رہے کہ ہم سپر پاور کے فرنٹ لائن اتحادی ہیں اور اتنے مستعد ہیں کہ توپ کے گولے کی مانند بیٹھے ہوتے ہیں کہ کب کس کلمہ گو پر برس پڑیں! لیکن اس حقیقت کو کون جھٹلا سکتا ہے کہ غلاموں سے صرف مطالبے کیے جاتے ہیں، تقاضے کیے جاتے ہیں، حکم صادر کیا جاتا ہے، تنخواہ دی جاتی ہے، کارکردگی کا جائزہ لیا جاتا ہے، لیکن برابری کی بنیاد پر کوئی سلوک نہیں کیا جاتا ہے اور یہ حقیقت اوباما کے موجودہ دورہ بھارت سے مزید عیاں ہوگئی ہے کہ صلیبی' پاکستان کو اُس کی اوقات یاد دلانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ نیٹو کے سیکرٹری جنرل راسموسن نے ۲۳ نومبر کو لگی لپٹی رکھے بغیر کہہ دیا کہ ''نیٹو مسئلہ کشمیر کے حل میں کوئی کردار ادا نہیں کرسکتا، بھارت کی قیمت پر پاکستان سے تعلقات بہتر نہیں کریں گے''۔

ع لو وہ بھی کہہ رہے ہیں کہ بے ننگ و نام ہے
یہ جانتا اگر تو لٹاتا نہ گھر کو میں

یہ عبرت کی جا ھے

پاکستانی وطن پرستوں اور لالچی حکمرانوں نے امت مسلمہ سے غداری کر کے کفار کی کاسہ لیسی میں جو خدمات انجام دی ہیں اس کا صلہ نہ انہیں دنیا میں خوشگوار ملے گا نہ آخرت میں! ہر طرف ہزیمت ہی ہزیمت ہے۔ چاپلوسی، خوشامد، قدم چاٹنے کے بعد بھی جواب میں مزید تقاضے، مزید بے غیرتی اور بے اطمینانی ہے امریکا کی بھارت دوستی اپنے نظریاتی حلیفوں سے وفا نبھانے کا ثبوت ہے جو اس بات کو سمجھانے کے لیے کافی ہے کہ پاکستان کا مستقبل امریکہ کی نظر میں کیا ہے۔ چند ڈالروں کی بھیک سے اپنی جیبیں گرم کرنے والے کہیں کے بھی نہیں، نہ ہی یہ مسلمان ہیں اور نہ ہی نام نہاد وطن پرست! دولت کے یہ بچاری ایک عرصے سے کفار کی چاکری کرتے چلے آرہے ہیں۔ بیشتر کے آباؤ اجداد نے انگریزوں کی وفاداری کے صلے میں بڑی بڑی جائیدادیں ہتھیائیں اور وہ جاگیردار بنے بیٹھے ہیں۔ اُن کی ذریت اب بھی اُن کے نقش قدم پر چل رہی ہے، عقل رکھنے والوں کے لیے یہ کھلی نشانیاں ہیں۔

جس طاغوت کی رضامندی اور خوشنودی کے حصول کے لیے دین دار، نیکوکار، اپنا گھر بار چھوڑ کر، ساری آسائشوں کو لات مار کر' ایک اللہ کی وحدانیت قائم رکھنے کے لیے جمع ہونے والے مجاہدین کو حکومت پاکستان نے پکڑ پکڑ کر امریکی حکومت کے حوالے کیا ہے، اس کے بدلے میں جو جہنم کمائی ہے اس کا یہ انجام تو بہت کم ہے۔ یہ تو صرف اس خواری کی چند جھلکیاں ہیں جنہیں یہ غافل ''سفارتی ناکامی'' پر محمول کر کے لعن طعن کر رہے ہیں۔ اصل میں تو ذلت اور اس سے بھی زیادہ ہزیمت ان کے دامن میں آئے گی۔ امریکہ کے لیے پاکستان، اس کے حکمراں، سیاسی جماعتیں صرف مہرے کی حیثیت رکھتے ہیں جس کا جب وقت ختم ہو جائے اس کو دودھ کی مکھی کی طرح نکال دینے کا وطیرہ بہت پرانا ہے۔ امریکی بندوقیں جب پاکستانی کندھوں پر چلنے کے قابل نہ رہیں گی اور پاکستانی کندھے اس بیگار میں تھک چکے ہوں گے تو غلاموں کو غلامی کا دردناک صلہ ملے گا۔

ع یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

☆☆☆☆☆

اہل کفر کی سراسیمگی

مولانا محمد صاحب

پوپ بینی ڈکٹ نے دنیا کو ڈراتے ہوئے کہا ہے کہ:

''دنیا کو سیاسی اسلام کے پھیلاؤ سے خطرہ ہے''۔

ممکن ہے کہ عام آدمی پوپ کی اس ہرزہ سرائی کی تہہ تک نہ پہنچ سکا ہو۔مگر جاننے والے جانتے ہیں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے اور اس کے پس منظر اور تہہ منظر میں کون سا خوف کارفرما ہے۔

۱۹۰۸ء میں مصر کے وائسرائے لارڈ کرومر نے پالیسی بیان دیتے ہوئے کہا تھا کہ:

> ''انگلستان اپنی تمام نوآبادیات کو سیاسی آزادی دینے کے لیے تیار ہے کہ جیسے ہی دانشوروں اور سیاست دانوں کی ایسی نسل تیار ہو جائے جن کے اندر انگریزی تعلیم رچی بسی ہو اور وہ انگلش کلچر کا مثالی نمونہ ہوں اور حکومت کے حصول کے لیے تیار ہوں،لیکن انگریز حکومت کسی حالت میں ایک لمحے کے لیے بھی آزاد اسلامی ریاست برداشت نہیں کرسکتی''۔

برطانوی سیکرٹری داخلہ چارلس کلارک نے ۱۵ اکتوبر ۲۰۰۵ء کو اپنے اندرونی خوف کا اظہار اس طور پر کیا تھا:

> ''خلافت کی تخلیقِ نو پر کوئی بات چیت نہیں ہوسکتی۔شرعی قوانین کے نفاذ پر کوئی بات چیت نہیں ہوسکتی۔مرد وعورت دونوں کو مساوی حقوق نہ دینے کے بارے میں کوئی مذاکرات نہیں ہوسکتے،آزادی تقریر کے خاتمے پر کوئی مذاکرات نہیں ہوسکتے۔یہ اقدار ہماری تہذیب کی بنیاد ہیں اور صاف بات یہ ہے کہ ان پر کوئی بات چیت نہیں ہوسکتی''۔

خلافت وہ اسلامی نظریہ ہے جس سے ہر کافر لرزہ براندام ہے اور جوں جوں جہاد عالمی وسعت اختیار کرتا جارہا ہے مغرب کی پریشانی میں اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے۔امریکہ افغانستان پر حملہ آور ہوا تھا تو محض اس لیے نہیں کہ نائن الیون میں اسے شرم ناک ذلت کا سامنا کرنا پڑا تھا۔یہ تو ایک فوری عامل تھا جس نے اسے اپنے بل سے نکلنے پر مجبور کردیا تھا۔اصل بات یہ تھی کہ افغانستان اسلامی ریاست بن چکی تھی اور مسلمان ایک شرعی امیر کے گرد اکٹھا ہو رہے تھے۔عرب وعجم کے اہل ایمان امڈ امڈ کر اس پناہ گاہ میں داخل ہو رہے تھے جو دارالاسلام بن چکی تھی۔مغرب کے لیے یہ صورت حال سوہانِ روح تھی۔اس نے امارتِ اسلامی پر اقتصادی پابندیاں لگائیں،اس کے وجود کو تسلیم کرنے سے انکار کردیا اور طرح طرح کے ہتھکنڈوں سے امارت اسلامی کے گرد گھیرا تنگ کرنے لگا۔یہاں تک کہ امریکہ اپنے لاؤ لشکر سمیت جمہوریت اور آزادی کا نعرہ لگاتے ہوئے افغانستان میں آوارد ہوا۔مگر حقیقت یہ ہے کہ گذشتہ نو سال کی سخت تگ ودو کے باوجود وہ جمہوریت لاسکا اور نہ ہی افغانستان کو آزادی کی لعنت سے ہمکنار کرسکا۔مجاہدین اسلام کی پیش قدمی مسلسل جاری ہے اور انہوں نے حالیہ دنوں میں امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو ناقابل فراموش ہزیمت سے دوچار کیا ہے۔بگرام ایئر بیس،جلال آباد ایئر بیس،خوست کی فوجی چھاؤنی اور کئی دیگر مقامات پر تباہ کن شہیدی حملے کرکے اسے بوکھلا دیا ہے۔امریکی جرنیل مسلسل بیانات دے رہے ہیں کہ انہیں افغانستان میں کوئی کامیابی نہیں ہو رہی۔پوپ بھی بوکھلاہٹ کا شکار ہوگیا ہے کہ اس کا صلیبی لشکر شکست سے ہمکنار ہو رہا ہے۔

امیر المجاہدین الشیخ اسامہ بن لادن کی قیادت میں ہونے والا جہاد افغانستان کی حدود سے نکل کر پاکستان،صومالیہ،یمن،الجزائر،موریطانیہ تک اپنی جڑیں پھیلا چکا ہے۔اور کون نہیں جانتا کہ شیخ اسامہ بن لادن احیاء وخلافت کے علمبردار ہیں۔یہی وہ بات ہے جو صلیبیوں اور ان کے زلہ خواروں کو چین کی نیند نہیں لینے دیتی۔

مغرب افغان طالبان سے مذاکرات کے لیے تیار ہے،اس کے خیال میں ملاعمر کا کوئی عالمی ایجنڈا نہیں ہے۔اس کے خیال میں اگر افغانستان کا جنوبی علاقہ طالبان کو دے دیا جائے تاکہ سادہ لوح طالبان قندھار وہلمند کی تنگنائیوں میں سمٹ کر رہتے ہوئے اپنے فہم کے مطابق عمل کرتے رہیں۔بدلے میں کچھ یقین دہانیاں کرالی جائیں تو ان کے لیے ایک مناسب حل ہے،لیکن وہ القاعدہ کو برداشت کرنے کے لیے قطعاً تیار نہیں اس لیے کہ القاعدہ عالمی ایجنڈہ رکھتی ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا اسلام کی حکمرانی کو کسی جغرافیائی حدود میں بند کیا جاسکتا ہے۔یقینی طور پر جواب نفی میں ہے،اسلام دینِ دعوت ہے اور دعوت کا تقاضا وسعت اور پھیلاؤ ہے۔خلافت اور جہاد اس دعوت کے پشتی بان ہیں۔خلافت کسی نظریاتی اور روحانی پس منظر کے بغیر محض کسی روحانی خلا کو پُر کرنے کے لیے وجود میں نہیں آتی نہ ہی اس کا مقصد کسی ایسی سلطنت کی تخلیق ہوتا ہے جو محض دنیا پر حکمرانی کے لیے وجود میں آئے۔مسلمانوں کی اجتماعی زندگی کے لیے اس مذہبی ضرورت کو سمجھنے کے لیے اسلام میں توحیدِ زندگی کو سمجھنا نہایت ضروری ہے۔اسلام کا مطلب اللہ تعالیٰ کی مرضی کے آگے سر جھکانا ہے۔جب کوئی مرد یا عورت اللہ کی اطاعت قبول کرتا ہے اور دائرہ اسلام میں داخل ہوتا ہے تو اس فرد پر لازم ہے کہ وہ قرآن و سنت کی روشنی میں بیان کردہ اصولوں کے مطابق زندگی گزارے۔اسلامی نقطہ نظر کے مطابق کوئی شخص جس معیار،قانون اور طرز زندگی کو قبول کرتا ہے وہ اس کا دین کہلاتا ہے۔

مغرب پیہم اس کوشش میں ہے کہ خلافت کا نظریہ مسلمانوں کی نگاہوں سے اوجھل رہے تاکہ انہیں ایسا ماحول میسر نہ آسکے جہاں مسلمانوں کو اجتماعی طور پر مل جل کر رہنے اور اسلام کی آفاقی تعلیمات پر عمل کرنے کا موقع مل سکے۔اس لیے وہ جہاں مسلمانوں سے عسکری سطح پر نبرد آزما ہے وہیں فکری سطح پر اپنے کام کو جاری رکھے ہوئے ہے۔وہ سیاسی اسلام

کی حاکمیت سے خائف ہے مگر ''جمہوری اسلام'' کی ترویج کے لیے ہمہ تن مشغول ہے۔اس نے ایسے دانش وروں اور علمائے سو کی کھیپ تیار کر لی ہے جو:

☆ جمہوریت کو اسلام باور کرانے سے نہیں چوکتے۔

☆ جہاد کو دہشت گردی کہتے ہیں۔

☆ مجاہدین کو بے سمجھ، جذباتی، جدید دور کے تقاضوں سے نا آشنا گردانتے ہیں۔

☆ جہاد کی ایسی تشریح و توضیح کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی فکر میں کوئی خاص جوہری فرق نہیں رہ جاتا۔

☆ اس حقیقت کے باوجود کہ دنیا بھر میں مسلمان ملکوں پر مغرب کے پٹھو حکمران مسلط ہیں، علمائے سو ان کے حق میں فتاویٰ دے کر ان کے ہاتھ مضبوط کرتے ہیں۔

☆ اسلام کی ایسی تعبیر و تشریح کرتے ہیں جس کے مان لینے کے بعد اسلام محض چند عبادات اور رسوم کا مجموعہ بن کر رہ جاتا ہے۔شریعت کی تنفیذ، جہاد کا اجرا، خلافت کا قیام یہ سب قصۂ پارینہ اور دل بہلانے والی کہانی بن کر رہ جاتے ہیں۔

مغرب اپنے مقصد کے حصول کے لیے دنیا بھر سے ماڈرن مولویوں اور دانش وروں کو اپنے ہاں بلا کر کفر آلود لیکچر پلاتا اور انہیں اپنی ترقی کی چکا چوند سے چندھیانے کی کوشش کرتا ہے۔اہل ہواء و ہوس مغرب کے زہر کو تریاق سمجھ کر اسے ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں اور اپنے اپنے علاقوں میں آ کر اسلامی تعلیمات کی مغرب پسند تشریحات امت کے کانوں میں انڈیلتے ہیں مگر

شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے

یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید سے

اہل ایمان اپنے میر لشکر کی معیت میں دیوانہ وار شہادتوں کا سفر جاری رکھیں گے یہاں تک کہ یہ دنیا ایک بار پھر اسلام کی قوت و سطوت سے بہرہ مند ہوگی یا پھر وہ اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دیں گے۔

نحن الذين بايعوا محمدًا

على الجهاد مابقينا ابدًا

ان على اهل اللواء حقاً

ان تخضب الصعدة أو تندقا

پرچم والوں کا فرض ہے کہ نیزہ (خون سے)

رنگین ہو جائے یا ٹوٹ جائے

☆☆☆☆☆

بقیہ: پھر نصرِ رب ساتھ لیے فتح کا دن آتا ہے

جبکہ ایک امریکی اہلکار نے کہا کہ کہا'' طالبان امریکیوں اور ہماری خفیہ ایجنسیوں سے زیادہ چالاک ہیں اور وہ ہمارے ساتھ کھیل کر رہے ہیں۔'' دوسری طرف افغان حکام کو اب بھی یہ امید ہے کہ وہ شخص ملا منصور کا کوئی نمائندہ ضرور تھا اور وہ جلد ہی بات چیت کو آگے بڑھانے آئے گا۔گویا

لوٹ آئے نہ کسی روز وہ آوارہ مزاج

کھول رکھتے ہیں اسی آس پہ در شام کے بعد

ہر تدبیر کا الٹا انجام دیکھ کر اتحادی اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ طالبان یا القاعدہ کو شکست دینے یا مغلوب کرنے کی کوششیں سراب کا پیچھا کرنے کے مترادف ہیں، لہٰذا اب گھر کی خبر لینی چاہئے جہاں پہلے ہی اس جنگ کی برکتوں سے جھاڑو پھر چکا ہے اور نوبت یہاں تک آن پہنچی ہے کہ امریکہ جیسی 'سپر پاور' ہندو بنئے کے ترلے لینے پر مجبور نظر آتی ہے۔

پرتگال کے شہر لزبن میں ہونے والا نیٹو ممالک کے سربراہان کے حالیہ اجلاس کے اعلامیے سے بھی یہ بات عیاں ہے کہ امریکہ اور اس کے اتحادی اب گھر واپسی کی فکر میں ہیں۔امریکہ کی بھرپور کوششوں کے باوجود اس کے اتحادی اپنے مزید فوجیوں کو اس جنگ میں جھونکنے کے لیے راضی نہیں ہوئے۔ ۲۰ نومبر کو جاری کیے گئے اس کانفرنس کے اعلامیے میں کہا گیا ہے کہ اتحادی افواج اوائل ۲۰۱۱ء سے سیکورٹی کی ذمہ داریاں افغان فوج و پولیس کو منتقل کرنا شروع کر دیں گی اور ۲۰۱۴ء کے اختتام تک منتقلی کا یہ عمل مکمل ہو جائے گا۔واضح رہے کہ اوباما نے نے گزشتہ سال دسمبر میں افغانستان اور پاکستان بارے اپنی پالیسی کا اعلان کرتے ہوئے جولائی ۲۰۱۱ء سے افغانستان سے امریکی افواج کے انخلاء کا عمل شروع کرنے کا اعلان کیا تھا۔

برطانوی آرمی چیف کے بیان سے لے کر لزبن کانفرنس تک پورے منظر نامے کا جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت آشکار ہوتی کہ صلیبی لشکروں نے میدان سے فرار ہو کر اپنے اپنے ملکوں میں محصور ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔قران مجید کی آیت کریمہ

وَتِلْكَ الأيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ (ال عمران: ۱۴۰)

''یہ تو زمانہ کے نشیب و فراز ہیں جنہیں ہم لوگوں کے درمیان گردش دیتے رہتے ہیں''۔

کے مصداق قدرت الٰہی نے یہ دن دکھایا ہے کہ وہی صلیبی امریکہ جو Preamptive attack theory یعنی جارحانہ اقدام کی حکمت عملی پر یقین رکھتا تھا اور جو اپنی ٹیکنالوجی اور عسکری قوت کے زعم میں ملکوں کو پتھر کے زمانے میں دھکیل دینے کی دھمکیاں دیا کرتا تھا وہ اور اس کے اتحادی آج دفاعی جنگ لڑنے پر مجبور ہیں اور اس بات پر سوچ و بچار کر رہے ہیں کہ وہ کس طرح القاعدہ کے مجاہدین کے حملوں سے اپنے ملکوں کو محفوظ کر سکتے ہیں۔

لیکن وہ بھول بیٹھے ہیں کہ اللہ کا وعدہ ہے کہ حق غالب آ کر رہے گا اور باطل تو مٹنے ہی کے لیے ہے جبکہ اللہ کی نصرت کا وعدہ تو اہل ایمان ہی کے لیے ہے اور اللہ کے وعدے سے سچّا وعدہ کس کا ہو سکتا ہے؟ اللہ کی نصرت ہی کے طفیل آج فقط خراسان ہی نہیں، بلکہ صومالیہ اور یمن سے بھی فدائیان اسلام اور ان کے 'پارسل بم' کفر کے قلعوں کو اپنے نشانے پر لے چکے ہیں۔اور ان شاء اللہ امریکہ اور یورپ کے رہنے والے اب 'امن و سلامتی' کا تصور بھی نہ کر پائیں گے۔

☆☆☆☆☆

کیا امریکہ بھی ٹوٹ جائے گا؟

محمد ایوب انصاری

اقبال نے کہا تھا کہ ’’ثبات ایک تغیّر کو ہے زمانے میں‘‘، گویا اس آسمان کی چھت کی نیچے کسی چیز کو قرار و استحکام نہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ اس زمین کا جغرافیہ ایک ایک صدی میں کئی کئی مرتبہ کروٹیں بدلتا رہا ہے۔ سائنس کی بڑھتی ہوئی رفتار کے ساتھ جغرافیے کی تبدیلی کا عمل بھی تیز تر ہوتا جا رہا ہے، چنانچہ گزشتہ ایک صدی نے تین بڑی بڑی سپر طاقتوں کے ڈوبنے کا مشاہدہ کیا، صدی کے آغاز میں جرمنی نے اپنے زوال پر خود مہر ثبت کی، صدی کے وسط میں برطانیہ کا کبھی نہ ڈوبنے والا سورج ہمیشہ کے لیے غروب ہو گیا اور صدی کا آخر یونائیٹڈ سٹیٹس آف سوویت ریپبلکس (USSR) کا ناقابل شکست ریچھ کا وجود ہی اس دنیا کے نقشے سے نابود و عنقا ہو گیا۔ قرآن مجید نے سورۃ آل عمران کی ۱۴۰ نمبر آیت میں فرمایا کہ ’’یہ تو زمانہ کے نشیب و فراز ہیں جنہیں ہم لوگوں کے درمیان گردش دیتے رہتے ہیں‘‘۔ آج سے پہلے کا کوئی انسانی اقتدار ہمیشہ رہا ہے اور نہ آج اور آج کے بعد کا کوئی حاکم یا حکومت یا نظام باقی رہے گا سوائے دینِ فطرت کے۔ تاہم ایک سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ کیا ایسے عوامل موجود ہیں جو امریکہ کے وجود کو بھی قصہ پارینہ بنا دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں؟؟

’’الاسکا‘‘ رقبے کے اعتبار سے امریکہ کی سب سے بڑی ریاست ہے جو براعظم کے شمال مغرب میں واقع ہے۔ اس ریاست میں Alaskan Independence Party (AIP) کے نام سے امریکہ سے آزادی کی تحریک آہستہ آہستہ زور پکڑ رہی ہے۔ ۱۹۷۰ء میں اس پارٹی کی تاسیس ہوئی اور ۱۹۸۴ء میں اسے ریاست کی سطح پر دفتری و قانونی حیثیت بھی مل گئی۔ اس پارٹی کے مقاصد میں الاسکا کو ایک آزاد ریاست کے طور پر دنیا کے سامنے لانا ہے تاکہ الاسکا کے لوگوں کو ایک جداگانہ قوم کی شناخت میسر آ سکے۔ اس پارٹی کے پروگرام میں پرامن اور قانون کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے اپنی آزادی کی جدوجہد کو جاری رکھنا بھی شامل ہے۔ ’’جوئی ووگلر‘‘ نے اس تصور کو پارٹی کی شکل عطا کی اور ۱۹۸۶ء سے ۱۹۹۳ء اپنی موت تک اس آزادی کی تحریک کا سرپرست بھی رہا۔ اس دوران اس کی پارٹی نے مقامی انتخابات میں حصّہ بھی لیا اور ہر بار پہلے سے زیادہ ووٹ حاصل کیے۔ اس پارٹی کے مطابق ۱۹۵۸ء میں ہونے والے ریفرنڈم میں دھاندلی اور زبردستی کے ذریعے متحدہ ریاست ہائے امریکہ کے حق میں ووٹ ڈلوا کر اپنے ساتھ الحاق کا فیصلہ کروایا گیا جبکہ مقامی افراد کی اکثریت اس فیصلے کے حق میں قطعاً بھی نہیں تھی۔ AIP چاہتی ہے کہ اس کے علاقوں کے وسائل اسی پر خرچ کیے جائیں اور اس خطے کے باسیوں کو ان کے صحیح حقوق پہنچائے جائیں۔

’’اوریگان‘‘ (Oregon) امریکہ کی ایک اور ریاست ہے جو واشنگٹن کے ساتھ بحراوقیانوس کے ساحلوں میں واقع ہے۔ امریکی بحراوقیانوس کے سواحل پر مشتمل اوریگان اور واشنگٹن سمیت متعدد دیگر جغرافیائی خطوں کو مشترکہ طور پر ’’کاساکاڈیا‘‘ (Cascadia) کہا جاتا ہے۔ اس خطے کی ایک بہت بڑی سیاسی جماعت ’’کاساکاڈین نیشنل پارٹی The Cascadian National Party (CNP)‘‘ ہے۔ جس کے منشور میں یہ بات شامل ہے کہ خطے کی عوام امریکہ سے آزادی چاہتے ہیں۔ اس پارٹی کا دعویٰ ہے کہ وہ اپنے ماضی، اپنی روایات، اپنی تہذیب و ثقافت اور اپنی عظیم معاشرتی روایات میں باقی تمام تر امریکہ سے مختلف ہیں۔ یہ پارٹی پرامن جدوجہد پر یقین رکھتی ہے اور اس کا خیال ہے کہ عالمی معاملات میں امریکہ کی قیادت اپنے اصل مینڈیٹ سے منحرف ہے چنانچہ ان کا نعرہ ہے کہ وہ امریکی قیادت کو اپنی قیادت تسلیم نہیں کرتے اور امریکہ کی جنگوں کو بھی اپنی جنگیں تصور نہیں کرتے۔ یہ پارٹی اپنے خطے سے امریکی افواج اور ایجنسیوں کا مکمل انخلا چاہتے ہیں اور اس کی جگہ اپنے خطے کے لوگوں کی آزاد اور خودمختار ریاست کا وجود چاہتے ہیں تاکہ دنیا کی اقوام میں انہیں جداگانہ شناخت میسر آ سکے۔ اس مقصد کے لیے اس پارٹی کے پاس مستقبل کا ایک مکمل پروگرام موجود ہے، جس کی بنیاد پر یہ خطے کے عوام میں دن بدن اثر و نفوذ کرتی چلی جا رہی ہے۔ یہ پارٹی اپنی عوام کی خوشحالی کے لیے فکرمند ہے اور امریکی معاشی زوال سے بے حد پریشان ہیں اور امریکہ کی ڈوبتی ہوئی کشتی سے بلا تاخیر کود کر اپنی جان بچانا چاہتے ہیں۔

’’ہوائی Hawaii‘‘ ۲۱ اگست ۱۹۵۹ء کو امریکہ کا حصّہ بننے والی آخری ریاست ہے، یہ مکمل طور پر جزائر پر مشتمل رقبوں پر محیط ہے، یہ جزیرے امریکہ کے جنوب مغربی سمندروں کے اندر واقع ہیں۔ یہاں کے لوگ ’’ہوائی کی آزادی‘‘ (HAWAIIAN INDEPENDENCE) کے نام سے آزادی کی جدوجہد میں مصروف کار ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ مکمل طور پر امریکہ کے تحت زندگی گزار رہے ہیں جبکہ وہ اپنے مستقبل میں ہر لحاظ سے اس سے آزادی چاہتے ہیں۔ آزادی کی دستاویزات کے نام سے ان کے پاس ہوائی کی ریاست کے زمانے سے لے کر امریکی قانون ساز اداروں کی تحریکات و قراردادوں کا مکمل ریکارڈ موجود ہے۔ ’’Hawaiian rights movement‘‘ کے نام سے ہوائی کے عوام کی ایک اور تحریک گزشتہ کئی سالوں سے امریکہ سے آزادی کے منصوبے پر کاربند ہے، تعلیم اور پرامن قانونی جدوجہد ان کا طریقہ کار ہے۔

ہوائی میں ایک زمانے میں ’’سلطنت ہوائی‘‘ قائم تھی جسے نوآبادیاتی نظام نے تلپٹ کر دیا۔ اب وہاں کے لوگوں نے اپنے ماضی سے رشتہ جوڑنے کے لیے دوبارہ اس ریاست کی تاسیس کی ہے، ان لوگوں کا کہنا ہے کہ امریکہ نے ایک عرصے سے ہماری قوم کو غلام بنا رکھا ہے۔ ہوائی آزاد ریاست کی یہ تحریک ۱۹۰۷ء کے ہوائی بادشاہوں کی طرز پر اپنی حکومت کی تعمیر نو چاہتے ہیں۔ ۵ جولائی ۲۰۰۱ء کو اس تحریک کی طرف سے اقوام متحدہ میں ایک شکایت بھی درج کرائی گئی جس کا عنوان تھا ’’Hawaiian Kingdom Complaint filed with U.N. Security Council against the United States‘‘ یعنی ہوائی کی سلطنت کی طرف سے اقوام متحدہ میں امریکہ کی حکومت کے خلاف شکایت۔ ۱۳۹ صفحات پر مشتمل یہ درخواست سلطنت ہوائی کے وزیر داخلہ ڈیوڈ کینیو سائی کی طرف سے سیکورٹی کونسل میں جمع کرائی گئی کہ ۱۸۹۸ء کی امریکہ اسپین جنگ کے بعد سے امریکی افواج نے ہوائی کی عوام کو ناجائز طور اپنا غلام بنا رکھا ہے۔ اقوام متحدہ

کے ضوابط کے تحت قانون نمبر ۳۵(۲) کی پیروی میں یہ درخواست سیکورٹی کونسل نے اپنے دفتر میں رجسٹر کی۔ اس درخواست میں سیکورٹی کونسل سے استدعا کی گئی کہ اقوام متحدہ کے ضابطہ نمبر ۳۶(۱) کے تحت ہوائی کی درخواست کو درخور اعتنا سمجھ کر اس پر مزید کارروائی کی جائے۔ 6 جولائی کو ایک پریس ریلیز کے ذریعے نیویارک میں اس درخواست کے مندرجات کا خلاصہ عالمی میڈیا کے حوالے کیا گیا جس کے مطابق ۱۳ اگست ۱۸۹۸ء کی شکست کے بعد سے امریکہ نے ایک براہ راست قانون کے ذریعے ہوائی کی عوام پر اپنی حکمرانی مسلط کر رکھی ہے جس سے سلطنت ہوائی کا اقتدار متاثر ہوا ہے اور یہاں کے عوام کی انسانی حقوق کی پامالی ہوئی ہے۔

''ورمانٹ (Vermont)'' امریکہ کی ایک اور ریاست جو شمال مشرق کے نیوانگلینڈ ریجن میں واقع ہے۔ یہاں کی عوام نے The Second Vermont Republic کے نام سے امریکہ سے آزادی کا پرچم بلند کر رکھا ہے۔ ۱۱ اکتوبر ۲۰۰۳ء کو گلوور کے مقام پر اس تنظیم کی تاسیس ہوئی اس تنظیم کے بنیادی مقاصد میں امریکہ سے سیاسی آزادی اور پرامن طور پر امریکہ سے اتحاد کا اختتام ہے۔ ۵ سے ۷ نومبر ۲۰۰۴ء کو اس تنظیم نے ایک بین الاقوامی کانفرنس کرائی جس کا موضوع تھا ''After the Fall of America, Then What?'' یعنی امریکہ کے زوال کے بعد کیا ہوگا؟ یہ تنظیم چاہتی ہے کہ ہم بہت بڑے ملک کی بجائے ایک ایسی چھوٹی لیکن بہتر مملکت میں رہنا پسند کرتے ہیں جو انسانی اقدار سے قریب تر ہو۔ ان کے پاس مستقبل کا پروگرام بھی موجود ہے جس میں اپنی قوم اور عوام کے لیے بہترین طرز زندگی اور مساوایانہ مواقع کا حصول سرفہرست ہے۔ عوام میں یہ تنظیم زیادہ تر Vermont's independence movement کے نام سے جانی اور پہچانی جاتی ہے اور ان لوگوں کا دعویٰ ہے کہ یہ علاقے کی تاریخ میں سب سے بڑی تحریک ہے جو بڑی کامیابی سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ ۲۰۰۸ میں اس تنظیم نے آزادی کی تحریک کے تحت ایک بہت بڑے کونشن کا بھی انعقاد کیا۔ اس تنظیم نے اپنی آزادی کے بعد کا پرچم بھی تیار کر رکھا ہے جو سارا کا سا سبز رنگ پر مشتمل ہے جبکہ اس کی بالائی دائیں چوتھائی حصے پر کچھ ستارے بنے ہیں۔ اس تنظیم کے راہ نماؤں کا خیال ہے کہ امریکہ کی ''ڈاؤن سائزنگ'' ہونی چاہیے اور اس مقصد میں ان کی ریاست پہل کرے گی تا کہ باقی ریاستیں بھی امریکہ سے الگ ہونے کا پروگرام بنائیں اور پھر اس پر عمل کریں۔

ٹیکساس (Texas) رقبہ اور آبادی دونوں کے لحاظ سے امریکہ کی دوسری بڑی ریاست ہے جو امریکہ کے جنوب میں واقع ہے۔ The Texas Nationalist Movement کے نام سے یہاں بھی امریکہ سے آزادی کی تحریک آہستہ آہستہ جڑ پکڑ رہی ہے۔ اس تحریک نے گزشتہ کچھ عرصہ سے اپنی رکنیت سازی کی مہم چلا رکھی ہے اور ٹیکساس کے عوام تیزی سے اس تحریک کی رکنیت حاصل کر کے امریکہ سے آزادی کی اس تحریک کا حصہ بن رہے ہیں۔ ابتدا میں اس تحریک کا ایک ماہانہ رسالہ شائع ہوتا رہا ہے جو اراکین باقاعدگی سے بھیجا جاتا ہے اب اس تحریک نے آزادی کی اہمیت پر تعلیم کا سلسلہ بھی شروع کیا ہے اور کانفرنسوں کا انعقاد بھی کیا جا رہا ہے۔ اس تحریک کا مشن ہے کہ یہ ٹیکساس کی عوام کو سیاسی، ثقافتی اور معاشی آزادی دلانا چاہتے ہیں اور ایک آئینی جمہوریہ کے طور پر اس خطے کو دنیا کے نقشے پر دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس تحریک کے پروگرام میں انہیں تین مقاصد یعنی سیاسی، ثقافتی اور معاشی آزادیوں کے حصول کے لیے ایک وسیع ایجنڈا موجود ہے۔ جس کی تفصیل اس تحریک کے لٹریچر میں وضاحت کے ساتھ لکھی گئی ہے۔

ان تمام حقائق کے ساتھ ساتھ سفید و سیاہ کی کشمکش بھی ہنوز امریکہ میں جاری ہے چنانچہ حال ہی میں اس تناظر میں دو کتب لکھی گئی ہیں جن میں اس کشمکش کی جملہ تفصیلات درج ہیں ایک کتاب ''Black separatism in the United States'' ہے جو Raymond L. Hall کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب یونیورسٹی پریس آف نیوانگلینڈ نے شائع کی ہے۔ ۳۰۶ صفحات کی یہ کتاب پہلی دفعہ ۱۹۷۸ء میں شائع کی گئی تھی۔ اس کتاب میں ماضی اور حال کی حبشی نسل سے متعلق لوگوں کی جملہ تحریکات آزادی کا تفصیلی ذکر موجود ہے۔ اس موضوع پر آج بھی کتب کی تصنیفات جاری ہیں۔ گورے بھی اس میدان میں پیچھے نہیں رہے بلکہ اصل میں اس جنگ کا طبل بجانے والے اور اس تعصب کو جنم دینے والے تو گورے ہی ہیں چنانچہ ان کی طرف سے بھی ایک کتاب ''The White Separatist Movement in the United States: "White Power, "White Pride!'' کے نام سے آچکی ہے جسے Betty A. Dobratz, Stephanie L. Shanks-Meile نے تصنیف کیا ہے اور دی جان ہاپکنز یونیورسٹی پریس نے 1997 میں پہلی دفعہ شائع کیا ہے۔ کتب کی اشاعت سے اندازہ ہوتا ہے کہ امریکہ سے آزادی کی تحریکوں کا پس منظر صرف جذباتی ہی نہیں ہے بلکہ اب سنجیدہ اور غور و فکر کرنے والے لوگ بھی اس تدبر میں شریک ہو رہے ہیں۔

ان حقائق سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف امریکہ کے باہر کے عوام ہی امریکی قیادت سے متنفر نہیں ہیں بلکہ امریکہ کی انسانیت دشمن پالیسیوں سے اس کے اندر کے عوام بھی حد درجہ تنگ آچکے ہیں۔ درج بالا معلومات تو گویا دیگ کا ایک چاول ہے حقیقت اس سے کہیں زیادہ تلخ اور سبق آموز ہے۔ امریکی قیادت اور اس ملک کی خفیہ ایجنسیوں نے دنیا بھر میں آزادی پسند تحریکوں کو ہوا دے رکھی ہے، دیگر ممالک کے اندرونی معاملات میں مداخلت یہ ملک اپنا حق حکمرانی سمجھتا ہے، جمہوریت، انسانی حقوق، معاشی قرضے وغیرہ اور اب دہشت گردی کے نام پر جو حقیقت میں صلیبی جنگ ہے، امریکہ کی دوسری دنیاؤں میں دراندازی ایک عالمی حقیقت بن چکی ہے۔ ایک طرف علیحدگی پسندوں کو زیرخانہ بھاری امداد فراہم کرنا تو دوسری طرف ملکی قیادت کو علیحدگی پسندوں کا خوف دلا کر ان سے اپنے مذموم مقاصد پورے کرانا امریکی خارجہ پالیسی کا سب سے بڑا اصول نظر آتا ہے۔

مکافات عمل انسانی تاریخ کا بہت بڑا سبق ہے اور حقائق بتا رہے ہیں کہ آج جو گڑھا امریکی قیادت دوسری دنیاؤں کے لیے کھود رہی ہے اللہ تعالیٰ نے چاہا تو سب سے پہلے خود اس میں گرنے والے یہ ہوں گے اور باقی دنیا تماشا دیکھ کر تالیاں پیٹ رہی ہوگی اور اہل نظر و صاحبان بصیرت اس منظر کو طلوع ہونے والے سورج کے عقب میں فی الوقت مشاہدہ کر رہے ہیں پس کچھ ہی دیر میں پردہ اٹھنے کی دیر ہے کہ یہ منظر ہر خاص و عام اپنی چشم بصارت سے بالیقین مشاہدہ کر پائے گا۔ تاج برطانیہ، ہٹلر اور سرخ سویرا باقی نہیں رہا تو ''کارپٹ بمبنگ'' کرتی امریکی افواج کو بھی دنیا بھر میں کہیں پناہ نہیں ملے گی۔ رہے نام اللہ تعالیٰ کا کہ اس کی سلطنت و حکومت کو کوئی زوال نہیں وہ ہمیشہ سے سربلند و عروج و اقتدار کا مالک ہے اور ہمیشہ ہی اس کا نام و اقتدار و حکومت و کرسی و عرش بلند و بالا رہے گا ''ہر چیز جو اس زمین پر ہے فنا ہو جانے والی ہے اور صرف تیرے رب ذوالجلال والاکرام کی ذات ہی باقی رہنے والی ہے، پس اے جن و انس تم اپنے رب کے کن کن کمالات کو جھٹلاؤ گے''۔

☆☆☆☆☆

شمالی وزیرستان آپریشن...... صلیبی ہرکارے تیار!!!

عبید الرحمٰن زبیر

امریکہ اور پاکستان کے مابین 'اسٹریٹجک مذاکرات' کا تیسرا دور ۲۰ اکتوبر تا ۲۲ اکتوبر ۲۰۱۰ کو واشنگٹن میں ہوا۔ ان مذاکرات کو بجا طور پر ایسی محافل کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے جہاں غلام' آقاؤں کے سامنے غلامانہ اداؤں کے ساتھ پوری لجاجت اور کامل فرمانبرداری سے اپنی کارکردگی رپورٹ پیش کریں اور جواب میں غلاموں کے لیے کچھ نہ کچھ شاباشی کلمات عنائت کیے جائیں اور زیادہ وقت ڈانٹ ڈپٹ، کارکردگی مزید بہتر بنانے اور صلیبی چاکری کے لیے ہر دم مستعد و تیار ہونے کے احکامات جاری کیے گئے۔

ان مذاکرات کا اہم ترین مقصد امریکہ اور نیٹو کو افغانستان کی دلدل سے نکالنے کے لیے پاکستان کی زیادہ سے زیادہ مدد حاصل کرنا اور پاکستان پر شمالی وزیرستان آپریشن کے لیے دباؤ میں اضافہ کرنا تھا۔ اسی مقصد کے حصول کے لیے امریکہ نے پاکستان کے لیے ۲ ارب ڈالر کی فوجی امداد کا اعلان کیا۔ یہ ۲ ارب ڈالر ۲۰۱۲ء سے ۲۰۱۷ تک ادا کیے جائیں گے۔ یہ امداد کیری لوگر بل کی ۷.۵ ارب ڈالر کی امداد کے علاوہ ہے۔ اس امداد کے ذریعے پاکستان کو ایسے جدید فوجی آلات اور ساز و سامان فراہم کرنے کا عندیہ دیا گیا ہے جس کے ذریعے وہ ''دہشت گردوں'' کے خلاف مزید مستعدی اور تیزی سے کارروائی کر سکے گا۔ یاد رہے کہ موجودہ صلیبی جنگ میں محتاط اندازے کے مطابق پاکستان کا اب تک ۴۰ ارب ڈالر سے زائد کا نقصان ہو چکا ہے۔ اور بدلے میں یہ امداد اور صلیبی دسترخوان سے متمتع ہونے کی آرزو میں اپنے دین، ایمان، عزت، غیرت اور آبرو کا سودا کرنے والوں کے لیے یہود و نصاریٰ کا ساتھ دنیا میں بھی رسوائی، گھاٹے، نقصان اور خسارے کا باعث بنا اور آخرت میں ایسے ایمان فروشوں کے لیے تو سرے سے کوئی حصّہ ہے ہی نہیں!

خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ذَلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ (الحج: ۱۱)

''دنیا میں بھی نقصان اٹھایا اور آخرت میں بھی یہی تو نقصان صریح ہے''۔

اسٹریٹجک مذاکرات کے اس تیسرے دور کے پہلے دن یعنی ۲۰ اکتوبر کو پاکستانی وفد' جس میں آرمی چیف سمیت متعدد وزرا موجود تھے' کی ملاقات اوباما سے ہوئی۔ امریکی اخبار وال سٹریٹ جرنل نے واضح کیا کہ اس ملاقات میں اوباما نے پاکستان کو شمالی وزیرستان میں آپریشن کے لیے سخت پیغام دیا۔ متذکرہ اخبار کی رپورٹ میں بتایا گیا کہ ''پاکستان کو دو ٹوک انداز میں کہہ دیا گیا کہ وہ پاک افغان سرحد کے قریب قبائلی علاقوں میں طالبان اور القاعدہ کے خلاف ٹھوس کارروائی کرے یا پھر امریکہ سے بڑے پیمانے پر نقد امداد کی توقع چھوڑ دے۔ اس ملاقات میں انتہا پسندوں کے محفوظ ٹھکانوں کے خلاف کارروائی کی ضرورت پر زور دیا گیا''۔

اسی طرح امریکی وزیر دفاع رابرٹ گیٹس بھی تواتر سے یہ کہہ رہا ہے کہ ''پاکستان کو مزید تندہی سے شدت پسندوں کے خلاف کارروائی کرنا ہوگی۔ ۱۳ نومبر کو امریکی ٹی وی اے بی سی نیوز کو انٹرویو دیتے ہوئے اُس نے پاکستان کو تھپکی بھی دی اور ساتھ ہی'' اور کرو'' کا بالواسطہ حکم بھی سنایا۔ اس انٹرویو میں اُس نے کہا:

''پاکستان نے بھارتی سرحد سے ۶ ڈویژن فون واپس بلا کر مغربی سرحد پر تعینات کر رکھی ہے اور وہ ان کے اور ہمارے لیے مسائل پیدا کرنے والوں کے محفوظ ٹھکانوں پر حملے کر رہے ہیں۔ گزشتہ دو برسوں میں پاکستان سے سیاسی اور عسکری تعلقات بڑھے ہیں، اسلام آباد اور واشنگٹن کو مشترکہ خطرات کا احساس ہے، شمالی وزیرستان میں دہشت گردوں کی سرگرمیوں کو محدود کر دیا ہے تاہم القاعدہ کا محور عرب اور شمالی افریقہ میں پھیل جانے کے باوجود قبائلی علاقوں میں موجود ہے۔ یہاں موجود راہ نما تنظیم کو راہ نمائی فراہم کرتے اور دوسرے ممالک میں موجود دیگر شدت پسند تنظیموں کو القاعدہ میں شامل کرنے کا جائزہ لیتے ہیں''۔

اسی طرح ہیلری کلنٹن نے پاکستان کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے کہا:

''پاکستان نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں امریکہ کا ساتھ دے کر اس جنگ کی بھاری قیمت چکائی ہے اور اس کو شمار کرنا اتنا آسان نہیں۔ ہم پاکستانی فوج کی قربانیوں کو سراہتے ہیں جس نے پاکستان کی ریاست کے لیے خطرہ بننے والوں کے خلاف کارروائی کر کے ملک میں امن و امان کی بحالی ممکن بنائی ہے۔ ہم نے پاکستان کے تعاون سے افغانستان میں بڑی پیش رفت کی ہے اور جب تک سب کچھ ٹھیک نہیں ہو جاتا آرام سے نہیں بیٹھیں گے''۔

۱۳ نومبر کو امریکی سنٹرل کمانڈ کا سربراہ جنرل جیمز این میٹس پاکستان آیا جہاں اُس نے پرویز کیانی، جنرل خالد شمیم وائیں اور انٹیلی جنس اداروں کے سربراہان سے ملاقاتیں کیں۔ یہ ملاقاتیں امریکی عسکری قیادت کی طرف سے پاکستان کو شمالی وزیرستان آپریشن کا حکم دینے کے لیے کی گئیں۔ اس سلسلے میں مسلسل دباؤ کی حکمت عملی کے تحت امریکی حکام کو تواتر سے پاکستان بھیجا جا رہا ہے، جس کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ امریکی فوج کا چیئرمین جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی ایڈمرل مائیک ملن چند دنوں قبل پاکستان کا دورہ کر چکا ہے، اس سے پہلے سی آئی اے کا سربراہ لیون پینٹا پاکستان آیا تھا۔ لیون پینٹا ہی نے کہا کہ امریکی سی آئی اے پاکستان میں اپنے آپریشنز کو بڑھانے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ دوسری طرف پاکستانی غلاموں کو ''حقہ پانی'' بند کر دینے کی دھمکیاں دے کر اُن کا خون خشک کیا جاتا ہے۔ واشنگٹن پاکستان کے لیے آئی ایم ایف، عالمی بنک اور ایشیائی ترقیاتی بنک کی چھڑی استعمال کرتے ہوئے اُسے اپنے احکامات کے آگے ''چوں چراں'' کا موقع بھی نہیں دینا چاہتا۔ آئی ایم ایف کے وسط

ایشائی امور کے سربراہ عدنان مزاری نے خبردار کیا کہ اگر عالمی اداروں نے پاکستان کی فنڈنگ روک دی تو وہ نادہندہ ہوجائے گا۔ یہودونصاریٰ اتنے کایاں ہیں کہ جب موقع دیکھتے ہیں پاکستان کو معاشی امداد بند کرنے اور اقتصادی دباؤ کا شکار کرنے کی دھمکیاں دیتے ہیں اور یوں دنیا پر تجھنے اور اُسی کی خاطر سب کچھ داؤ پر لگا دینے والوں کے لیے یہ دھمکی تو سوہانِ روح تھی۔

اس صورت حال میں صلیبی مالکوں کے دباؤ کے آگے بھلا اُن کی چاکری کرنے والے بے چارے غلام کب دم مار سکتے ہیں۔لہٰذا شمالی وزیرستان میں مجاہدین کے خلاف آپریشن کے لیے رضامندی کے اشارے دیے جانے لگے۔اگرچہ یہ غلامانِ صلیب اور بندگانِ شکم' مجاہدین کے خلاف اپنے سابقہ آپریشنز کے نتائج سے بخوبی آگاہ ہیں اور انہیں اپنی وہ درگت کبھی بھلائے نہیں بھول سکتی جو سوات ،مالاکنڈ ،باجوڑ،اورکزئی،خیبر اور جنوبی وزیرستان میں آپریشنز کے نتیجے میں بنی۔لیکن کیا کیا جائے کہ صلیبی آقاؤں کے حکم ''چڑھ جا بیٹا سولی رام بھلی کرے گا'' کو ٹالنا بھی تو ان کے بس میں نہیں۔لہٰذا یہ ایک مرتبہ پھر اپنے فوجیوں کو کفار کی چوکھٹ پر قربان کرنے کی تیاری میں مصروف ہیں ۔ایوان صدر میں کیانی،زرداری اور گیلانی کی مشترکہ ملاقات ہوئی جس میں شمالی وزیرستان میں آپریشن کے حوالے سے امریکی آقاؤں کے احکامات پر عمل درآمد پر غور کیا گیا۔اسی طرح صوبہ سرحد کے وزیراعلیٰ حیدر ہوتی نے ۱۳ نومبر کو کہا کہ'' شمالی وزیرستان سمیت جہاں ضرورت ہوئی آپریشن کریں گے،ملک کی بقا کے لیے عسکریت پسندی کے خلاف جنگ جاری رہے گی،ہماری مسلح افواج تمام خطرات اور چیلنجوں سے نمٹنے کی صلاحیت رکھتی ہیں''۔کور کمانڈر پشاور جنرل آصف یاسین نے روایتی تکبر ونخوت کے انداز میں کہا'' قبائلی علاقوں کو ۲۰۱۰ء تک دہشت گردوں سے پاک کر دیا جائے گا،شمالی وزیرستان میں ۶ بریگیڈ نفری موجود ہے اور وہاں محدود پیمانے پر کارروائی کی جارہی ہے۔شمالی وزیرستان آپریشن ضروریات کو دیکھ کر کیا جائے گا''۔

گزشتہ تین ماہ سے شمالی وزیرستان میں بہیمیت اور درندگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جاسوسی طیاروں کے ذریعے میزائلوں کی برسات کی جارہی ہے' اُسے مجاہدین کے خلاف بالفعل آپریشن ہی قرار دیا جاسکتا ہے۔فرق صرف اتنا ہے کہ امریکہ اور اُس کے ہرکاروں نے زمینی کارروائیوں پر انحصار کرنے کی بجائے میزائل بردار جاسوس طیاروں کو بے دریغ استعمال کیا ۔اس میزائل باری کا نشانہ بڑی تعداد میں عامۃ المسلمین بنے ہیں،جنازوں کے اجتماع اور فاتحہ خوانی کی مجلسوں تک پر میزائل داغ کر معصوم مسلمانوں کو شہید کیا گیا۔اب یہ بات لگی لپٹی رکھے بغیر اور بلاخوفِ تردید پورے وثوق کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ ان میزائل حملوں کے پیچھے اصل معاونت وکردار پاکستان کا ہے،جو ان میزائل بردار جاسوس طیاروں کو اپنی سرزمین سے پروازیں بھرنے کی اجازت دیے ہوئے ہے اور ان کے اہداف کے لیے ہر قسم کی جاسوسی کا ذمہ بھی اپنے سر لیے ہوئے ہے۔اب کوئٹہ میں ۱۲ویں کور میں امریکی فوج کے دفتر کا قیام اور سی آئی اے کو جاسوسی کے لیے آن ریکارڈ اجازت نئی غلامانہ پیش رفت ہے۔گزشتہ تین ماہ کے دوران ۴۷ سے زاید ڈرون میزائل حملوں میں سیکڑوں مسلمان شہید ہوچکے ہیں۔۲۳ نومبر کو ایوان صدر میں کیانی،زرداری اور گیلانی کی مشترکہ ملاقات ہوئی جس میں کیانی نے شمالی وزیرستان میں مجاہدین کے خلاف پاکستانی فوج کی ٹارگٹڈ کارروائیوں کے متعلق زرداری وگیلانی کو بتایا۔

تحریک طالبان پاکستان نے شمالی وزیرستان میں ممکنہ آپریشن کے جواب میں اپنا لائحہ عمل مرتب کر لیا ہے۔تحریک طالبان پاکستان نے اس صورت میں واضح اعلان کیا ہے کہ اگر شمالی وزیرستان میں فوجی آپریشن کیا گیا تو طالبان' افغانستان اور پاکستان میں ایک نہ ختم ہونے والی جنگ شروع کریں گے۔مجاہدین شوریٰ شمالی وزیرستان کی جانب سے میران شاہ بازار میں بھی کثیر تعداد میں پمفلٹ تقسیم کیے گئے ،جن میں کہا گیا تھا کہ علاقے کے عوام تیار ہوجائیں کیونکہ حکومت پاکستان امریکی امداد کے بدلے شمالی وزیرستان میں کارروائی کرنے والی ہے۔

پاکستانی فوج کو طالبان مجاہدین کی اس تنبیہ کو ذہن میں رکھنا چاہیے اور آزاد قبائل ووادیٔ سوات میں مجاہدین کے ہاتھوں اُن کی جس قدر دُھنائی اور پٹائی ہوئی ہے' اگر اس کے باوجود بھی اپنے فوجیوں کو مروانے کا شوق اُسے چرایا ہے تو اپنے ہی سابق کور کمانڈر کوئٹہ جنرل (ر)طارق پرویز کی بھی سنیں،جس نے ایک روزنامے کو انٹرویو دیتے ہوئے صاف الفاظ میں کہا:

'' کوئی غلط فہمی نہیں رہنی چاہیے،شمالی وزیرستان میں فوج کا بہت نقصان ہوگا اور یہ وقتی نہیں ہمیشہ گلے پڑنے والی مصیبت ہوگی جو ہماری آئندی نسلوں کو بھگتنا پڑے گی''۔

☆☆☆☆☆

اے اللہ! ہم تجھے اُن کی گردنوں پر مسلط کرتے ہیں اور اُن کے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔اے اللہ! تو ہمیں اُن پر غلبہ عطا فرما اور اُنہیں اور اُن کے اموال کو اہل ایمان کے لیے غنیمت بنا دے۔اے اللہ! جو اسلام اور اہل اسلام کے ساتھ خیر کی نیت کرے تو اُسے ہر طرح کی خیر کی توفیق عطا فرما اور جو اسلام اور اہل اسلام سے برائی کی نیت کرے تو اُس کے مکر وفریب کو اُسی کی تباہی کا سامان بنا دے اور اُس کی چال کو اُسی پر لوٹا دے،اُس کی شان وشوکت کو زائل فرما دے،اُس کی جمعیت کو پارہ پارہ کردے،اُس کے لشکروں کو شکست خوردہ کر دے،اُس کے جھنڈے کو سرنگوں کر دے،اُسے بُری طرح پیس ڈال اور اُسے دوسروں کے لیے عبرت کا سامان بنا دے۔اے اللہ! اے جلد حساب چکانے والے! اے ضعیفوں کو نجات دینے والے! فریادیوں کی دادرسی کرنے والے! مدد کے طلب گاروں کی نصرت کرنے والے! مانگنے والوں کو عطا کرنے والے! اے دوستوں کی مدد کرنے والے! دشمنوں کو شکست دینے والے! اے عزیز! اے جبار! اے انتقام لینے والے رب! ان امریکیوں،یہودیوں اور ان کے مرتد معاون پاکستانی فوج اور سکیورٹی ایجنسیوں کے اہل کاروں نے تیرے مجاہد اور مہاجر بندوں کو اُن کی جان،اُن کے اہل وعیال،اُن کے اموال واولاد اور اُن کی عزت وکرامت کے حوالے سے شدید ایذارسانی کا شکار بنایا،اے مالک تو اس کا بہترین انتقام لے۔

(ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ)

امتیازی سلوک

محترمہ عامرہ احسان

عیدِ قربان آئی اور گزر گئی' سنتِ ابراہیمؑ کی ادائیگی میں پنہاں، ایمان افروز اسباق نے کتنے دلوں کو چھوا۔ کفر کے مقابل اپنے اسماعیلؑ پیش کر دینے کا حوصلہ کس کس نے پایا۔ اور کون گائے، بکرے کے حلقوم پر چھری پھیر کر دم پخت ران، بار بی کیو، بریانی ہی کے لطف میں کھویا رہا۔ ابراہیمی نظر پیدا مگر مشکل سے ہوتی ہے! جو نہ ہو تو عید نری قصابی رہ جاتی ہے۔ ایک وہ جو قیمتی ترین متاعِ حیات سے گزرنے کا حوصلہ رکھتے تھے۔ ایک ہم کہ حج کے مقدس فریضے پر بھی نگاہ جیب اور بینک بیلنس ہی کا طواف کرتی رہی۔ حاجیوں کو در بدر کر دیا۔ اُن کے گناہ دھلوانے (تکالیف سے گناہ دھلتے ہیں!) کو محکمۂ اوقاف و حج اُن کے لیے لانڈری بن گیا۔ ابلیس مسکراتا رہا یہ شعر پڑھ پڑھ کر......

ہے طواف و حج کا ہنگامہ اگر باقی تو کیا
کُند ہو کر رہ گئی مومن کی تیغِ بے نیام

یہ تیغِ بے نیام اگر صرف کُند ہو جاتی تو اتنا غم نہ تھا۔ ہم نے تو اس تیغ سے اپنوں کا لہو بہایا۔ کفر کے مقابل کُند ہو کر اپنوں کے خون کی ندیاں بہا دیں۔ عیدِ قربان حکومت کو بھی تو منانی تھی لہٰذا انہوں نے امریکہ کے مجسمۂ آزادی والے بُت کے چرنوں میں ۲۰ مسلمانوں کی قربانی بروزِ عیدالاضحیٰ پیش کی۔ وزیرستان میں جب عید منائی جا رہی تھی تو ڈرون حملہ کروا کے (چھری ہماری... ہاتھ تمہارا یا امریکہ!) اُن کی عید کو گلگلوں کر دیا۔ عید کے دن بیس شہادتیں اور پھر قربانی تو تین دن تک ہوتی ہے۔ لہٰذا ایامِ تشریق کے دوران ایک اور حملہ اور چار مزید شہادتیں۔ اس شاندار قربانی پر نہال ہو کر امریکہ نے اگلی فرمائش داغ دی۔ ''کوئٹہ میں بھی ڈرون حملوں کی اجازت دو''۔ نیز غازی ایئر بیس پر امدادِ سیلاب زدگان کے نام پر اڑنے والے امریکی ہیلی کاپٹر، مدد، امداد کا ڈھکوسلہ تو کب کا ختم کر بیٹھے لیکن پروازیں ہنوز جاری ہیں۔

علاقے کے عوام حیرت زدہ، خوفزدہ سر پر اڑتے بے محابا امریکی ہیلی کاپٹروں کو ٹُک ٹُک دیکھتے ہیں۔ اس سے سرحدی خلاف ورزی بھی نہیں ہوتی۔ کوئی مائی کا لال اعتراض بھی نہیں کر سکتا۔ یہ ہماری سرزمین پر کیا کر رہے ہیں؟ اُدھر مسیحی خلافت کے مرکز ویٹی کن سے پوپ بینی ڈکٹ نے جھاڑ پلائی ہے۔ ''پاکستان میں عیسائیوں سے امتیازی سلوک ہوتا ہے''۔ بالکل درست فرمایا آنجناب نے۔ لیکن ذرا آیئے امتیازی سلوک کی نوعیت دیکھئے۔ مسیحی خلافت کے پایۂ تخت کا اقبال بلند کرنے کے لیے کیسے کیسے امتیاز نہ برتے گئے۔ جناب آپ کا سفیر تو اسلام آباد میں عزت مآب کا درجہ رکھتا ہے۔ آپ کی خلافت پر ذرا دیکھئے تو ہم نے دنیا اسلام کی خلافت کی خوبصورت کھنے والی 'امارتِ اسلامیہ افغانستان' کیسے قربان کی۔ آپ کے جُبے کی آب و تاب ہماری اِن قربانیوں ہی کے طفیل ہے۔ ذرا ملا عبدالسلام ضعیف سفیر امارتِ افغانستان کی داستانِ الم ''گوانتانامو بے کی کہانی'' ملا ضعیف کی زبانی' کا ترجمہ کروا کر سنئے۔ آپ جھوم اٹھیں گے۔

اقوامِ متحدہ کے خط، حکومتِ پاکستان کے اجازتی پروانے اور سفارتی استثنا (Diplomatic Immunity) کے جو پُرزے اڑے۔ پاکستانی اہلکاروں نے امریکہ کے حوالے کر کے اپنے برادر مسلمان سفیر کو برہنگی اور تشدد کی جس چکی میں جھونکا، کبھی ہم اپنے دیوانے خوابوں میں بھی آپ کی خلافت کے معزز سفیر سے ایسے سلوک کا تصور نہیں کر سکتے۔ بلاشبہ ہمارے ہاں عیسائیوں سے زبردست امتیازی (ترجیحی) سلوک کیا جاتا ہے۔ فیروز اللغات میں امتیازی حقوق سے مراد وہ رعایتیں ہیں جو کسی گروہ/شخص کو حاصل ہوں جو اسے دوسروں سے ممتاز بنا دیں

ہمارے اخبارات میں آپ نے بھی وہ تصویر دیکھی ہو گی جس میں پاکستان کے سب سے بڑے صوبے کا گورنر خود ایک دیہات کی عیسائی عورت (جس نے شانِ رسالت میں ہرزہ سرائی کی) کی دادرسی کو پہنچا۔ صدر زرداری اس مقدمے سے تڑپ اٹھے۔ پاکستان کی حدود میں کسی عیسائی عورت کا بال بیکا بھی نہ ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخ ہی کیوں نہ ہو۔ کیا یہ امتیازی، ترجیحی سلوک نہیں؟ دوسری طرف ہمارے ملک کی مایہ ناز باصلاحیت ڈاکٹر عافیہ صدیقی کا حشر ملاحظہ ہو۔ اُسے ہم نے مائی باپ امریکہ کی رضا جوئی کے لیے نہ صرف اغوا کیا' بیچا بلکہ اب اس کی بیوہ ماں اور بہن کو سبق سکھانے کے لیے اُس کے بچے اغوا کرنے کی کوشش کی تاکہ پیغام واضح رہے کہ صلیبی جنگ کے ہر دشمن کا ہم قلع قمع کر دیں گے۔ ہم نے لال مسجد اور سوات، قبائلی علاقوں میں ۴۰۰ مساجد، مدارس تو نشانہ بنائے، آپ کے گرجوں کی شان میں فرق نہ آنے دیا۔ انکے کلس چمکتے رہے۔ یہ امتیازی شان ہی تو تھی۔ تف ہے اس قوم کے ایمان فروش، بردہ فروش حکمرانوں پر۔ تاریخِ اسلام کے سارے غدار، منافق دوبارہ جی اٹھیں تو اس دور کے عبداللہ بن ابی نما قبیلے اور میر جعفر و صادق دیکھ کر دھچکہ کھا کر (Out of Shock) دوبارہ وہیں مر جائیں یہ کہہ کر کہ۔ ''ہم کو عبث بدنام کیا!''۔ ایمان، اسلام، غیرت، ضمیر سب کچھ کفر کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ ایک طرف آسیہ ہے ناموسِ رسالت کے مقدمے والی اور دوسری طرف عافیہ ہے جو اس قوم، اس امت کی ناموس ہے۔ ایک اور تصویر اپنے پیاروں کی دید کو ترستے لاپتہ افراد کے لواحقین کی بھی ہے۔ یہ سب کیوں غائب کیے گئے؟ امریکہ کی محبت میں! امریکی جنگ کی بھینٹ چڑھے ان گنت بے شمار پاکستانیوں کے گھروں میں عید کا چاند کیونکر طلوع ہوا ہو گا۔

(بقیہ نمبر ۴۵ پر)

لزبن کانفرنس اور صلیبی شکست کے بڑھتے ہوئے آثار

سید عمیر سلیمان

یقیناً اللہ تعالیٰ کی تدبیر بہت زبردست ہوتی ہے۔آج سے نو سال قبل جب دنیا کی سب سے بڑی دفاعی اور معاشی طاقت امریکہ اور دنیا کے سب سے بڑی فوجی اتحاد نیٹو نے مل کر ایک ایسے علاقے پر یلغار کی جو دفاعی اور معاشی لحاظ سے بہت کمزور تھا تو ظاہر بین آنکھیں یہی دیکھ رہی تھیں کہ یہ چند ماہ بھی نہیں چند دنوں کا کھیل ہے۔امریکہ کچھ ہی دنوں میں پورے افغانستان پر قابض ہو جائے گا اور امارت اسلامیہ افغانستان تاریخ کا حصّہ بن جائے گی۔لیکن آج امریکی حملے کے نو سال گزر جانے کے باوجود افغانستان کے ۷۰ فیصد سے زاید حصّے پر عملاً امارات اسلامیہ قائم ہے اور امریکہ اور نیٹو ایک بھی ہدف حاصل کیے بغیر واپسی کے لیے پر تول رہے ہیں۔

امریکی صدر اوباما نے پہلے ۲۰۱۱ء سے امریکی فوج کے انخلا کا اعلان کیا تھا اور اب نیٹو اور تمام اتحادیوں نے ۲۰۱۴ء تک اپنی فوجیں نکالنے کا اعلان کر دیا۔نیٹو فوجیں بھی ۲۰۱۱ء سے تدریجاً نکلنا شروع ہو جائیں گی اور ۲۰۱۴ء تک انخلا مکمل ہو جائے گا۔پرتگال کے شہر لزبن میں ہونے والی کانفرنس کے اختتام پر نیٹو کے سیکرٹری جنرل فوگ راسموسن نے کہا کہ نیٹو اتحاد نے ۲۰۱۱ء سے افغانستان سے فورسز کا انخلا شروع کرنے کے فیصلے کی توثیق کرتے ہوئے افغانستان کے ساتھ معاہدے پر دستخط کر دیے۔یہ انخلا ۲۰۱۴ء میں مکمل ہوگا اور اس کے بعد نیٹو فورسز افغان جنگ میں شامل نہیں ہوں گی تاہم ایساف کے دستے ''سپورٹنگ رول'' کے لیے ۲۰۱۴ء کے بعد بھی افغانستان میں موجود رہیں گے۔راسموسن نے مزید کہا کہ اسے نیٹو کی ناکامی نہ کہا جائے، نیٹو نے افغانستان میں کافی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔

افغانستان سے انخلا کرنے والا پہلا ملک کینیڈا ہوگا۔کینیڈا کی افواج ۲۰۱۱ء کے آخر تک افغانستان سے نکل جائیں گی۔صرف ۹۵۰ فوجی افغانستان میں رہیں گے جو افغان فوج کو تربیت دیں گے لیکن وہ کسی فوجی کارروائی میں حصّہ نہیں لیں گے۔

نیٹو نے افغانستان سے انخلا کا اعلان ایسے وقت میں کیا ہے جب مجاہدین کے حملوں میں بہت تیزی آچکی ہے۔مجاہدین ملک کے بیشتر صوبوں میں انتہائی سرگرم ہیں اور صلیبی افواج پر کاری ضربیں لگا رہے ہیں۔امریکی فوج نے کانگریس کو بھیجے جانے والی رپورٹ میں اعتراف کیا ہے کہ اپریل سے ستمبر تک طالبان کے حملوں میں ۳۰۰ فیصد اضافہ ہوا ہے۔

☆ ۱۲ اکتوبر کو زابل میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کر کے ۱۳ ٹینکر جلا دیے۔

☆ ۱۲ اکتوبر کو ہرات میں قائم اقوام متحدہ کے دفتر پر ۶ فدائی مجاہدین نے حملہ کیا۔پہلے فدائی جانباز نے امریکی نواز اقوامِ متحدہ کے دفتر کے شمالی دروازے کو بارودی گاڑی سے اُڑا دیا، جس سے باقی تین مجاہدین جو ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے لیس تھے، دفتر میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ایک ہیلی کاپٹر، ۳ عدد گاڑیاں، ۳۰ کے لگ بھگ صلیبی، افغان فوجی اور اہلکار ہلاک جبکہ درجنوں زخمی ہوئے۔

☆ ۳۰ اکتوبر کو ہلمند کے ضلع دیشو میں امریکی فوجی ایک بازار میں سرچ آپریشن شروع کرنے کے لیے جمع تھے، جب مجاہدین نے ان پر حملہ کر دیا۔مجاہدین نے ان کے لیے پہلے ہی انتظام کر رکھا تھا اور راستوں پر بارودی سرنگیں بچھا رکھی تھیں۔بارودی سرنگوں کے دھماکوں میں ۱۰ ٹینک تباہ ہوئے جبکہ ایک ٹینک راکٹ لگنے سے تباہ ہوا۔اس حملے میں ۱۵۰ امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔

☆ یکم نومبر کو صوبہ غزنی کے ضلع خوگیانی پر طالبان مجاہدین نے حملہ کر کے قبضہ کر لیا۔مجاہدین نے ضلعی ہیڈ کوارٹر سمیت سرکاری عمارتیں اور گاڑیاں نذر آتش کر دیں۔۱۶ پولیس اہل کاروں کو گرفتار کر لیا گیا، جن میں افسران بھی شامل ہیں۔ذبیح اللہ مجاہد کے مطابق علاقے میں جتنے پولیس اہل کار تھے انہیں گرفتار یا ہلاک کر دیا گیا ہے۔ہتھیار اور چند گاڑیاں مجاہدین نے غنیمت کے طور پر حاصل کیں۔

☆ ۱۳ نومبر کو جلال آباد ایئر پورٹ کے ساتھ واقع نیٹو کے فوجی مرکز پر مجاہدین نے حملہ کیا۔طالبان ترجمان ذبیح اللہ مجاہد کے مطابق حملے میں ۱۴ فدائین نے حصّہ لیا۔مجاہدین کلاشنکوفوں، مشین گنوں، راکٹوں اور دستی بموں سے لیس تھے اور بارودی جیکٹس بھی پہن رکھی تھیں۔مجاہدین نے فوجی مرکز کے اندر گھس کر صلیبیوں پر حملہ کیا۔حملے کے اختتام پر ۱۱ فدائی مجاہدین نے شہادت پائی جبکہ ۳ فدائی مجاہدین مرکز سے باہر برسر پیکار مجاہدین سے آملے۔اس حملے میں ۱۳۷ امریکی فوجی اور ۳۵ افغان فوجی ہلاک ہوئے۔عینی شاہدین کے مطابق اس حملے میں ۹ ہیلی کاپٹر، ۲ ڈرون اور ۱ جیٹ طیارہ بھی تباہ ہوا۔اس کے علاوہ متعدد فوجی گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔

☆ ۱۵ نومبر کو کنڑ کے صدر مقام سید آباد میں امریکی فوجی مرکز پر راکٹ حملے میں ۲۴ امریکی فوجی ہلاک اور ۱۵ ٹینک تباہ ہوئے۔ذبیح اللہ مجاہد نے مزید بتایا کہ حملے میں تیل کا ذخیرہ بھی تباہ ہوا۔

یہ چند واقعات تو مجاہدین کی عملیات کی چند جھلکیاں ہیں ورنہ افغانستان کے ہر صوبے میں روزانہ کے حساب سے بیسیوں کارروائیاں ہو رہی ہیں جو نہ تو مکمل طور پر رپورٹ کی جا سکتی ہیں اور نہ ہی انہیں چند صفحات میں بیان کرنا ممکن ہے۔مجاہدین کے حملوں میں ہونے والے نقصانات سے گھبرا کر اور اپنی ناکامی چھپانے کے لیے بزدل صلیبی افواج افغان شہریوں کو نشانہ بناتی ہیں اور پھر درجنوں طالبان کو شہید کرنے کے بلند بانگ دعوے کیے جاتے ہیں۔اس کی تازہ مثال ہلمند میں ضلع باغزانی میں مسجد پر نیٹو طیاروں کی بم باری ہے۔اس بم باری میں ۲۵ شہری شہید ہوئے۔

افغانستان میں جا بجا بکھرے روسی ٹینکوں کی باقیات کو دیکھتے ہوئے امریکہ نے افغانستان میں بڑے ٹینک نہ لانے کا فیصلہ کیا تھا اور چھوٹے ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں پر ہی اکتفا کیا تھا لیکن مجاہدین کے مسلسل حملوں سے تنگ آ کر اب امریکہ نے بڑے ٹینک تعینات کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔۷ ٹن وزنی ابراہم ٹینک پہلی بار افغانستان لائے جا رہے ہیں، دو ماہ کے اندر یہ ٹینک افغانستان پہنچ جائیں گے۔امریکی حکام کا کہنا ہے کہ ہیوی ٹینک اب ضروری ہو گئے ہیں۔اس سے ''دہشت گردوں'' کے خلاف جنگ میں مدد ملے گی (امریکہ اپنے ٹینکوں کو آزمانا چاہتا ہے تو آزما لے، ان ٹینکوں کا انجام بھی روسی ٹینکوں سے زیادہ مختلف نہیں ہوگا)۔

پاکستان کے راستے آنے والی نیٹو سپلائی پر پاکستان کے اندر اور افغانستان کے مشرقی سرحدی علاقوں میں مجاہدین کے تابڑ توڑ حملوں سے تنگ آ کر نیٹو نے متبادل راستے ڈھونڈنا شروع کر دیے ہیں۔اس سلسلے میں روس سے معاہدہ کیا گیا، تاہم روس نے غیر عسکری سامان کی ترسیل کی اجازت دی۔روس سے پہلے بھی معاہدہ کیا گیا تھا جس کے تحت روس نے اپنی فضا سے نیٹو کے کارگو طیاروں کو گزرنے کی اجازت دی تھی۔اس بار روس نے ٹرین کے ذریعے سامان کی ترسیل کا معاہدہ کر لیا ہے۔نیٹو نے روس سے افغانستان کے اندر تعاون کی بھی درخواست کی ہے جس کے نتیجے میں روس افغان فوج کو ٹریننگ دینے پر رضامند ہو گیا ہے۔روس نے بھی ان سارے اقدامات کی پوری پوری قیمت وصول کی ہے۔ بڑی مقدار میں رقم بٹورنے کے ساتھ ساتھ روس نے سابق سوویت یونین کی ریاستوں سے نیٹو افواج کی تعداد کم کرنے کا بھی مطالبہ کیا ہے جو ابھی زیر غور ہے۔

نیٹو اور افغان حکام کئی ماہ سے جن خفیہ مذاکرات کے دعوے کر رہے تھے' ان کا پول بھی کھل گیا۔نیویارک ٹائمز نے ایک رپورٹ شائع کی جس کے مطابق نیٹو اور افغان حکام کے ساتھ خفیہ مذاکرات کرنے والا بہروپیا نکلا۔تفصیلات کے مطابق ایک شخص نے اپنا نام ملا اختر محمد منصور بتایا اور نیٹو اور افغان حکام کے ساتھ خفیہ مذاکرات کرتا رہا۔ملا اختر محمد منصور' امیر المومنین ملا محمد عمر کے نائب ہیں۔صلیبی و مرتد حکام کے پاس ملا منصور کی کوئی تصویر یا شناخت موجود نہیں۔صلیبیوں کی بے خبری بلکہ بے وقوفی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ شخص ملا منصور بن کر مذاکرات کرتا رہا اور خطیر رقم ان سے اینٹھتا رہا۔نیویارک ٹائمز کے مطابق پینٹا گون نے ان مذاکرات کو خفیہ رکھنے کی درخواست کی تھی۔صلیبی افواج جو اپنی ٹیکنالوجی کے گھمنڈ میں دعوے کرتے ہیں کہ ہم چوہے تک کو بل میں دیکھ لیتے ہیں' کی باخبری کا اندازہ لگائیں کہ ایک شخص طالبان کا نائب امیر بن کر ان سے مذاکرات کرتا رہا اور اس کے بدلے میں ملنے والی بڑی رقم لے کر فرار ہو گیا۔

دوسری طرف کرزئی اور صلیبی حکمرانوں کی چپقلش بھی جاری ہے اور دونوں فریق شکست کا بار ایک دوسرے پر ڈالنے کی کوشش میں ہیں۔کرزئی نے نیٹو افواج کے خفیہ مشنوں کی مخالفت کی اور افغانستان سے جلد انخلا پر زور دیا جس کے جواب میں نیٹو نے کہا کہ خفیہ مشن جاری رہیں گے۔ڈیوڈ پٹر یاس نے تو یہاں تک کہا کہ اگر کرزئی نے جلد انخلا پر زور دیا تو دونوں ملکوں کے درمیان پارٹنر شپ ختم ہو سکتی ہے (پارٹنر شپ ختم ہونے کا مطلب کرزئی بخوبی سمجھ گیا ہو گا)۔

''دہشت گردی'' کے خلاف جنگ میں مسلسل ناکامیوں کو دیکھتے ہوئے برطانوی فوج کے سربراہ ڈیوڈ رچرڈ نے اعتراف کیا کہ ''دہشت گردی کو ختم نہیں کیا جا سکتا البتہ کم کیا جا سکتا ہے۔ہم صرف اس قدر کر سکتے ہیں کہ اپنے آپ اور اپنے بچوں کو دہشت گردوں سے بچالیں، باقی رہا دہشت گردی کا خاتمہ تو یہ ممکن نہیں''۔

پہلے تو صرف حالات بتا رہے تھے جبکہ اب تو صلیبی خود یہ ماننے پر مجبور ہیں کہ وہ شکست کھا چکے ہیں۔اب ان کی پوری توجہ انخلا پر ہے کہ کس طریقے سے انخلا کیا جائے کہ عزت رہ جائے۔لیکن افغانستان کی تاریخ بتاتی ہے کہ یہاں غاصب آتا تو اپنی مرضی سے ہے لیکن جاتا وہاں کے مسلمانوں کی مرضی کے مطابق ہے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: امتیازی سلوک

کیا ستم ظریفی ہے کہ ''لاپتہ'' ایسے کی ایک تصویر سری نگر سے چھپتی ہے جہاں عورتیں بچے اپنے پیاروں کی تصاویر لیے سراپا رنج والم بھارتی فوج کو دہائی دیتے نظر آتے ہیں۔دوسری طرف عین وہی المیہ اسلام آباد، لاہور کی سڑکوں پر دکھا رہا ہے۔لاتعداد ان گنت کہانیاں ہیں جو قوم کے بے شمار خاندانوں کو جھوٹے الزامات اور سازشوں کے ہاتھوں جوان بیٹوں، شوہروں، باپوں سے محروم کر کے انگاروں پر لوٹا رہی ہیں۔ایجنسیوں کی طرف سے میڈیا پر دھواں دھار کہانیاں فیڈ کی جاتی ہیں۔ایک حادثے پر ہر کچھ دن بعد نئی تحقیق اور نئے گروہ پکڑے جانے کی 'نوید' سنائی جاتی ہے۔پس پردہ کہانی عین وہی ہے جو گزری ہوئی کل میں انگریز سے فی مجاہد ایک مربع اراضی ان مخدوموں، سیدوں، سجادہ نشینوں، ان کے حاضر باش لشکروں کی تھی۔

وہی سب کچھ آج ہے، دہشت گردی کیخلاف جنگ کے نئے نام سے۔یہ جنگ ایک ایسی مشین ہے جس میں ایک طرف سے ڈالر ڈالے جاتے ہیں۔دوسری طرف سے مطلوبہ افراد کی فہرستیں، آپریشنز کی تفاصیل رفرمائشیں برآمد ہوتی ہیں۔ہتھکڑیاں، بیڑیاں، قوانین، آرڈیننس بن بن کر نکلتے ہیں۔کل شمع آزادی پر جان دینے والوں کو کچلنے کے لیے انہی حکمرانوں کے اجداد اٹھے تھے ان گوروں کی فوج بن کر۔آج تحریکِ آزادئ پاکستان دوئم اور جہادِ افغانستان دوئم میں سید احمد شہیدؒ، فقیر ایپیؒ (پیدائش شمالی وزیرستان!) توپوں کے دہانوں سے داغے جانے والے علما کی اگلی نسلیں ہیں جو اپنے ایمان کی قیمت چکا رہی ہیں۔جس طرح ایک ایک منٹ کر کے غیر محسوس طریقے سے دن لمبے اور راتیں چھوٹی ہو جایا کرتی ہیں۔اور گھنٹے کی سوئی خاموشی سے سرکتی سرکتی ہر رات میں سے دن باذن اللہ نکال دیتی ہے۔آج بحمد اللہ اہل ایمان کی شب جلوۂ خورشید سے گریزاں ہونے کو ہے۔نغمۂ توحید کی بلند ہوتی آواز قریب آتی جا رہی ہے۔کفر کے لشکری بن کر آخرت تو تباہ ہو ہی رہی ہے۔ذرا دنیا کا حشر بھی دیکھ لیجیے۔جس بتِ کافر ادا کو دل دیئے بیٹھے ہیں افغانستان میں اپنے اتحادی افغان سپاہیوں سے ان کی بے وفائی کا حال تو دیکھیں۔ایک جگہ طالبان نے ۲۵ افغان فوجی گرفتار کر لیے۔دشمن (امریکہ) سے تبادلہ کرنا چاہا تو امریکہ ان کے بدلے ایک بھی قیدی چھوڑنے کو راضی نہ ہوا۔پیغام دیا کہ انہیں بے شک مار ڈالو! یہ اوقات ہے صلیبی لشکر کے مسلمان سپاہیوں کی! آج امریکہ کے در کے بھکاری، امن کی بھیک، ڈالروں کی بھیک، ان کے راتب ردعوتوں کی بھیک کے ٹکڑوں پر پلتے پلتے ایک شاندار آزاد ملک کو ہمارے حکمرانوں نے حقیر، بے توقیر کر ڈالا۔وہ صبح تو طلوع ہونے کو ہے۔چمگادڑ کی طرح آنکھیں موندنے کی بجائے صبح کے اجالوں سے فیض یاب، ظفر مند ہونے والے فیصلوں کی طرف لوٹیے... ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے دیتے ہیں!

[یہ تحریر ایک معاصر روزنامے میں شائع ہو چکی ہے]

☆☆☆☆☆

کھوئے ہوؤں کی جستجو

استاد مہدی معاویہ

کبھی یوں ہوتا ہے کہ انسان بیٹھے بٹھائے ماضی کے دریچوں میں جھانکنے لگتا ہے۔ یادوں کے انمول خزانے ہاتھ لگتے ہیں تو انہیں الٹ پلٹ کر دیکھنے لگتا ہے۔ وہ کچھ دیر کے لیے اپنے ماحول سے کٹ کر بے خود ہو جاتا ہے اور ایک انوکھی دنیا کا سفر شروع کر دیتا ہے۔

ابھی کل ہی کی بات لگتی ہے، بگرام کی پہاڑیوں پر خط اول کے مورچوں میں دنیا کے چند سر پھرے خوش وقتی میں مصروف تھے...... وہ دیوانہ ابو مہلہل، عراق کا مہاجر بزرگ ابوبسّام، اور وہ چھوٹے قد والا ابو ایمنؒ جسے ملا بخاری کے نام سے بھی پکارا جاتا تھا، کراچی سے تعلّق رکھنے والے دونو جوان ان میں سے ایک لیے دیے رہنے والا عثمان اور دوسرا...... نام یاد نہیں۔ بس اتنا یاد ہے کہ مورچے میں اکیلا بیٹھ کر بہن بھائیوں کی یاد میں کھویا رہتا۔

روزانہ کے معمولات میں نماز باجماعت کے علاوہ تعلیم، ذکر واذکار اور اسلحہ سیکھنے سکھانے کے اسباق شامل تھے۔ کھانے پینے کے لیے وقفے وقفے سے باریاں بدلتی رہتیں، مطلب کھانا تیار اور دستر خوان پر لگانے کے لیے۔ ایک عجیب ایمانی ماحول تھا جس کی منظر کشی کرنے سے قلم قاصر ہے۔

آج ہفتہ تھا یا کوئی اور دن...... قلعہ مراد بیگ سے آئے ہوئے مہان بنگالیوں کو چند روز ہو چکے تھے۔ اس روز کھانا بنانے کی ذمہ داری بنگالی بھائیوں کے سپرد ہوئی۔ بنگالی بھائی بھی بہت خوش تھے، اس لیے کہ کئی روز سے پھیکے پھیکے کھانے کھا کر ان کی طبیعت اُوب گئی تھی۔ ان کے دہن کے کرارے پن کے لیے ہری مرچیں علیحدہ دستر خوان پر چنی جاتیں جنہیں وہ ہر لقمۂ روٹی کے ساتھ مزے لے کر چبا جاتے۔ مگر آج تو ان کے لیے عید کا دن تھا، خوب مصالحے اور حسب خواہش مرچیں ڈالیں۔ رات آئی، دستر خوان لگا، کھانا چن دیا گیا۔ دن بھر کی بھوک زوروں پر تھی، سب نے مزے لے کر کھایا۔ رات سونے کے لیے لیٹے تو مرچوں نے آہستہ آہستہ رنگ دکھانا شروع کر دیا۔ ''اہل ایمان'' یکے بعد دیگرے اٹھتے گئے اور پانی کا لوٹا بھر کر خفیہ مقام کا رخ کرنے لگے۔ باقی تو چلو سب جوان تھے مگر پچاس پچپن سالہ عراقی بزرگ شیخ ابوبسّام جو پہلے بھی کچھ کچھ مریض تھے، ان کے لیے سخت امتحان آ گیا، بار بار دست آنے لگے بلکہ بقول ہمارے ایک بزرگ کے دست بدست جنگ چھڑ گئی۔ شیخ ابوبسّام ساری رات اسی دست بدست جنگ میں نبرد آزما رہے۔ صبح ہوئی تو کچھ سکون ہوا، مگر اضمحلال بہت زیادہ ہو گیا تھا۔ اب خط اول پر کہاں دوا اور ڈاکٹر، پھر دشمن کی طرف سے معمول کی فائرنگ کے تبادلے نے اطمینان سے بیٹھنا دشوار کر رکھا تھا۔ بس اس کیفیت کو دیکھ کر ساتھی بنگالی بھائیوں پر چڑھ دوڑے اور انہیں بے نقط سنا دیں، جواب میں وہ بھی چپ نہ رہے۔ یوں خط کی فضا آپس میں تکدر کی وجہ سے خاصی بوجھل ہو گئی۔ سب ایک دوسرے سے بدظن اپنی اپنی ڈیوٹی انجام دینے لگے۔ ظاہر ہے خط اول پر یہ کیفیت بہت خطرناک اور جہاد جیسے عظیم عمل کی ادائیگی میں بے برکتی کا سبب بنتی ہے۔ آپس کی سر پھٹول کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت و نصرت کا نزول بند ہو جاتا ہے۔ شیخ ابو مہلہل جو کسی کام کی وجہ سے رات سے کہیں گئے ہوئے تھے دوپہر کے قریب واپس پلٹے تو انہیں ساری صورت حال معلوم ہوئی۔ تفصیلات سن کر بہت ملول ہوئے اور رنج و غم کی کیفیت میں بوجھل دل لیے مجلس سے اٹھ گئے۔ دوپہر کا کھانا انہی نے تیار کیا، ظہر کی نماز پڑھی،، اس کے بعد تعلیم ہوئی، تعلیم کے بعد کھانا لگا دیا گیا۔ ایک ہوشیار ساتھی کو مناسب مقام پر دشمن کی نقل و حرکت پر نگاہ رکھنے کی ذمہ داری لگا کر باقی تمام ساتھیوں کو بلا لیا گیا۔ ہمارے لیے یہ ایک حیران کن بات تھی مگر ابو مہلہل نے یہ خطرہ مول لیا تھا۔ کھانے سے پہلے اعلان کر دیا گیا کہ کوئی ساتھی کھانے سے فراغت کے بعد کہیں نہ جائے بلکہ اپنی جگہ بیٹھا رہے۔

آج سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا تھا۔ ساتھیوں کو یہ تو اندازہ تھا کہ رات والے واقعے پر ہی کوئی بات ہو گی مگر کیا بات ہو گی اس کا اندازہ بالکل نہیں تھا۔ بہر حال اسی کشمکش میں کھانا کھایا گیا۔ فراغت کے بعد سب لوگ اپنی اپنی جگہ پر موجود رہے اور شیخ ابو مہلہل دھیرے دھیرے گویا ہوئے۔ خطبہ پڑھا، جہاد کی فضیلت بیان ہوئی، راہِ جہاد میں نکلنے کے آداب اور ثبات و استقامت کے واقعات بیان کیے۔ جوں جوں بات آگے بڑھتی جا رہی تھی جذبات کا تلاطم طوفان کی صورت اختیار کیے جا رہا تھا۔ شیخ ابو مہلہل کی آواز میں درد اور دل کی گہرائیوں سے نکلنے والی باتیں ہر شخص کے دل پر اثر انداز ہو رہی تھیں۔ گفتگو کا رخ اچانک ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ کی طرف مڑ گیا۔ اثنائے گفتگو میں مواخات کا ذکر بھی آیا، جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین و انصار میں بھائی چارہ قائم فرمایا تھا۔ یہ بھائی چارہ نام کا نہ تھا بلکہ ایسا کہ اس پر سگے بھائیوں کا والہانہ تعلّق بھی شرماتا تھا۔ ابو مہلہل نے اچانک ہی گفتگو کا رخ موڑا اور کہنے لگے :

''میں جزیرہ (سرزمین حجاز) سے اس ارضِ جہاد افغانستان میں آیا ہوں اور اے فلاں! تم لبنان سے آئے ہو، اور اے فلاں! تم الجزائر سے آئے ہو اور اے فلاں! تم یمن سے آئے، اور یہ بھائی بنگلہ دیش سے آئے ہیں اور یہ بھائی پاکستان سے آئے ہیں۔ مختلف علاقوں سے تعلّق رکھنے والے اس مٹی پر کیوں اکٹھے ہوئے ہیں؟ صرف ایک بات نے اکٹھا کیا ہے اور وہ ہے کلمۂ توحید! لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ شیطان کو یہ بات ناپسند ہے کہ لوگ کلمہ توحید پر اکٹھے ہوں اور وہ آپس میں بھائی بھائی بن کر رہیں۔ وہ ان میں رخنہ ڈالنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ وہ ہر ایسی جگہ اپنے لشکر بھیجتا ہے جہاں اسلام کی سربلندی کے لیے لوگ جمع ہوں، ان

میں پھوٹ ڈالتا ہے، انہیں منتشر کرتا ہے اور ان کے رعب کو ختم کرتا ہے''۔

ابومہلہل گفتگو کررہے تھے اور حاضرین سسکیاں لے لے کررو رہے تھے، وہ دل ہی دل میں نادم اور ملول ہو رہے تھے کہ انہوں نے کیوں اخلاص کا مظاہرہ نہ کیا اور ایک دوسرے سے اپنے دل کیوں میلے کیے۔ تب یوں محسوس ہو رہا تھا کہ دلوں کی میل قطرہ قطرہ اتر رہی ہے اور ایمان و اخلاص کے تر و تازہ پھول کِھل رہے ہیں۔ ابھی ہم لوگ اسی کیفیت میں کھوئے ہوئے تھے کہ اچانک ابومہلہل کی آواز گونجی، کہنے لگے :

''آج اللہ تعالیٰ نے ہمیں نادر موقع دیا ہے کہ ہم اس سنت پر عمل کریں جس کا نمونہ چودہ سو سال پہلے سامنے آیا تھا۔ سب ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن جائیں اور ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں۔ اپنے آپ کو اور اپنے اسباب کو اپنے بھائی کے لیے اس طرح پیش کر دیں جیسے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پیش کر دیے تھے''۔

یہ کہہ کر انہوں نے کہا کہ تمام ساتھی اپنے سامنے والے بھائی سے گلے مل لیں اور اسے اپنا بھائی بنا لیں۔ اس وقت کی کیفیت کو آج برسوں بعد لفظوں میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ کچھ اس وجہ سے بھی یہ میرے سینے میں دفن یاد تھی جس سے میں اپنے دل کو کبھی کبھی بہلایا کرتا تھا۔ مجھے نہیں معلوم کہ آج یہ سطور کیوں لکھے جا رہا ہوں۔ مگر اُس وقت میری کیفیت اِس وقت سے مختلف نہیں۔ کیا بتاؤں کہ ساتھی جب ایک دوسرے سے گلے مل رہے تھے، سسکیاں بلند آوازوں میں بدل گئی تھیں اور سب ایک دوسرے سے یوں معافی تلافی کر رہے تھے جیسے سعادت مند شاگرد اپنے استاد سے اور مرید اپنے شیخ سے معافی تلافی کرتا ہے۔ منٹوں تک یہی کیفیت رہی، لگ رہا تھا کہ کوئی بھی اپنے حواس میں نہیں، دیوانہ بن گیا ہے دیوانہ۔ خیال ہوا کہ میرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مدینہ میں مواخات فرمائی تھی تو کیا یہی کیفیت ہوتی ہوگی؟...... یقیناً، اس سے بھی دو چند، ہماری ان قدسیوں سے کیا نسبت؟ ان کے قدموں پر لگی گرد ہماری ہزار پا کیوں سے افضل ہے۔ دور چلا گیا، مزے کی بات یہ ہوئی کہ شیخ ابوبسّام کے بھائی وہ بنے جنھوں نے رات مرچوں بھرا سالن تیار کیا تھا، اور اس حقیر کے حصّے میں ابوایمن آئے جن سے پہلے بھی ہماری محبتوں بھری نوک جھونک چلتی رہتی تھی۔ ان کا قد چھوٹا سا تھا اور اسی وجہ سے سب کو محبوب تھے۔ الشیخ ابوعبداللہ کو تو اور بھی زیادہ محبوب تھے۔ جب ذرا تھوڑی دیر گزری اور آج کی اس تقریب کے اختتام پر ٹافیوں کی تقسیم بھی ہو چکی (جو نہ جانے شیخ ابومہلہل نے کہاں سے حاصل کر لی تھیں) تو اچانک ہی ابو ایمن' راقم کو مخاطب کر کے بلند آواز میں کہنے لگے :

انت اطول و انا اقصی ، کیف بیننا اخوہ

''تم اتنے لمبو اور میں اتنا چھوٹو تو ہمارے درمیان یہ بھائی چارہ کیسے چلے گا؟''

بس یہ سننا تھا کہ تمام ساتھی کھلکھلا کر ہنس پڑے اور اس جملے پر شیخ ابو ایمن کو زبردست داد ملی۔

چھوٹے قد کو اللہ تعالیٰ نے ابوایمن کے لیے نعمت بنا دیا تھا۔ دشمن سے چھپنا آسان اور ایک مورچے سے دوسرے مورچے تک جانا بھی آسان تھا۔ پورے قد سے کھڑے ہو کر چلنے پھرنے جھکنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ جلال آباد میں روسیوں کے خلاف عربوں کی مشہور جنگ ہوئی تھی۔ اس جنگ کی شدت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ عرب مجاہدین کے کئی بڑے بڑے کمانڈر اور دلیر شاہین صفت نوجوان بڑی تعداد میں شہید ہوئے۔ ابوایمن آسانی سے اس جنگ میں موو کرتے رہے۔ ایک موقع پر ایک ٹینک ان کے پیچھے لگ گیا۔ گولے پر گولہ برسانے لگا مگر تمام گولے ان کے سر کے اوپر سے گذرتے رہے۔ بہت زندہ دل آدمی تھے، ایک دوست بتانے لگے کہ کچھ دنوں کے لیے پشاور مرکز میں آئے ہوئے تھے، ایک دن ڈیپ فریزر سے کچھ نکالنے لگے، اب ڈیپ فریزر بھی ان کے قد کے برابر ہی تھا۔ اچھل کر فریزر میں جھانکا، مطلوبہ چیز فریزر میں موجود تھی مگر بالکل نچلی سطح پر، ان پر بھی دھن سوار کہ وہ مطلوبہ چیز نکال کر رہیں گے۔ انہوں نے مزید جو جھانکا تو اس تگ و دو میں غڑم سے فریزر میں گر گئے۔ اوپر سے کسی ساتھی نے مزاح میں فریزر بند کر دیا تو پکارنے لگے...... اتق اللہ یا رجل...... اتق اللہ یا رجل!!! بہر حال اچھا مذاق رہا۔ وہ بھی برا نہیں مناتے تھے۔ بس وقتی طور پر تھوڑا ناراض ہو جاتے تھے لیکن جلد ہی راضی بھی ہو جاتے۔

ایک اندھیری رات میں راقم پہرے پر کھڑا تھا، دھیان سامنے تھا، پیچھے کی خبر نہ تھی، جانے وہ کس قوت آئے اور قریب ہی کھڑے ہو گئے۔ کافی وقت گزر گیا لیکن راقم کو احساس نہ ہوا۔ انہوں نے کھنکارا ابھرا، پاؤں سے کھٹکا کیا تا کہ میں ان کی طرف متوجہ ہو جاؤں مگر شاید میں نہ سن سکا۔ اچانک ہی ہاتھ سے ہلا کر متوجہ کیا اور کہنے لگے :

انتَ خفاً مِنّی ؟!

میں نے کہا...... لا و اللہ!

تو کہنے لگے...... لا...... لا انت خفا منی

پھر بتانے لگے کہ میں اتنی دیر سے کھڑا ہوں اور تمہیں متوجہ کرنے کی کوشش کی مگر تم نے توجہ نہیں کی۔ میں نے انہیں بتایا کہ مجھے بالکل معلوم نہیں ہوا تھا کہ آپ آئے ہیں۔ انہیں یقین نہ آیا، راقم نے اپنی گن مورچے کی دیوار کے ساتھ رکھی اور انہیں گود میں اٹھا لیا اور کہا کہ بتاؤ یقین آیا کہ نہیں؟...... اس پر پھر وہی تکرار...... اتق اللہ ...... اتق اللہ یا رجل!

گردش ایام نے ہمارے درمیان جدائی کی گھاٹیاں حائل کر دیں۔ ایک عرصے تک ان کا حال بالکل معلوم نہ ہو سکا۔ بعد میں پتہ چلا کہ میرا یہ بھائی امریکی حملے کے بعد قلعہ جنگی میں اپنی مراد کو پا گیا تھا اور جس قبائے شہادت کے انتظار میں اس نے برسوں گزار دیے تھے اور افغانستان کے میدانوں اور پہاڑوں کی چوٹیوں کی خاک چھانتا رہا تھا، قلعہ جنگی کے مشہور معرکے میں اس خلعت سے سرفراز ہو گیا تھا۔ ابوایمن یقیناً جنت کی قندیلوں میں محوِ آرام ہوں گے۔ جنت کا رزق نوش جاں کرتے اور مزے مزے کے میووں سے دل بہلا رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائیں اور اپنے اس بھائی کی سفارش کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

(بقیہ صفحہ ۵۴ نمبر)

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کررہے ہیں۔ اس ماہ ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل اور آخر میں صلیبیوں اور اُن کے حواریوں کے جانی و مالی نقصانات کے میزان کا خاکہ پیش خدمت ہے، یہ تمام اعداد و شمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں جبکہ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ http://www.shahamat.info/urdu پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

18 اکتوبر

مجاہدینِ امارتِ اسلامیہ اور امریکی فوج کے درمیان جھڑپوں میں صوبہ ہلمند کے مرجہ، ناوہ اور سنگین کے اضلاع میں 11 امریکی فوجی مارے گئے۔ مذکورہ اضلاع میں صلیبیوں کی اموات دھماکوں اور اور بارودی سرنگوں کے صورت میں ہونے والے حملوں کی صورت میں ہوئیں۔

صوبہ ہلمند ،ضلع سنگین کے سارروان قلعہ کے بیانزئی علاقے میں امریکی افواج کے پیدل دستے مجاہدین کے خلاف آپریشن کے لیے آرہے تھے کہ یکے بعد دیگرے ہونے والے دھماکوں میں 4 امریکی فوجی ہلاک وزخمی ہوئے۔ اس روز اسی نوعیت کے دستے پر حملے کے نتیجے میں 4 مزید امریکی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق حملے کے قریب دشمن سے دوبدولڑائی چھڑ گئی، اسی دوران صلیبی جیٹ طیاروں نے علاقے پر بمباری شروع کر دی، جس میں ایک بم خود صلیبیوں کے درمیان آگرا اور 10 کو ہلاک وزخمی کرگیا۔

19 اکتوبر

صوبہ ہلمند کے مرجہ سے موصولہ اطلاعات کے مطابق مجاہدینِ امارتِ اسلامیہ اور جارح امریکی افواج کے درمیان خون ریز لڑائی کے نتیجے میں صلیب کے 12 پجاری ہلاک ہوگئے۔ مذکورہ فوجی مجاہدین کے خلاف ایک آپریشن کے سلسلے میں جارہے تھے کہ ان پر حملہ ہوگیا۔ اسی نوعیت کا ایک اور حملہ تعمیرات بلاک پر ہوا۔

20 اکتوبر

امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ پکتیکا ،ضلع یحیٰ خیل کے غیب خیل علاقے میں ایک فوجی چوکی کے قریب ایک امریکی جاسوس طیارے کو ہیوی مشین گن کا نشانہ بنا کر مار گرایا۔

22 اکتوبر

6 مجاہدین نے صوبہ ہرات میں واقع نام نہاد اقوامِ متحدہ کے دفتر پر شاندار فدائی حملے کیے۔ پہلے فدائی جانباز نے امریکی نواز اقوامِ متحدہ کے دفتر کے شمالی دروازے کو بارودی گاڑی سے اُڑا دیا، جس سے باقی تین مجاہدین جو ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے لیس تھے، دفتر میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ دشمن کے نقصانات کے ضمن میں درج ذیل تفصیلات موصول ہوئیں۔ ایک ہیلی کاپٹر ،3 عدد گاڑیاں تباہ جبکہ 30 کے لگ بھگ صلیبی، افغان فوجی اور اہلکار ہلاک جبکہ درجنوں زخمی ہوئے۔

صوبہ کابل میں ضلع سروبی کے بلل خیل علاقے میں فرانسیسی فوج کا ایک ٹینک بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوگیا، جس سے 10 فوجی ہلاک ہوئے۔

24 اکتوبر

ضلع ڈنڈ واقع صوبہ قندھار کے ذلخان علاقے میں صلیبی وکٹھ پتلی پیدل گشتی دستوں پر اتوار کے روز امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین کی بچھائی گئی بارودی سرنگ کے تین دھماکے ہوئے، جس سے 13 صلیبی فوجی مارے گئے۔

25 اکتوبر

صوبہ خوست کے صدر مقام میں پیر کے روز شہید احسان اللہ تقبلہ اللہ نے 2500 کلو گرام بارود بھری مزدا گاڑی کو کٹھ پتلی ادارے کی علاقائی سطح پر سب سے بڑی فوجی چوکی سے ٹکرا دیا۔ اس مبارک کارروائی سے 18 فوجی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ 11 فوجی شدید زخمی ہوئے۔ خوفناک دھماکے سے مرکز میں کھڑی چار رینجر فوجی گاڑیاں بھی جل کر خاکستر ہوگئیں۔

امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے بہترین حکمتِ عملی کا مظاہرہ کرتے ہوئے صوبہ خوست ،ضلع صبری میں 17 قابض فوجیوں کو فنا کے گھاٹ اُتار دیا۔ مذکورہ علاقے کے تالا گاؤں میں ایک خالی مکان اور آس پاس کے راستوں پر مجاہدین نے بارودی سرنگیں نصب کر رکھی تھیں، ساتھ ہی وہ موبائل فون بھی اسی مقام پر رکھ دیا گیا کہ جس کی نشاندہی صلیبیوں نے پہلے سے کر رکھی تھی۔ صلیبی فوجی جب ہیلی کاپٹروں کی مدد سے اس مقام پر پہنچے تو مجاہدین نے دھماکے کر دیے، جس سے 17 فوجی موقع پر ہلاک جبکہ 9 زخمی ہوئے۔

26 اکتوبر

صوبائی دارالحکومت کے خالہ گاؤں میں کٹھ پتلی فوجوں کی ایک رینجر گاڑی کو بارودی سرنگ کے دھماکے سے تباہ کیا گیا۔ یہ گاڑی فوجی قافلے میں شامل تھی۔ زوردار دھماکے سے 10 افغان فوجی ہلاک ہوئے۔

28 اکتوبر

صوبہ زابل ،ضلع شہر میں امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین کی طرف سے نصب کردہ بم کی زد میں آکر 9 صلیبی فوجی ہلاک وزخمی ہوئے۔ قابض فوجی شام کے وقت خورزائی بند کے مقام پر پیدل گشت پر تھے۔

ضلع رباط سنگی جو کہ صوبہ ہرات میں واقع ہے، میں ہرات شہر اور تورغنڈی کو ملانے والی سڑک پر شہر خلیل کے مقام پر صلیبی رسد کے قافلے پر گھات کی صورت میں کیے گئے ایک حملے

میں ایک فیول ٹینکر، ایک سرف اور ایک رینجر گاڑی تباہ ہوئی۔گھمسان کی لڑائی میں 20 سیکورٹی اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے۔

صوبہ زابل میں نیٹو رسد کے ایک اور قافلے پر کیے جانے والے ایک حملے میں رسد کی8 گاڑیاں تباہ ہوئیں۔تفصیلات کے مطابق راکٹوں سے کیے جانے اِن حملوں میں چار فیول ٹینکر اور 4 لاجسٹک مواد سے لدی گاڑیاں تباہ ہوئیں۔اس کے علاوہ حملے میں 16 سیکورٹی اہلکار بھی ہلاک ہوئے۔

28 اکتوبر

امریکی جاسوس طیارے کو امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے جمعہ کے روز دوپہر بارہ بجے صوبہ خوست کے صدر مقام خوست شہر کے قریب لکن کے علاقے میں ہیوی مشین گن کا نشانہ بنایا۔طیارہ مٹھا خان زیارت کے قریب گر کر تباہ ہو گیا۔

30 اکتوبر

صوبہ ہلمند کے ضلع دیشو کے بہرامچہ بازار اور آس پاس کے علاقوں میں امریکی فوج کے بڑے قافلے نے ،جس کو فضائی مدد بھی حاصل تھی، مجاہدین امارتِ اسلامیہ کے خلاف ایک تفتیشی آپریشن کا آغاز کرنا تھا کہ مجاہدین نے کئی اطراف سے ان پر حملے شروع کیے۔شام تک جاری رہنے والے اس معرکے میں راکٹوں سے 10 ٹینکوں کو تباہ کر دیا گیا۔50 صلیبی فوجی ہلاک جبکہ درجنوں زخمی ہوگئے۔پیدل دستوں پر کیے جانے دھماکوں سے صلیبی ہلاکتوں میں مزید اضافہ ہوا۔

صوبہ ہلمند ،ضلع گریشک کے نہر سراج کے علاقے شینڈک کے مقام پر کٹھ پتلی ادارے کی فوجی رینجر گاڑی، جو لشکر گاہ کی جانب جا رہی تھی بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوگئی۔جس سے اس میں سوار 4 فوجی ہلاک جبکہ دو زخمی ہوئے۔اسی طرح قندھار، ہرات قومی شاہراہ پر ایک ٹینک پر کیے جانے والے ایک حملے اور دہ آدم خیل کے مقام پر امریکی فوجوں سے ایک جھڑپ میں مجموعی طور پر مزید 4 صلیبی ہلاک اور چار زخمی ہوئے۔

31 اکتوبر

امارتِ اسلامیہ کے فدائی مجاہد شہید حنیف اللہ تقبلہ اللہ نے صوبہ خوست ،ضلع درگئی میں جارح فوجی قافلے پر فدائی حملہ کیا۔چار سو کلو گرام بارود بھری کرولا گاڑی صلیبی فوجی قافلے سے ٹکرانے کے نتیجے میں غاصبوں کی دو بکتر بند گاڑیاں تباہ جبکہ سات فوجی ہلاک اور چار زخمی ہوئے۔

یکم نومبر

صوبہ ہرات میں مجاہدینِ امارتِ اسلامیہ نے صوبائی دارالحکومت ہرات شہر کے جبرئیل علاقے میں سرکاری گاڑی پر دستی بموں سے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 25 افراد ہلاک و زخمی ہوئے۔

صوبہ غزنی کے ضلع خوگیانی کا پولیس چیف سمیت 16 اہلکاروں اور بھاری اسلحے سمیت مجاہدین کے ساتھ آملا۔اسلحے اور دیگر سامان کی تفصیل کچھ یوں ہے: دو فوجی رینجر گاڑیاں، دو عدد اینٹی ایئر کرافٹ گن، چار عدد راکٹ لانچر، چار ہیوی مشین گن، سولہ کلاشنکوف اور دو گاڑیاں جن پر مختلف النوع اسلحہ تھا اور دو گندم بھری گاڑیاں۔

2 نومبر

فدائی سرفروش شہید سیف اللہ نے صوبہ قندھار ،ضلع ژڑئی میں اپنے بارود بھرے موٹر سائیکل کو دشمنوں کے قافلے سے ایک ایسے وقت میں ٹکرا دیا کہ جب قافلہ قندھار، ہرات قومی شاہراہ پر رُکا ہوا تھا۔اس کارروائی کے نتیجے میں 11 صلیبی اور 6 کٹھ پتلی فوجی ہلاک جبکہ درجنوں زخمی ہوئے۔گاڑیوں کو بھی شدید نقصان پہنچا۔

امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ ننگرہار ،ضلع بہسود میں کامہ پل کے قریب امریکی جاسوس طیارے کو ہیوی مشین گن کا نشانہ بنا کر مار گرایا، جس کا ملبہ اطلاعات موصول ہونے تک آس پاس بکھرا ہوا تھا۔

4 نومبر

صوبہ باغدیس ،ضلع غور ماچ میں امارتِ اسلامی کے مجاہدین اور صلیبی و کٹھ پتلی فوجوں کے درمیان گھمسان کی لڑائی لڑی گئی۔جس میں غاصبوں کے جہاں 2 ٹینک تباہ ہوئے، وہیں 13 امریکی فوجی ہلاک وزخمی ہوئے۔

مجاہدینِ نے صوبہ خوست ،ضلع صبری کے سابقہ ہیڈ کوارٹر پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا۔تفصیلات کے مطابق مجاہدین نے مرکز پر پہلے شدید حملہ کیا اور رکاوٹوں کو دور کیا، جس کے بعد فدائی مجاہد شہید جمال اللہ نے بارود بھری مزدا گاڑی مرکز کے اندر اُڑا دی۔جس کے نتیجے میں 23 صلیبی و کٹھ پتلی فوجی ہلاک جبکہ 14 زخمی ہوئے۔دھماکے سے فوجی مرکز منہدم ہو گیا۔

5 نومبر

جمعہ کے روز صوبہ نورستان ،ضلع نوری گرام میں امریکی فوجی اڈے پر چار میزائل داغے گئے، جو اہداف پر گرے۔جس سے اڈے کو شدید نقصان پہنچا اور وہاں تعینات 6 صلیبی ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوئے۔

6 نومبر

ضلع سید آباد (صوبہ میدان وردک) میں گھات کی صورت میں کیے جانے والے ایک حملے میں رسد کی چار گاڑیاں راکٹوں کی زد میں آ کر تباہ ہوگئیں۔نیز قافلے کے 12 سیکورٹی اہلکار اور ڈرائیور مارے گئے۔

9 نومبر

صوبہ ہلمند ،ضلع مرجہ میں قاری صدئی کے علاقے عباد اللہ قلف میں امریکی فوجی ، مجاہدین کے خلاف ایک آپریشن کے لیے جا رہے تھے کہ راستے میں 5 دھماکے ہوئے۔جس سے 9 فوجی ہلاک وزخمی ہوگئے۔

صوبہ ہلمند ،ضلع سنگین کے ساروان قلعہ میں امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین کے تابڑ توڑ حملوں میں 14 امریکی فوجی ہلاک وزخمی ہوئے۔تفصیلات کے مطابق امریکی فوجیوں سے جھڑپ میں تین فوجی ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔اسی طرح دوپہر سے قبل توغی کے علاقے میں صلیبی پیدل دستوں پر

حملہ کیا، جس میں دو امریکی ہلاک جبکہ تین زخمی ہو گئے۔ اور ایک رپورٹ میں ملا آدام نیکہ زیارت کے قریب اسی نوعیت کی ایک لڑائی میں دو صلیبی ہلاک جبکہ دو زخمی ہو گئے۔

10 نومبر

امارتِ اسلامیہ کے فدائی مجاہد شہید عبدالغفار نے صوبہ خوست، ضلع دومندو کے مرکز میں صلیبی و افغان فوجیوں پر فدائی حملہ کیا۔ پندرہ سو کلوگرام بارود سے بھری گاڑی بہترین حکمتِ عملی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ضلعی مرکز کے اندر داخل ہوئی اور وہاں مشقوں میں مصروف صلیبی و افغان فوجوں پر حملہ کیا، جس میں 14 فوجی ہلاک جبکہ 9 زخمی ہوئے۔

صوبہ قندھار کے ضلع ژڑئی میں امریکی فوجیوں کو آپریشن کی غرض سے مذکورہ ضلع کے ایک گاؤں میں ہیلی کاپٹروں کی مدد سے اتارا گیا، جو فوراً دھماکوں کی زد میں آ گئے۔ جس سے 7 فوجی ہلاک جبکہ 5 زخمی ہوئے۔

11 نومبر

صوبہ لوگر، ضلع خروار کے پنچپائی گاؤں میں امریکی جاسوس طیارے کو اینٹی ایئر کرافٹ گن کا نشانہ بنا کر مار گرایا گیا۔

12 نومبر

وفاقی دارالحکومت کابل شہر کے وسط دارالامان کے علاقے میں فدائی شہید احمد جاوید نے ملکی و غیر ملکی فوجوں پر فدائی حملہ کیا۔ فدائی مجاہد نے بارود بھری گاڑی کو دشمن کے مشترکہ کاروان سے ٹکرا دیا۔ جس سے 22 فوجی، دو فوجی ٹینک، ایک کٹھ پتلی فوجی گاڑی تباہ ہوئی۔

امریکی فوجی صوبہ کنڑ، ضلع وٹہ پور کے سانکار علاقے میں مجاہدین کے خلاف آپریشن کرنے آئے تو مجاہدین نے دشمن پر حملہ کر دیا۔ ایک گھنٹے تک جاری رہنے والی لڑائی میں ہلکے اور بھاری ہتھیاروں کا استعمال ہوا جس سے 10 امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔ مجاہدین نے دشمن کے ایک ہیلی کاپٹر کو بھی نقصان پہنچایا، جس نے ضلعی بیس میں ہنگامی لینڈنگ کی۔ لڑائی میں آٹھ مجاہدین بھی زخمی ہوئے۔

13 نومبر

امارتِ اسلامیہ کے 14 جانباز مجاہدین نے جلال آباد ائیر بیس میں جارح اور کٹھ پتلی افواج کے خلاف ایک بڑا آپریشن انجام دیا۔ مجاہدین ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے لیس تھے۔ مختلف مجموعوں کی شکل میں کیے جانے والے اس حملے میں مجاہدین نے بیس پر کھڑے ہیلی کاپٹروں اور لڑاکا طیاروں کے ساتھ ساتھ صلیبی و افغان فوجوں کو نشانہ بنایا۔ کاروائی کے اختتام پر 37 امریکی، 35 کٹھ پتلی اہلکار ہلاک ہوئے۔ عینی شاہدین کے مطابق اس کارروائی میں ۹ ہیلی کاپٹر، ۲ ڈرون اور ۱ جیٹ طیارہ بھی تباہ ہوا۔ اس کے علاوہ متعدد فوجی گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔ دشمن کے تربیت یافتہ 7 کتوں کو بھی مار ڈالا گیا۔ الحمدللہ، 14 فدائی جانبازوں میں سے 11 مجاہد جامِ شہادت نوش کر گئے اور 3 بحفاظت واپس لوٹ گئے۔

14 نومبر

امارتِ اسلامیہ کے فدائی جانباز حافظ احسان اللہ تقبلہ اللہ نے صوبہ قندھار، ضلع ژہری میں اپنی بارودی گاڑی امریکی فوجیوں سے ٹکرا دی۔ جس کے نتیجے میں 6 امریکی جہنّم واصل ہوئے اور 8 شدید زخمی ہوئے۔

ضلع سنگین میں بارودی سرنگوں کے دھماکوں اور مجاہدینِ امارتِ اسلامیہ کے حملوں میں مجموعی طور پر 10 امریکی جارح فوجی ہلاک جبکہ 16 فوجی زخمی ہوئے۔

15 نومبر

کنڑ کے صدر مقام سید آباد میں امریکی فوجی مرکز پر راکٹ حملے میں ۲۴ امریکی فوجی ہلاک اور ۱۵ ٹینک تباہ ہوئے۔ حملے میں تیل کا ذخیرہ بھی تباہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

16 اکتوبر 2010ء تا 15 نومبر 2010ء

فدائی حملے:	7 عملیات میں 22 فدائین نے شہادت پیش کی	گاڑیاں تباہ:	210
مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے:	82	ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ:	236
ٹینک، بکتر بند تباہ:	273	میزائل، راکٹ، مارٹر حملے:	58
کمین:	164	جاسوس طیارے تباہ:	6
آئل ٹینکر، ٹرک تباہ:	229	ہیلی کاپٹر و طیارے تباہ:	11
مرتد افغان فوجی ہلاک:	876	صلیبی فوجی مردار:	1206
سپلائی لائن پر حملے:	68		

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

عبدالرب ظہیر

۲۶ اکتوبر: اورکزئی ایجنسی کے علاقے ساٹڈا میں فورسز پر حملے میں ایک اہل کار ہلاک اور ۲ زخمی ہوگئے۔

۲۷ اکتوبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں ایک شخص کو امریکیوں کے لیے جاسوسی کرنے کا جرم ثابت ہونے پر قتل کر دیا گیا۔

۲۷ اکتوبر: لوئر اورکزئی کے علاقہ تندہ میں مجاہدین نے سیکورٹی فورسز کی چیک پوسٹ پر حملہ کر دیا، سرکاری ذرائع نے ایک سیکورٹی اہل کار کی ہلاکت کی تصدیق کی۔

۲۸ اکتوبر: اورکزئی ایجنسی کے علاقے گوین میں مجاہدین نے سیکورٹی فورسز پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ کیا۔ سیکیورٹی ذرائع نے ایک اہل کار کی ہلاکت اور پانچ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲۸ اکتوبر: وسطی اورکزئی کے علاقے گوٹین میں فورسز کے قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ کیا گیا، سرکاری ذرائع کے مطابق حوالدار جواد حسین ہلاک اور ۵ اہل کار زخمی ہوگئے۔

۲۸ اکتوبر: مہمند کی تحصیل امبار میں مجاہدین نے مقامی امن کمیٹی کی پوسٹ پر حملہ کیا۔ امن کمیٹی کا رضا کار فضل ہلاک اور چار رضا کار زخمی ہوگئے۔

۲۹ اکتوبر: سوات کی تحصیل مٹہ کے علاقے پیوچار میں جھڑپ کے دوران دو سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی تصدیق کی گئی۔

۳۰ اکتوبر: جنوبی وزیرستان کے علاقے بدر میں مجاہدین نے فورسز کی چیک پوسٹ پر حملہ کیا، فوجی ذرائع کے مطابق ۲ اہل کار ہلاک ہوگئے۔

۳۱ اکتوبر: مہمند ایجنسی کے علاقے بائیزئی میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں اتمر خیل امن کمیٹی کا رضا کار ہلاک ہوگیا جبکہ خویزئی کے علاقے تو تا خیل میں سڑک کنارے بارودی سرنگ دھماکہ میں خاصہ دار اہل کار زخمی ہوگیا۔

۳۱ اکتوبر: کرم ایجنسی میں مجاہدین کے خلاف لشکر تشکیل دینے والے ۳ قبائلی سرداروں سردار گل احمد شاہ، داؤد خان اور نور جانان کو قتل اور نور جانان کے بھائی کو اغوا کر لیا گیا۔

یکم نومبر: اورکزئی ایجنسی میں تحریک طالبان کے ترجمان حافظ سعید نے بتایا کہ ماموزئی اورکزئی میں منشیات استعمال کرنے اور بیچنے کا الزام ثابت ہونے پر ۱۶۵ افراد کو کوڑے مارے گئے۔

۲ نومبر: وادی سوات کے علاقہ کبل میں مجاہدین اور ناپاک فوج کے درمیان جھڑپ ہوئی۔ ۴ فوجی ہلاک ہوئے۔

۵ نومبر: باجوڑ کے علاقے میں امن لشکر سپاہیوں میں سے ۶ سے زاید اس وقت ہلاک اور ۱۰ سے زاید زخمی ہوگئے جب انہی کے سابقہ ساتھی نے فائرنگ کر دی اور اس فائرنگ کے بعد یہ بہادر صحیح سالم کامیابی کے ساتھ مجاہدین سے آملا۔

۷ نومبر: مہمند ایجنسی کے قریب فوجی چیک پوسٹ پر مجاہدین نے راکٹوں سے حملہ کیا اس حملہ میں دشمن کے دو فوجی ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔

۷ نومبر: میران شاہ میں امریکہ کے لیے جاسوسی کرنے والے تین مجرموں کو ہلاک کر دیا گیا۔

۸ نومبر: کوہاٹ میں قائم ایک فوجی چوکی پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں ۳ فوجی ہلاک اور پانچ زخمی ہوگئے۔

۸ نومبر: مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی کے علاقے دوجنگی میں سیکورٹی فورسز کے دستے کے گشت کے دوران سڑک کنارے نصب بارودی سرنگ دھماکہ ہوا۔ سیکورٹی ذرائع نے ایک سیکورٹی اہل کار علی اکبر کی ہلاکت کی تصدیق کی۔

۱۰ نومبر: تحصیل صافی کے علاقے موسیٰ کور میں بارودی سرنگ پھٹنے سے ۲ سیکورٹی اہل کار زخمی ہوگئے۔

۱۰ نومبر: مہمند ایجنسی میں مجاہدین کی کارروائی میں نائب صوبہ دار ہلاک اور دو خاصہ دار زخمی ہوگئے۔

۱۱ نومبر: لوئر اورکزئی کے علاقے گوا میں سیکورٹی اہل کاروں پر مجاہدین نے حملہ کیا۔ فوجی ذرائع کے مطابق ایک سیکورٹی اہل کار ہلاک ہوگیا۔

۱۱ نومبر: بنوں میں پولیس موبائل پر فائرنگ سے ۳ پولیس اہل کار ہلاک ہوگئے۔

۱۲ نومبر: مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی میں مجاہدین اور سیکورٹی فورسز کے درمیان جھڑپ ہوئی، سیکورٹی ذرائع کے مطابق ۲ اہل کار ہلاک اور ایک زخمی ہوگیا۔

۱۳ نومبر: اورکزئی ایجنسی کی اپر تحصیل کے ہیڈکوارٹر غلجو میں فورسز کے قافلے پر مجاہدین کا حملہ، فوجی ذرائع کے مطابق ۱۳ اہل کار زخمی ہوگئے۔

۱۳ نومبر: اپر اورکزئی کے علاقے تورکاڑی کے مقام پر مجاہدین نے سیکورٹی فورسز پر حملہ کیا، سرکاری ذرائع کے مطابق ۲ اہل کار ہلاک اور ۳ زخمی ہوگئے۔

۱۳ نومبر: مہمند ایجنسی کی تحصیل قندھارو میں مجاہدین اور فوج میں جھڑپ ہوئی۔ سرکاری ذرائع کے مطابق ۲ فوجی اہل کار ہلاک ہوگئے۔

۱۴ نومبر: جنوبی وزیرستان میں شکئی کے علاقے میں مقامی امن کمیٹی کے سربراہ پر فدائی حملہ کیا گیا۔ اس حملے کے نتیجے میں امن کمیٹی کے سربراہ تحصیل خان کا ایک محافظ ہلاک اور ۸ زخمی ہو گئے، تحصیل خان بھی زخمی ہوگیا۔

۱۵ نومبر: مجاہدین نے باجوڑ کے قریب ناپاک فوج کے گشت پر فائرنگ کی۔ اس حملے کے نتیجے میں دو فوجی ہلاک ہوئے، جس کا خود دشمن نے بھی اعتراف کیا۔

۱۵ نومبر: مہمند کے علاقے صافی میں طالبان نے پاکستانی فوج کی گاڑی پر بارودی سرنگ کے ذریعے حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں دو فوجی ہلاک اور ایک زخمی ہوا جس کا اعتراف دشمن نے خود بھی کیا۔

۱۵ نومبر: پشاور کے قریب متنی کے علاقے میں مجاہدین نے علاقہ محسود کے امن لشکر کے سربراہ ملک علی الرحمٰن کے گھر کو تباہ کر دی۔

۱۵ نومبر: مہمند میں مجاہدین نے پاکستانی فوج کے گشت پر بارودی سرنگ کے ذریعے حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں ایک گاڑی تباہ اور ۴ فوجی ہلاک ہو گئے۔

۱۸ نومبر: باڑہ اور لنڈی کوتل میں ۲ سیکورٹی اہل کاروں کو اغوا کر لیا گیا۔

۱۹ نومبر: مجاہدین پاکستانی فوج کی چیک پوائنٹ پر دستی بم سے حملہ کیا۔ دشمن کے اعتراف کے مطابق چار زخمی ہوئے۔

۲۴ نومبر جنوبی وزیرستان کے علاقے تیارزہ میں سیکورٹی فورسز کے قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم سے حملہ کیا گیا، سیکورٹی ذرائع کے مطابق ایک فوجی ہلاک اور ایک زخمی ہو گیا۔

۲۵ نومبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے شین کمر میں سیکورٹی فورسز کے قافلہ پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ، فوجی ذرائع نے تین اہل کاروں صوبیدار خان عالم، سپاہی ایوب اور سپاہی اسحاق کی ہلاکت اور ۶ اہل کاروں حوالدار باروی، حوالدار حبیب حسین، سپاہی شاکر، عزیز، سیال خان اور ہاشم خان کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

پاکستانی فوج کے تعاون سے امریکی ڈرون میزائل حملے

۲۷ اکتوبر: شمالی وزیرستان میں میر علی کے علاقے شین باثر میں ایک گھر پر دو میزائل داغے گئے، ۴ افراد شہید ہو گئے۔

۲۷ اکتوبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل کے علاقے کڑم میں ایک گاڑی پر دو میزائل داغے گئے، ۴ افراد شہید ہو گئے۔

۲۸ اکتوبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں اسماعیل خیل کے علاقے میں ایک گھر پر جاسوس طیاروں سے ۲ میزائل داغے گئے، ۷ افراد شہید ہو گئے۔

یکم نومبر: شمالی وزیرستان میں میر علی کے علاقے خدر خیل میں امریکی جاسوس طیاروں نے ایک گھر پر ۴ میزائل داغے، ۶ افراد شہید ہو گئے۔

۳ نومبر: شمالی وزیرستان میں میران شاہ کے علاقے قطب خیل میں ۲ گاڑیوں پر ۴ میزائل داغے گئے، ۵ افراد شہید اور ۳ شدید زخمی ہو گئے۔

۳ نومبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں ایک گاڑی پر ۲ میزائل داغے گئے، ۱۳ افراد شہید ہو گئے۔

۳ نومبر: شمالی وزیرستان میں میر علی کے علاقے اسوخیل میں ایک گاڑی کو نشانہ بنا کر ۳ میزائل داغے گئے، ۷ افراد شہید ہو گئے۔

۶ نومبر: شمالی وزیرستان میں سیدگئی کے علاقے میں ایک گاڑی پر امریکی جاسوس طیاروں سے پانچ میزائل داغے گئے، ۴ افراد شہید ہو گئے۔

۷ نومبر: شمالی وزیرستان میں میران شاہ میں ایک گھر اور گاڑی کو میزائلوں سے نشانہ بنایا گیا، ۹ افراد شہید ہو گئے۔

۷ نومبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل کے علاقے زرمادہ خیل میں ایک گاڑی پر ۲ میزائل داغے گئے، ۵ افراد شہید ہو گئے۔

۸ نومبر: شمالی وزیرسان کے صدر مقام میران شاہ کے علاقے ہمزوئی میں امریکی جاسوس طیاروں سے ۲ میزائل داغے گئے، ۱۳ افراد شہید اور متعدد شدید زخمی ہو گئے۔

۱۱ نومبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل غلام خان میں جاسوس طیارے سے ۶ میزائل داغے گئے، ۷ افراد شہید ہو گئے۔

۱۳ نومبر: شمالی وزیرستان کے صدر مقام میران شاہ کے نواحی علاقے ٹوچی میں ایک گاڑی پر ۴ میزائل داغے گئے، ۵ افراد شہید اور ۲ زخمی ہو گئے۔

۱۶ نومبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل غلام خان کے علاقے بنگی دار میں ایک مکان اور گاڑی پر ۶ میزائل داغے گئے، ۲۰ افراد شہید ہو گئے۔

۱۹ نومبر: شمالی وزیرستان میں تحصیل میران شاہ کے علاقے ٹول خیل میں ایک گاڑی کو جاسوس طیارے سے نشانہ بناتے ہوئے ۴ میزائل داغے گئے، ۱۳ افراد شہید ہو گئے۔

۱۹ نومبر: شمالی وزیرستان ایجنسی کے علاقے نورک میں بنوں میر علی روڈ پر ایک گاڑی پر ۴ میزائل داغے گئے، ۴ افراد شہید اور ۲ زخمی ہو گئے۔

۲۲ نومبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے گاؤں خیسورہ میں ایک گاڑی اور موٹر سائیکل پر ۲ میزائل داغے گئے، ۵ افراد شہید اور متعدد زخمی ہو گئے۔

۲۱ نومبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں ایک گھر اور گاڑی کو جاسوس طیاروں سے نشانہ بنایا گیا، ۷ افراد شہید ہو گئے۔

۲۶ نومبر: شمالی وزیرستان میں میر علی میران شاہ روڈ کے قریب پیر کلے کے علاقے میں ایک گاڑی پر ۲ میزائل داغے گئے، ۴ افراد شہید ہو گئے۔

☆☆☆☆☆

اک نظر ادھر بھی

صبغۃ الحق

مصر میں عیسائی پادری کی ہرزہ سرائی اور قبطی عیسائیوں کی طرف سے نومسلم خواتین کے اغوا کے جواب میں امارت اسلامیہ عراق کے مجاہدین کا بغداد کے کلیسا میں فدائی آپریشن، ۵۲ صلیبی ہلاک۔

مصر میں آباد قبطی عیسائی کافی عرصے سے مسلم خواتین کی بے حرمتی اور دیگر اشتعال انگیز سرگرمیوں میں ملوث رہے ہیں حال ہی میں ان کے رہنما اور کلیسائے مصر کے پادری 'بشپ پشوئے' نے قرآن مجید اور حضرت عثمان غنیؓ کے متعلّق ہرزہ سرائی کی اور اس کے ساتھ ہی ۲۰۰ کے قریب نومسلم خواتین جو عیسائیت چھوڑ کر مسلمان ہوئی تھیں کو مصری سیکورٹی فورسز نے پکڑ کر جبراً عیسائیوں کے حوالے کر دیا جوان کو دوبارہ عیسائیت اختیار کرنے پر مجبُور کر رہے ہیں۔عیسائیوں کی ان مسلسل اشتعال انگیزیوں کا نوٹس لیتے ہوئے امارات اسلامیہ عراق نے مصری وعراقی حکومتوں سے ان کا سد باب کرنے کا مطالبہ کیا جس پر عمل نہ ہونے کی وجہ سے امارت اسلامیہ عراق کے مجاہدین نے بغداد 'سیدات النجات' کلیسا پر قبضہ کر لیا اور اس میں موجود پادری سمیت ۱۲۰ عیسائیوں کو قیدی بنا لیا گیا۔قیدیوں کی رہائی کے لیے درج ذیل مطالبات پیش کئے گئے

۱۔مصر میں عیسائیوں کی جانب سے مسلمانوں کے خلاف بے محابا کاروائیوں کو بند کیا جائے۔

۲۔عیسائیوں کی قید میں نومسلم خواتین کو رہا کیا جائے۔

۳۔عراق میں امارت اسلامیہ سے تعلّق رکھنے والے قیدیوں کو رہا کیا جائے۔

فدائین کے مطالبات کے جواب میں عراقی سیکیورٹی فورسز نے امریکی اشارے پر آپریشن شروع کر دیا جس کے نتیجے میں ۵۲ یرغمالی مارے گئے۔

لال مسجد آپریشن پر کوئی شرمندگی نہیں نہ ہی معافی مانگی، دوبارہ اقتدار ملا تو پھر ایسا ہی کروں گا: پرویز مشرف

سانحہ لال مسجد کا گناہ نہیں بخشا جائے گا: چوہدری شجاعت

پرویز مشرف کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ'' سارے گناہ بخشے جاسکتے ہیں لیکن لال مسجد واقعہ کا ایک گناہ بخشا نہیں جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ اس واقعہ پر معاف نہیں کرے گا۔میں خود اس معاملے کا عینی شاہد ہوں اور میرے کانوں میں اب بھی معصوم بچوں کی آوازیں گونجتی ہیں اور جب بھی اس واقعہ کا ذکر ہوتا ہے تو میرا دل خون کے آنسو روتا ہے''۔

پرویز مشرف کی حرکات و بیانات سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ شراب نوشی کی کثرت سے اس کا ذہنی توازن خراب ہو گیا ہے جس کی وجہ سے نہ صرف وہ اپنے کالے کرتوتوں پر اتراتا پھرتا ہے بلکہ دوبارہ اقتدار کے خواب بھی دیکھ رہا ہے۔ اگر اس کا دماغ صحیح ہوتا تو اپنے حواریوں شجاعت وغیرہ کی حالت سے عبرت پکڑتا لیکن شاید ابھی اللہ نے اس کی رسی دراز کی ہوئی ہے جس روز یہ رسی کھینچی جائے گی ، پرویز اور اس جیسے فراعنہ سب نشان عبرت بن کر رہ جائیں گے۔

ہمارے پاس جادو نہیں کہ افغان جنگجوؤں کو مذاکرات پر آمادہ کر لیں: پاکستان

پاکستان کے وزیر مملکت برائے امور خارجہ عماد خان نے کہا ہے کہ'' افغانستان میں جنگ کے خاتمے اور سیاسی مفاہمت کے عمل میں پاکستان اپنا جائز کردار ادا کرنے کو تیار ہے لیکن اس کے پاس کوئی جادو نہیں کہ وہ تمام طالبان یا دوسری عسکری تنظیموں کو تشدد کی راہ چھوڑنے اور امن مذاکرات پر آمادہ کر سکے''۔

ایسے موقعوں پر ہی کہتے ہیں کہ 'تجھے پرائی کیا پڑی، اپنی نبیڑ تُو'۔ پاکستانی حکمرانوں اور فوج سے اپنا آپ تو سنبھالا نہیں جاتا اور چل پڑے ہیں افغانستان میں "جائز کردار " ادا کرنے حالانکہ ان کا پاکستان ہی میں وجود اور کردار دونوں ناجائز ہیں۔

امریکہ میں ہر سال ۶ ہزار ریٹائرڈ فوجی خودکشی کرتے ہیں: رپورٹ

امریکہ میں ہر سال ۶ ہزار ریٹائرڈ فوجی خودکشی کر لیتے ہیں، جو مجموعی تعداد کا ۲۰ فیصد ہے۔یہ بات امریکی فوجیوں کے دن کے موقع پر ان فوجیوں کی دیکھ بھال کرنے والے ادارے کی طرف سے جاری رپورٹ میں کہی گئی۔ادارے کے سربراہ ایرک شفسیکی نے اس موقع پر بتایا کہ ۲۰۰۵ء سے ۲۰۰۹ء کے دوران ۱۱۰۰ حاضر سروس امریکی فوجیوں نے خودکشی کر کے اپنی زندگیوں کا خاتمہ کیا۔رپورٹ کے مطابق گذشتہ سال کے دوران ۳۰۹ حاضر سروس امریکی فوجیوں نے اپنی زندگی کا خاتمہ کیا۔

عراقی شہریوں کی ہلاکتوں کی تحقیقات کا کوئی ارادہ نہیں: پینٹا گون

امریکی محکمہ دفاع پینٹا گون نے کہا ہے کہ اس کا عراق کی جنگ کے دوران شہریوں کی ہلاکتوں کی تحقیقات کا کوئی ارادہ نہیں کیونکہ امریکی افواج عراقی سیکورٹی فورسز کے تشدد کی اطلاعات عراق کے حکام تک پہنچاتی رہی ہیں۔اس نے کہا کہ جب الزامات ہی عراقیوں کے ہاتھوں عراقی قیدیوں پر تشدد سے متعلّق ہوں تو امریکی فوجیوں کا اس سے کیا لینا۔ اس کا کہنا تھا کہ امریکی پالیسی تشدد کے خلاف اقوام متحدہ کے کنونشن کے عین مطابق ہے۔

روس امریکی مشترکہ آپریشن پر کرزئی برہم

حامد کرزئی نے افغانستان میں منشیات تیار کرنے کی لیبارٹریز کے خلاف امریکہ اور روس کے مشترکہ آپریشن پر شدید ردعمل ظاہر کرتے ہوئے اسے افغانستان کی خودمختاری کے منافی قرار دیا ہے۔اُس نے نیٹو سے مطالبہ کیا کہ اس معاملے کی تحقیقات کی جائیں۔اپنے بیان میں اُس نے کہا کہ یک طرفہ آپریشن افغانستان کی خودمختاری اور عالمی قوانین کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے،اس کے جو بھی نتائج نکلیں گے ان کی ذمہ داری ان لوگوں پر عائد ہوگی جنہوں نے یہ آپریشن کیا۔

کرزئی کا حلیہ اور شکل جس قدر مضحکہ خیز ہے اس کے بیانات بھی ویسے ہی مزاحیہ لگتے ہیں، یعنی کرزئی جیسا شخص افغانستان کی خود مختاری کی بات کرے تو یہ مذاق ہی سمجھا جائے گا-اور اس کے ایسے بیانات کی جرأت بھی صلیبیوں کے زوال کی مظہر ہے-

پاکستان توانائی کی بجائے تعلیم وصحت کے شعبوں میں سبسڈی دے: آئی ایم ایف

آئی ایم ایف کے پاکستان مشن کے سربراہ عدنان مزاری نے کہا ہے کہ پاکستان توانائی کی بجائے تعلیم اور صحت کے شعبوں میں ٹارگٹڈ سبسڈی دے۔اُس کا کہنا تھا کہ یہ حکومت پاکستان کی اپنی مرضی ہے کہ وہ وسائل خسارے سے چلنے والی سرکاری اداروں پر خرچ کرتی ہے یا عوام کی صحت اور تعلیم پر۔

حیرت ہے کہ ایک طرف تو بین الاقوامی ساہو کار مافیا پاکستان ایسے ممالک کے عوام کا خون نچوڑنے کے لیے اپنے ایجنٹ حکمرانوں کے کان مروڑتا ہے دوسری جانب یہی ادارے ظاہر کرتے ہیں کہ وہ عوام کی صحت و تعلیم کے غم میں گھلے جا رہے ہیں-حقیقت یہ ہے کہ صحت اور تعلیم کی آڑ میں یہ ادارے مسلمانوں کے دین اور دنیا کو خراب کرنے کا مذموم ایجنڈا پورا کرتے ہیں-

☆☆☆☆☆

بقیہ: کھوئے ہوؤں کی جستجو

ابومہلہل کا ذکر تو رہا ہی جاتا ہے۔آپ بھی بور ہو رہے ہوں گے کہ یہ کیا ذکر لے کر بیٹھ گیا۔بھائی! آپ کو کیا معلوم کہ مجھے ان بھائیوں کا تذکرہ کتنا محبوب ہے۔یقین جانیں شہد سے زیادہ میٹھا ان کا تذکرہ ہے۔

ابومہلہل کو پہلی مرتبہ دیکھا تو لگا کہ کوئی مجنوں دیوانہ ادھر آنکلا ہے۔میلے جیکٹ، مٹی سے اٹے ہوئے کپڑے،سر پر جگہ جگہ سے پھٹا ہوا بوسیدہ اور میلا سا رومال سر پر پگڑی کی طرح بندھا ہوا۔مگر دیکھنے میں بدنما نہ لگتے،کوئی بو نہیں اور ان کے لیے دل میں کسی قسم کا انقباض نہیں ہوتا تھا۔بیداری کا بیشتر حصہ ٹینک کی دیکھ بھال اور صفائی کے علاوہ ساتھیوں کو اس کے اسرار ورموز سے آگاہ کرنے میں گزرتا۔فراغت ہوتی تو وضو کر کے جیبی سائز کا قرآن مجید لے کر اگلے مورچوں میں بیٹھ جاتے اور تاثیر بھرے لہجے میں دیر تک تلاوت کرتے رہتے۔خدمت میں سب آگے ہوتے۔ریا،تکبر،خودستائی کی معمولی رمق بھی تلاش کرنا عبث تھا۔روح کی یہ بیماریاں تو ان کے قریب سے بھی نہیں گزری تھیں۔وقوعہ والے دن پتا چلا کہ وہ اس خط پر ہمارے امیر ہیں۔راقم دھک سے رہ گیا،جب انہوں نے بیان کیا تھا تو واللہ یا سبحان کے نعرے دل میں اٹدتے رہے،کبھی وجد میں ہوئے تو کلاشنکوف کو کندھے پر یوں رکھتے جیسے کوئی دیہاتی کسّی اٹھائے ہوتا ہے۔اور پھر دشمن کے مورچوں کے عین سامنے یوں ٹہلنا شروع کردیتے جیسے شیر اپنی کچھار کے باہر ٹہلتا ہے۔

ہمارا اور اُن کا چند مہینوں کا ساتھ رہا اور پھر بالآخر وقت نے ہمارے درمیان جدائی کے پردے حائل کردیے۔مدت بعد معلوم ہوا کہ وہ چیچنیا چلے گئے تھے جہاں روسیوں سے زبردست مقابلے کے بعد شہید ہوگئے تھے۔بتانے والوں نے بتایا کہ ابومہلہل روسیوں کے عین مورچے پر پہنچ گئے تھے،ان کی بہادری کو دیکھ کر اندر موجود روسی فوراً تسلیم ہوگئے مگر اسی اثنا میں ان پر گولیوں کی بوچھاڑ ہوئی اور انہوں نے جان جانِ آفرین کے سپرد کردی۔جانے وہاں کس نام سے معروف ہوں گے،ناموں میں رکھا بھی کیا ہے؟انسان کے ساتھ تو اعمال جائیں گے،ناموری تو یہیں رہ جائے گی۔انہیں بے نام رہنا پسند تھا،وہ اپنے اجر کو ناموری کی بھول بھلیوں میں ضائع نہیں کرنا چاہتے تھے۔راقم نے ایک مرتبہ ان کے سامنے اپنی ڈائری رکھ دی کہ کوئی نصیحت لکھ کر اپنے آٹوگراف دے دیں۔

ڈائری لی اور لکھا:

یا بخت عرق من

جاهدو هو مجهول

واستشهدو هو مجهول

ودفن و هو مجهول

المهلهل

انہوں نے بالکل سچ لکھا۔وہ دنیا میں بھی غریب و عابر سبیل بن کر رہے اور اس دنیا سے رخصت ہوئے تو ان کے مرقد کو کوئی نہیں جانتا۔اللہ تعالیٰ کی اربوں کھربوں رحمتیں ان پاکیزہ نفس شہدا پر نازل ہوں اور ہمیں بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا ہو۔آمین

☆☆☆☆☆

> تم اپنے بدترین حربے آزمالو او باما! مگر ایک بات یاد رہے،تم ہم میں سے جتنوں کو چاہو شہید کرلو یا قید کرلو،مگر ہم مجاہدین میں سے ہر ایک جو دنیا کو الوداع کہتا ہے یا اپنی آزادی اللہ کی راہ میں قربان کرتا ہے،اس کی جگہ لینے کے لیے درجنوں لوگ تیار ہوتے ہیں،کہ وہ بھی ویسے ہی اسلام کی فتح اور مسلمانوں کے حقوق کے لیے لڑیں۔
>
> (آدم یحییٰ غدن)

صلیبی جنگ اور ائمۃ الکفر

نوید صدیقی

پاکستان امریکہ اور دنیا کے لیے اہم ہے، افغانستان سے نیٹو فورسز کے انخلا کے بعد امریکی فوج موجود رہے گی: اوباما

امریکی صدر اوباما نے کہا ہے کہ "پاکستان نہ صرف امریکہ بلکہ پوری دنیا کے لیے اہم اسٹریٹیجک اتحادی ہے۔ مستحکم اور خوشحال پاکستان دنیا سے سے زیادہ پاکستان کے مفاد میں ہے۔ انتہاپسند پاکستان کے لیے کینسر ہیں، دہشت گردی کے خلاف جنگ جاری رہے گی۔ دہشت گردی کے خاتمے کے لیے بھارت کے ساتھ ہیں۔ ۲۰۱۴ء میں افغانستان کا انتظام افغان فوج کے حوالے کرنے کے بعد نیٹو فورسز کے اافغانستان سے انخلا کے بعد بھی امریکی فوجیں افغانستان میں موجود رہیں گی۔ ہمارے پاس طالبان کی طاقت کو توڑنے ،جنگجوؤں کو ان کے مضبوط ٹھکانوں سے محروم کرنے ،مزید افغان فورسز کو تربیت دینے کے وسائل اور حکمت عملی موجود ہے۔

ان پڑھ مُلا اور ان کے پیروکار امریکہ کے لیے نیا چیلنج ہیں: مائیک مولن

امریکی فوج کے سربراہ مائیک مولن نے کہا ہے کہ ان پڑھ ملا اور ان کے پیروکار امریکہ کے لیے نیا چیلنج ہیں، امریکہ کو اکیسویں صدی کے لیے اپنی دفاعی حکمت عملی کا ازسرنو جائزہ لینا ہوگا۔ہمیں اسلامی ممالک میں مزید کام کرنے اور سماجی اور معاشی امور میں اپنا اثر و رسوخ بڑھانے کی ضرورت ہے کیونکہ فوجی حل امریکیوں کے تحفظ کے لیے ناکافی ثابت ہوا ہے۔

ان پڑھ ملائوں کو چیلنج گردان کر مولن نے دراصل واضح کر دیا ہے کہ کفر کے لیے حقیقی خطرہ وہی لوگ ہیں جو میکالے کے وضع کردہ تعلیمی نظام کی آلائشوں سے محفوظ ہیں-یہی وجہ ہے اہل مغرب اور ان کے حواری مسلمانوں کو پڑھانے لکھانے مین خاصی دلچسپی رکھتے ہین-

القاعدہ کا گڑھ بدستور پاک افغان سرحد ہی ہے: رابرٹ گیٹس

امریکی وزیر دفاع رابرٹ گیٹس نے کہا ہے کہ القاعدہ کا محور عرب اور شمالی افریقہ تک پھیلنے کے باوجود پاکستان میں موجود ہے۔ یہاں موجود راہنما تنظیم کو راہنمائی فراہم کرتے ہیں اور دوسرے ملکوں میں موجود دیگر شدت پسند تنظیموں کو القاعدہ میں شامل کرنے کا جائزہ لیتے ہیں۔

بھارت اور افغانستان سے متعلّق پاکستان کا رویہ تبدیل ہو رہا ہے: ہیلری کلنٹن

امریکی وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن نے کہا ہے کہ بھارت اور افغانستان سے متعلّق پاکستان کا رویہ تبدیل ہو رہا ہے۔ ایک ٹی وی انٹرویو میں اس کا کہنا تھا کہ پاکستان دہشت گرد گروپوں کے خلاف امریکہ کی حمایت کی بھاری قیمت ادا کر رہا ہے لیکن اس جنگ میں شرکت کا فیصلہ پاکستان نے خود اپنے قومی مفاد میں کیا۔ اسی انٹرویو میں امریکی وزیر دفاع رابرٹ گیٹس نے کہا کہ پاکستان بھارتی سرحد سے ۶ ڈویژن فوج افغان سرحد پر منتقل کی ہے۔ جہاں اس وقت مجموعی طور پر ا لاکھ ۴۰ ہزار فوجی تعینات ہیں جو طالبان پر حملے کر رہے ہیں۔

کرزئی نے قبل از وقت انخلا پر اصرار کیا تو پارٹنرشپ ختم ہو سکتی ہے، قندھار آپریشن تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے: ڈیوڈ پٹریاس

افغانستان میں اتحادی افواج کے سربراہ ڈیوڈ پٹریاس نے خبردار کیا ہے کہ اگر افغان صدر حامد کرزئی قبل از وقت انخلا پر اصرار کیا تو دونوں ملکوں کے درمیان پارٹنرشپ ختم ہو سکتی ہے، کرزئی کے ریمارکس افغانستان میں امریکہ کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ طالبان کے مضبوط گڑھ قندھار میں بڑا آپریشن توقع سے زیادہ تیزی کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔ قندھار کے مغربی علاقوں زہری اور پنج وائی میں ایک ماہ پہلے شروع کیا گیا آپریشن ڈریگن اسٹرائیک حتمی مراحل میں داخل ہو چکا ہے۔

صلیبیوں کے لیے ذلت کی یہ نچلی ترین سطح ہے کہ ان کا پروردہ کرزئی ہی ان کو آنکھیں دکھا رہا ہے اور وہ اس کی باتوں پر سنجیدگی سے غور بھی کرتے ہیں حالانکہ اس کی بات تو شاید اس کے گھر والے بھی نہیں سنتے ہوں گے-

القاعدہ اسلامی مقامات اور عربوں کے تیل پر قبضہ کرنا چاہتی ہے: جان ساوئیرز

برطانوی انٹیلی جنس ایم آئی سکس کے سربراہ جان ساوئیرز نے کہا ہے کہ پاکستان اور افغانستان کے علاوہ القاعدہ شمالی افریقہ اور یمن میں بھی موجود ہے۔ القاعدہ کے خطرناک مقاصد ہیں جن میں مغرب کو کمزور کرنا، عرب ممالک کے تیل کے ذخائر پر قبضہ اور اعتدال پسند مسلم ممالک کو غیر مستحکم کرنا ہے۔ اس کا کہنا تھا کہ القاعدہ اپنے مقاصد میں کامیاب تو نہیں ہوگی لیکن وہ ایسا کرنے کی کوشش کرتی رہے گی۔ اپنے دفاع کے لیے ٹیکنالوجی میں سرمایہ کاری کرنا اہم ہے۔ ہمارے کام کا مقصد لوگوں کو احساس دلانا ہے کہ وہ محفوظ ہیں۔

ساوئیرز کے پیٹ میں مروڑ دراصل اس وجہ سے اٹھ رہے ہیں کہ اس کی قوم صدیوں سے مسلمانوں کے وسائل کو لوٹ رہی ہے لیکن اب مجاہدین اس لوٹ مار کے راستے میں مزاحمت کی دیوار بن کر کھڑے ہو گئے ہیں اور اسلام کے عادلانہ اصولوں کے مطابق تمام قدرتی وسائل کو پوری امت میں منصفانہ طور پر بانٹنے کی بات کرتے ہیں جو کسی طور بھی ان سامراجیوں کو قابل قبول نہیں لیکن یہ جو تدابیر چاہیں اختیار کریں ، امت مسلمہ ان شاء اللہ بہت جلد ان کے تسلط سے آزاد ہو گی-

طالبان قیادت اپنا طرزِ عمل تبدیل کرنے پر آمادہ نظر نہیں آتی: ہالبروک

ہالبروک نے کہا ہے کہ "مفاہمت کی بات چیت کے لیے طالبان قیادت اپنا طرزِ عمل تبدیل کرنے پر آمادہ نظر نہیں آتی۔ان کے موقف میں لچک کے کوئی اشارے نہیں مل رہے"۔

ڈرون حملے دہشت گردی کے خلاف جنگ کا حصّہ ہیں: کیمرون منٹر

پاکستان میں تعینات امریکی سفیر کیمرون منٹر نے کہا ہے کہ ڈرون حملے دہشت گردی کے خلاف جنگ کا حصّہ ہیں اور یہ دہشت گردوں کے خلاف کیے جاتے ہیں۔

اوباما فوجوں کی واپسی سے متعلّق جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرے: جان مکین

امریکی سینیٹر جان مکین نے اوباما سے کہا ہے کہ وہ افغانستان سے فوجوں کی واپسی کے بارے میں جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرے کیونکہ اس سے بھارت کے ساتھ تعلقات متاثر ہوسکتے ہیں۔

عسکریت پسندوں کو حاصل کرنے کے لیے پاکستان کو بھاری قیمت ادا کی: بش

سابق امریکی صدر بش نے کہا کہ "پاکستان سے عسکریت پسندوں کو حاصل کرنے کے لیے بھاری قیمت ادا کی، امریکی و اتحادی فورسز نے افغان سرحد کے پار بھرپور کارروائیاں کیں"۔

قبائلی علاقے القاعدہ کا ہیڈکوارٹر اور زمین پر سب سے خطرناک جگہ ہیں، پاکستان کو قبائلی پٹی میں مزید کریک ڈاؤن کرنا ہوگا: ڈیوڈ پیٹریاس

فغانستان میں اتحادی افواج کے سربراہ ڈیوڈ پیٹریاس نے پیرس کی ایک یونیورسٹی میں لیکچر دیتے ہوئے کہا کہ واشنگٹن یہ سمجھتا ہے کہ پاکستان کے قبائلی علاقے القاعدہ کا ہیڈکوارٹر اور زمین پر سب سے خطرناک جگہ ہیں لیکن اس کے باوجود امریکہ کی ڈیمانڈ پر پاکستان نے وہاں بہت سے کامیاب آپریشن کیے ہیں لیکن ابھی اس کو ابھی اور بہت سی کارروائیاں کرنی ہوں گی۔

جب میں نے ایسی تصویر کو دیکھا جس میں ایک یہودی میری فلسطینی بہن کو قتل کر رہا ہے تو مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں ایک قیدی ہوں جسے کئی طواغیت نے جکڑ رکھا ہو اور میرے ہاتھ پاؤں باندھ کر وہ مجھ سے کہہ رہے ہو، دیکھو! یہودی کیسے تمہاری آنکھوں کے سامنے تمہاری بہن کو قتل کرتے ہیں......حقیقت یہی ہے کہ سب سے بڑا طاغوت میرا اپنا نفس اور دنیاوی خواہشات ہیں جنہیں میں نے اپنے ذہن وقلوب پر طاری کر رکھا ہے اور انہوں نے میرے ہاتھوں اور پاؤں کو (اللہ کی راہ میں نکلنے سے) روک رکھا ہے، میرے گناہ ہیں، لمبی امیدیں، مرتد حکمران، یہ ملکی تقسیمیں اور جغرافیائی سرحدیں اور بارڈر فورسز اور علمائے سوء ہیں۔ یہ سب میرے سینے پر بوجھ ہیں اور میرے اور میرے یہودی وعیسائی دشمنوں کے درمیان حائل ہیں۔ یہ مجھے میرے دشمنوں تک پہنچنے اور اُن پر کاری ضربیں لگانے سے روکے ہوئے ہیں گویا یہ یہود ونصاریٰ کے لیے حفاظتی دیوار کا سا کام کر رہے ہیں۔ مجھے بہرصورت اپنے نفس کو ان طواغیت کے چنگل سے آزاد کرانا ہوگا تاکہ وہ ایسے بے خوف شیر کی طرح حملہ آور ہو سکے جو کبھی شکست تسلیم نہیں کرتا۔

(ابو دجانہ شہیدؒ)

☆☆☆☆☆

دعائے انس رضی اللہ عنہ

اپنے ایمان، جان، مال، اہل وعیال و حوادث سے حفاظت کے لیے

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِىْ وَ دِيْنِىْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى اَهْلِىْ وَمَالِىْ وَوَلَدِىْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى مَا اَعْطَانِىَ اللّٰهُ اللّٰهُ رَبِّىْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَعْظَمُ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ـ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِىْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ مَرِيْدٍ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍO فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِىَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّاهُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِO اِنَّ وَلِيِّ‌ىَ اللّٰهُ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَيَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَO

(جمع الجوامع، کنز العمال)

دفاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے امام سے اجازت؟؟؟

ایک بات جو ہمیں ملتی ہے وہ اجازت کے حوالے سے کیونکہ آج کل حاکم وقت سے اجازت لینے کی بہت بات ہو رہی ہے۔اور یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے۔

میں آپ سے ایک سوال کرتا ہوں کہ اگر آپ کے گھر پر کوئی حملہ کرے اور آپ کو مارنا چاہے تو اسکے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ارشاد ہے؟ حدیث میں آتا ہے:"جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مرا وہ شہید ہے، جو اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مرے وہ شہید ہے، وہ اپنے ایمان کی حفاظت کرتے ہوئے مرے وہ شہید ہے، جو اپنے اہل وعیال کی حفاظت کرتے ہوئے مرے وہ شہید ہے۔" (ابوداؤد، ترمذی) یقیناً آپ سب اس حدیث سے واقف ہوں گے! اب اگر کوئی آپ کے گھر آجاتا ہے اور آپ کے سر پر پستول لے کر کھڑا ہے اور آپ کو قتل کرنے لگا ہے اور آپ چاہتے ہیں کہ اس سے اپنا دفاع کریں جسے اسلامی فقہ میں دفع الصائل کہتے ہیں، تو کیا آپ کو حاکم وقت سے اجازت لینے کی ضرورت ہوگی؟

وہ آپ پر پستول تانے کھڑا ہے لیکن آپ صدارتی محل میں یا بادشاہ کے محل میں فون کرتے ہیں، اس کے سینکڑوں سیکریٹریوں سے گزرنے کے بعد بالآخر اس تک رسائی ہوتی ہے اور آپ پوچھتے ہیں: براہ مہربانی! میں اپنا دفاع کرسکتا ہوں؟ یہاں کوئی مجھے مارنے کی کوشش کر رہا ہے۔اس کی کوئی تک بنتی ہے؟ اگر آپ کو اپنے دفاع کے لیے حاکم سے اجازت کی ضرورت نہیں ہے تو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کے لیے امام سے اجازت لینا پڑے گی؟؟

(شیخ انور العولکی حفظہ اللہ)

اقصیٰ کے ننھے شہسوار

بچوں کو للکارا تم نے ،بچوں کی اب جنگ رہے گی

معصوموں کو مارا تم نے،دھرتی تم پر تنگ رہے گی

تم ہو مُعاذ اورتم ہی مُعوّذِ____اے شیرو!انہیں گھیرو، یہ بھاگنے نہ پائیں

توڑ کے ہم نے اپنے کھلونے ،اب بندوق بنا بھی لی ہے

اور نہ اب بندوق ہماری آلودۂ زنگ رہے گی

تم ہو مُعاذ اورتم ہی مُعوّذِ____اے شیرو!انہیں گھیرو، یہ بھاگنے نہ پائیں

سارے کافر ساتھ تمہارے،یہ طاغوتی ہاتھ تمہارے

اپناسہارا تو قرآں ہے،نصرت ربّی سنگ رہے گی

تم ہو مُعاذ اورتم ہی مُعوّذِ____اے شیرو!انہیں گھیرو، یہ بھاگنے نہ پائیں

قرآں میں یہ جب سے پڑھا ہے،شہدا تو زندہ ہوتے ہیں

تب سے ہم نے ٹھان لیا ہے،اپنی یہی اُمنگ رہے گی

تم ہو مُعاذ اورتم ہی مُعوّذِ____اے شیرو!انہیں گھیرو، یہ بھاگنے نہ پائیں

اپنا ورثہ تو ہے شہادت،ماؤں نے جو دودھ میں بخشا

مرنے کو تیار ہوئے ہم،اب یہ زمیں خوں رنگ رہے گی

تم ہو مُعاذ اورتم ہی مُعوّذِ____اے شیرو!انہیں گھیرو، یہ بھاگنے نہ پائیں

(احسن عزیز)

اقصیٰ ۔۔۔ہم تجھے نہیں بھول سکتے !!!

اے امت مسلمہ! بے شک فلسطین اور اس کے باشندے تقریباً ایک صدی سے یہود ونصاریٰ کے ہاتھوں فتنہ وفساد برداشت کر رہے ہیں۔ان دونوں گروہوں نے ہم سے فلسطین مذاکرات کے ذریعے نہیں بلکہ طاقت کے زور پر حاصل کیا ہے۔لہٰذا اس کی واپسی کا راستہ بھی یہی ہے کیونکہ لوہا ہی لوہے کو کاٹتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے کفار کا زور توڑنے کا راستہ واضح کر دیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّهِ لاَ تُكَلَّفُ إِلاَّ نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَسَى اللّهُ أَن يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُواْ وَاللّهُ أَشَدُّ بَأْساً وَأَشَدُّ تَنكِيلاً(النساء:۸۴)۔

''تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی راہ میں لڑیں،آپ صرف اپنی ہی ذات کے ذمہ دار بنائے گئے ہیں اور آپ مومنوں کو رغبت دلائیں،امید ہے کہ اللہ کافروں کی جنگ کو روک دے اور اللہ بہت سخت ہے لڑائی میں اور بہت سخت ہے سزا دینے میں''۔

اس لیے قتال اور اس کی ترغیب کے ذریعے ہی کفار کا زور ٹوٹے گا۔

اے امت مسلمہ!تم سے یہ بات پوشیدہ نہیں کہ فلسطین کی نصرت کے لیے قریب ترین میدان جہاد سرزمین عراق ہے۔لہٰذا اس میدان کی جانب پورے اہتمام سے اپنی قوتوں کو مرکوز کرنے اور اس میدان کی نصرت کرنے کی ضرورت ہے۔یہ مدد ونصرت قرب وجوار کی مسلم ریاستوں پر بالا ولیٰ واجب ہے۔لہٰذا شام کی مبارک سرزمین کے لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنے اوپر اللہ کے فضل عظیم کا ادراک کریں اور اپنے مجاہد بھائیوں کی نصرت کے فریضے کو ادا کرنے کے لیے کمر بستہ ہو جائیں۔یہ فلسطین سے آنے والے میرے مہاجر بھائیوں کے لیے بھی ایک عظیم مہلت اور اہم ترین فریضہ ہے۔

بیت المقدس کے جہاد اور اُن کے مابین رکاوٹ بس اتنی سی ہے کہ وہ شرکیہ جمہوریت کے دھوکے میں غرق جماعتوں اور گروہوں کے افکار کو ترک کر دیں اور دجلہ وفرات کی سرزمین میں برسرپیکار مجاہدین کی صفوں میں شامل ہو کر اپنے مورچے سنبھال لیں۔امداد باہمی کے اس جذبے اور اللہ پر خالص توکل کی بدولت ہی نصرتِ الٰہی کا حصول ممکن ہے۔پھر اسی کے نتیجے میں اقصیٰ کی بابرکت سرزمین کی جانب پیش قدمی ہو گی اور باہر سے آنے والے مجاہدین اندر موجود مجاہدین کو مضبوط کریں گے۔وہ ہمارے لیے حطین کی یاد دوبارہ سے تازہ کریں گے اور اللہ کے حکم سے اس عظیم نصرت سے مسلمانوں کی آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہو گی۔

اے امت مسلمہ!موت تک پہنچا دینے والا یہ محاصرہ ظلم کی انتہا اور بدترین فعل ہے اور ایسے کام کا ارتکاب اور اس میں شرکت وہی کر سکتا ہے جس کا دل پتھر کا ہو بلکہ اس سے بھی سخت۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایک عورت ایک بلّی کی وجہ سے جہنّم میں چلی گئی۔اس نے بلّی کو باندھ کر رکھا تھا،پھر نہ تو اسے کھانے کے لیے دیتی اور نہ ہی چھوڑتی کہ کیڑے مکوڑے کھالے،یہاں تک کہ وہ بلی مر گئی''۔(متفق علیہ)

چنانچہ اگر ایک بلّی کا موت تک حصار یہ نتیجہ رکھتا ہے تو اے اللہ کے بندو!لاکھوں یتیم بچوں اور بیواؤں کے محاصرے کا کیا معاملہ ہو گا۔بے شک یہ بہت سنگین معاملہ اور جرمِ عظیم ہے جس کی تکالیف اور ہلاکتیں بیان سے باہر ہیں۔

شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ تعالیٰ